ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم

باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

بائیڈن انتظامیہ کی جانب سے شمالی غزہ کی تباہی سے متعلق وارننگز پر پردہ ڈالنے کا انکشاف ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.205, Monday, 02 February, 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۲۰۵)، بروز پیر، ۲ رفروری، ۲۰۲۶ء، ۱۳ رشعبان المعظم، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

فلسطین کی حمایت اور ٹرمپ کے امن منصوبے کے خلاف لندن میں زبردست احتجاج

لندن: برطانوی دارالحکومت لندن میں ہفتے کے روز اکتوبر سنہ 2025 میں جنگ بندی کے معاہدے پر دستخط کے بعد سے اب تک کا ایک بہت بڑا عوامی مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ اس احتجاج میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی جنھوں نے شہر کی مرکزی شاہراہوں پر مارچ کرتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے زیرِ قیادت نام نہاد مجلسِ امن" کو مسترد کر دیا۔ مظاہرین نے قابض اسرائیل کی جارحیت کے مکمل خاتمے، غاصبانہ قبضے کی بیخ کنی اور فلسطینی اسیران کی فوری رہائی کا مطالبہ دہرایا۔

شرکاء نے فلسطین کے پرچم اور ایسے بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر جنگی جرائم کے ذمہ داروں کے احتساب، قابض اسرائیل کو اسلحے کی ترسیل روکنے اور فلسطینیوں کی نسل کشی اور نسلی تطہیر کی صہیونی پالیسیوں کے خاتمے کے مطالبات درج تھے۔ اس احتجاج میں برطانوی خاندانوں، انسانی حقوق کے کارکنوں، ٹریڈ یونینوں، ڈاکٹروں، طلبہ اور عرب و اسلامی کمیونٹی کے افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ یہ مارچ "اتحاد برائے یکجہتی فلسطین" کی کال پر منعقد کیا گیا جس میں برطانیہ کے ممتاز عوامی اور حقوقِ انسانی کے پلیٹ فارم بشمول فورم برائے فلسطین برطانیہ، برطانوی مہم برائے یکجہتی فلسطین، اتحاد برائے سیز فائر، تنظیم دوستانِ اقصیٰ اور اسلامک لیگ برطانیہ شامل ہیں۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ یہ عوامی تحریک برطانوی عوام کے اس غصے کی عکاسی کرتی ہے جو وہ ان سیاسی حلوں کے خلاف رکھتے ہیں جن میں فلسطینیوں کے بنیادی حقوق بالخصوص حقِ واپسی اور قبضے کے خاتمے کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

سیاسی اور سماجی شخصیات کے خطابات

مظاہرے کے مرکزی سٹیج سے جرمی کوربن، فلسطینی نژاد برطانوی سرجن غسان ابوستہ، لیبر رکن پارلیمنٹ جان میکڈونل، فنکارہ جولیٹ سٹیونسن اور مختلف ٹریڈ یونینز کے نمائندوں نے خطاب کیا۔ فورم برائے فلسطین برطانیہ اور "ریڈ ربن" مہم کے نمائندوں نے اپنے خطاب میں فلسطینی اسیران کے مسئلے کو عالمی توجہ کا مرکز بنائے رکھنے پر زور دیا۔

جرمی کوربن نے اپنے خطاب میں کہا کہ فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ عالمی ضمیر کا حقیقی امتحان ہے؛ انہوں نے واضح کیا کہ ناانصافی اور غاصبانہ قبضے کی موجودگی میں کبھی حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید ہزاروں فلسطینیوں کا ذکر کیا جنہیں بغیر کسی ٹرائل کے انتظامی حراست میں رکھا گیا ہے، جو کہ بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے ڈونلڈ ٹرمپ انتظامیہ کے منصوبوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ جس نے غزہ کو تباہ کیا وہی اس کی تعمیرِ نو کا ذمہ دار ہے اور مہاجرین کا حقِ واپسی ناقابلِ تنسیخ ہے۔

اسیران سے اظہارِ یکجہتی کے لیے "ریڈ ربنز" مہم

مظاہرے کے دوران ہزاروں شرکاء میں سرخ رنگ کے ربن (پٹیاں) تقسیم کیے گئے جو فلسطینی اسیران کے ساتھ عالمی اظہارِ یکجہتی کی علامت ہیں۔ مہم کے منتظمین نے بتایا کہ سرخ رنگ ان قیدیوں کی زندگیوں کو درپیش خطرے کی علامت ہے جنہیں بدترین تشدد، طبی غفلت اور قید کے انسانیت سوز حالات کا سامنا ہے۔

ریڈ ربن مہم کے کوآرڈینیٹر عدنان حمیدان نے کہا کہ یہ سرگرمی فلسطینی بچی ہند رجب کی پہلی برسی کے موقع پر منعقد کی جا رہی ہے، جس کی کہانی فلسطینیوں پر ڈھائی جانے والی سفاکیت کی داستان بیان کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مظاہرے کا پیغام یہ ہے کہ قابض اسرائیل کو باقی ماندہ فلسطینیوں بالخصوص اسیران کو ختم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

دوسری جانب اسلامک لیگ برطانیہ کی نمائندہ شیماء دلالی نے کہا کہ غزہ میں شہداء کی بڑھتی ہوئی تعداد انسانی المیے کی سنگینی کو ظاہر کرتی ہے، جہاں ہر نمبر ایک تباہ شدہ خاندان اور اجڑے ہوئے مستقبل کی کہانی ہے۔ لندن کا یہ احتجاج کینیڈا، آسٹریلیا، جرمنی، سویڈن، ناروے، جنوبی کوریا اور میکسیکو جیسے ممالک میں ہونے والے مظاہروں کے تسلسل میں تھا، جس کا مقصد عالمی برادری کو فلسطینیوں کی نسل کشی اور ان کے حقوق کی یاد دہانی کرانا ہے۔

آسٹریلیا کا افغان سفارتخانہ بند کرنے کا اعلان

سڈنی (یو این آئی) طالبان حکومت کو سفارتی محاذ پر ایک اور بڑا دھچکہ پہنچا ہے اور آسٹریلیا نے افغان سفارتخانہ بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ طالبان کی غیر جمہوری اور پُرتشدد پالیسیوں کے باعث افغانستان کو شدید عالمی تنہائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور طالبان کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد دنیا بھر میں افغان سفارتخانوں کی بندش میں اضافہ ہو رہا ہے جب کہ شدت پسندی، آمرانہ پالیسیوں سے کئی ممالک افغان مہاجرین کا داخلہ بند اور ملک بدر کر چکے ہیں۔ اب آسٹریلیا نے افغان سفارتخانہ بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور محکمہ خارجہ و تجارتی امور آسٹریلیا کے مطابق افغان سفارتخانہ جون 2026 کے بعد سرگرمیاں بند کر دے گا۔ آسٹریلوی جریدے کے مطابق محکمہ خارجہ اور تجارتی امور کا کہنا ہے کہ جون 2026 کے بعد طالبان کے تعینات سفارت کار سمیت کسی نمائندے کو قبول نہیں کریں گے۔ آسٹریلوی حکومت نے طالبان رجیم کو افغان عوام کا جائز نمائندہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے افغان طالبان رجیم کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی شدید مذمت کی ہے۔ ریفیوجی کونسل کا کہنا ہے کہ شہری طالبان رجیم کے اداروں سے دستاویزات حاصل کرنے سے بھی خوفزدہ ہیں۔

آئیوری کوسٹ میں سڑک حادثہ، 14 افراد جاں بحق

عابد جان (یو این آئی) آئیوری کوسٹ میں ہفتے کے روز پیش آنے والے ایک سڑک حادثے میں کم از کم 14 افراد ہلاک اور 21 افراد زخمی ہو گئے۔ یہ اطلاع ایک سرکاری بیان میں دی گئی ہے۔ وزارتِ ٹرانسپورٹ نے بیان میں کہا کہ یہ حادثہ صبح تقریباً پانچ بجے کیباڈوگو علاقے میں پیش آیا، جس میں ایک اناج سے لدا ٹرک شامل تھا، جس پر غیر قانونی طور پر 69 مسافر سوار تھے۔ وزیرِ ٹرانسپورٹ امادو کون نے کیباڈوگو علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے افسران کو حادثے کی ابتدائی معلومات حاصل کرنے کے لیے فوری طور پر موقع پر پہنچنے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے ڈرائیوروں سے سڑک پر روانہ ہونے سے قبل تمام ضروری تکنیکی جانچ کرنے کی اپیل کی اور ٹریفک قوانین پر سختی سے عمل کرنے کی تاکید کی۔

تھائی لینڈ: ایوان نمائندگان کے انتخابات کے لیے ابتدائی ووٹنگ شروع

بینکاک (یو این آئی/ژنہوا) تھائی لینڈ کے ایوانِ نمائندگان کے انتخابات کے لیے ابتدائی ووٹنگ اتوار کو مقامی وقت کے مطابق صبح 8 بجے شروع ہوئی، جس میں 20 لاکھ سے زائد اہل ووٹرز نے حصہ لیا جو 8 فروری کو ہونے والی اصل پولنگ کے دن ووٹ ڈالنے سے قاصر ہیں۔ ابتدائی ووٹنگ میں حصہ لینے والے ووٹرز کو پولنگ اسٹیشنوں پر دو بیلٹ پیپر دیے گئے۔ ایک بیلٹ ایوانِ نمائندگان کے لیے حلقہ جاتی امیدوار کے انتخاب کے لیے تھا، جبکہ دوسرا اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کو ووٹ دینے کے لیے۔ ابتدائی ووٹنگ شام 5 بجے اختتام پذیر ہوئی، اور تمام بیلٹ پیپرز کی گنتی 8 فروری کے بعد ایک ساتھ کی جائے گی۔ ملک بھر میں 5 کروڑ سے زائد ووٹرز ایوانِ نمائندگان کے 500 اراکین کا انتخاب کریں گے، جن میں سے 400 ارکان مقامی حلقوں سے منتخب ہوں گے۔

جنگ ایران، امریکہ اور خطے سمیت کسی کے مفاد میں نہیں: ایرانی صدر

ایرانی صدر کی اپنے مصری ہم منصب سے ٹیلیفون پر رابطہ، امریکہ کے ساتھ کشیدگی کے تناظر میں تبادلہ خیال، صدر السیسی کا کشیدگی میں کمی اور بات چیت سے مسائل کے حل پر زور

تہران: ایران کے صدر مسعود بزشکیان نے زور دیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ کوئی جنگ ایران کے حق میں ہے، نہ امریکہ کے، نہ خطے کے مفاد میں ہے۔ انہوں نے یہ بیان ایک ایسے وقت میں دیا ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ تہران پر فوجی حملے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ بزشکیان نے مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی سے ٹیلیفون پر بات کرتے ہوئے کہا کہ "ایران کبھی بھی جنگ کی تلاش میں نہیں رہے گا اور اسے یقین ہے کہ جنگ ایران، امریکہ اور خطے کے مفاد میں نہیں ہے"۔

تناؤ کم کرنے کی ضرورت

مصر کے صدر دفتر کے ترجمان محمد الشناوی نے کہا کہ اس ٹیلیفونک رابطے میں ایران کے جوہری معاملے پر بات ہوئی اور صدر السیسی نے اپنے خطے میں بڑھتی کشیدگی پر گہری تشویش ظاہر کی"۔ انہوں نے زور دیا کہ تصادم سے بچنا ضروری ہے اور فوجی آپریشن کسی مسئلے کا حل نہیں ہونا چاہیے۔ سفارتی حل ہی بحران حل کرنے کا واحد اور بہترین راستہ ہے تاکہ مشرق وسطیٰ میں مزید تناؤ اور عدم استحکام سے بچا جا سکے"۔

انہوں نے مزید کہا کہ مصر اپنی بھرپور کوششیں جاری رکھے گا تاکہ امریکہ اور ایران دوبارہ مذاکرات کی میز پر آئیں۔ ایران کے جوہری معاملے کا پرامن اور جامع حل نکلے، جو علاقائی اور عالمی استحکام کو فروغ دے۔ یہ بات السیسی نے حال ہی میں ڈیووس فورم کے دوران ٹرمپ سے ملاقات میں بھی بیان کی تھی۔

اسی تناظر میں مصر اس بات کا خواہاں ہے کہ متعلقہ فریقین مذاکرات کی اہمیت کو سمجھیں اور اختلافات ختم کر کے جامع حل تک پہنچیں۔ قاہرہ ہر اس کوشش کی حمایت کرتا ہے جو مذاکرات کے لیے کی جائے۔ مصری ایوان صدر کے ترجمان الشناوی کے مطابق ایرانی صدر نے بھی مصر کے مثبت کردار کی تعریف کی، جو تناؤ کم کرنے اور خطے میں سکیورٹی و استحکام قائم رکھنے میں معاون ثابت ہو رہی ہے۔ انہوں نے مصر کے ساتھ سیاسی مشاورت اور ہم آہنگی بڑھانے کے عزم کا بھی اعادہ کیا، تاکہ علاقائی استحکام کو فروغ دیا جا سکے۔

ایران امریکہ مذاکرات کا امکان

ہفتے کے روز ٹرمپ نے اعلان کیا کہ ایران ہم سے بات کر رہا ہے"۔ انہوں نے فاکس نیوز کو بتایا کہ تہران "ہم سے بات کر رہا ہے، دیکھیں گے کہ ہم کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں، ورنہ دیکھیں گے کیا ہوتا ہے"۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارا ایک بڑا بحری بیڑا وہاں جا رہا ہے۔ وہ (ایرانی) مذاکرات کر رہے ہیں"۔

ادھر ایران کی اعلیٰ قومی سکیورٹی کونسل کے سیکرٹری علی لاریجانی نے بتایا ہے کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے لیے فریم ورک تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ایک پوسٹ میں لکھا کہ "مصنوعی میڈیا جنگ کی فضا کے برعکس، مذاکرات کے ڈھانچے کی تیاری جاری ہے"، تاہم مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔

دوسری جانب امریکی حکام نے ایران کے ساتھ سفارتی حل کے امکانات کو کم تر ظاہر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ایرانیوں نے امریکی شرائط قبول کرنے کی حقیقی آمادگی نہیں دکھائی"۔ یاد رہے کہ گزشتہ ہفتوں میں امریکی صدر نے ایران پر حملے کی دھمکیاں بڑھا دی ہیں اور مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی موجودگی کو مضبوط کیا ہے۔ اسی سلسلے میں امریکہ نے ایران کے خلاف ممکنہ کارروائی کے لیے ابراہم لنکن ایئر کرافٹ کیریئر بھی مشرق وسطیٰ میں تعینات کیا ہے۔ دوسری جانب تہران نے بھی اپنی وارننگ کی سطح بلند کر دی ہے اور کسی بھی امریکی حملے کے فوری اور سخت جواب کی دھمکی دی ہے۔

ہم حالتِ جنگ میں ہیں اور خطرات کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں: سربراہ ایرانی ایٹمی توانائی تنظیم

تہران: تہران اور واشنگٹن کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران ایرانی ایٹمی توانائی کی تنظیم کے سربراہ محمد اسلامی نے کہا ہے کہ ایران اب بھی حالتِ جنگ میں ہے اور وہ خطرات کو سنجیدگی سے لے رہا ہے۔ ایرانی ٹیلی ویژن کی رپورٹ کے مطابق محمد اسلامی نے مزید کہا کہ ہمیں دفاعی مقاصد کے لیے ایٹمی ہتھیاروں کی ضرورت نہیں ہے اور ہم اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے کافی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ نے حال ہی میں مشرقِ وسطیٰ میں اپنی افواج کو مضبوط کیا ہے، خاص طور پر صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ایران پر فوجی حملے کی دھمکی کے بعد طیارہ بردار بحری جہاز "یو ایس ایس ابراہام لنکن" کی قیادت میں ایک بحری بیڑے کی تعیناتی کی گئی ہے۔ ٹرمپ نے دسمبر کے آخر میں ایران میں حکام کے خلاف شروع ہونے والے مظاہروں کے شرکاء کی حمایت میں فوجی مداخلت کا اشارہ دیا تھا جو حکام کی جانب سے کریک ڈاؤن کے نتیجے میں ہزاروں ہلاکتوں کے بعد شروع ہوئے تھے۔ تاہم بعد میں انہوں نے ایران کے خلاف فوجی کارروائی سے بچنے کی امید ظاہر کی جبکہ یہ وارننگ بھی دی کہ اس کے ایٹمی پروگرام سے متعلق معاہدے تک پہنچنے کے لیے وقت ختم ہو رہا ہے۔ جمعہ کو ٹرمپ نے اعلان کیا کہ ایران فوجی کارروائی سے بچنے کے لیے معاہدہ کرنا چاہتا ہے اور مزید کہا کہ انہوں نے تہران کو اپنی تجاویز کا جواب دینے کے لیے ایک غیر اعلانیہ ڈیڈ لائن دے دی ہے۔ دوسری طرف ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے جمعہ کو اس بات کی تصدیق کی تھی کہ ایران مذاکرات کا خیر مقدم کرتا ہے اور جنگ نہیں چاہتا۔ یاد رہے ایران میں گزشتہ 28 دسمبر سے دارالحکومت تہران کے بازار سے بڑے پیمانے پر مظاہرے شروع ہوئے تھے جو بعد میں کئی علاقوں تک پھیل گئے اور معاشی و معیشتی مطالبات سے سیاسی مطالبات میں تبدیل ہو گئے۔ دریں اثنا ایرانی حکام نے اسرائیل اور امریکہ پر مداخلت اور استحکام کو خراب کرنے کی کوشش کا الزام لگایا۔ انہوں نے دہشت گرد عناصر پر بھی الزام لگایا کہ وہ مظاہرین میں گھس کر فائرنگ کر رہے ہیں تاکہ ہلاکتوں کی تعداد میں اضافہ کیا جا سکے۔

اسرائیل: غزہ کی رفح راہداری جزوی طور پر دوبارہ کھول دی گئی ہے

غزہ: اسرائیل نے غزہ کی تباہ شدہ پٹی اور مصر کے درمیان رفح راہداری اتوار کو جزوی طور پر دوبارہ کھول دی ہے۔ انسانی ہمدردی کی تنظیموں کی مہینوں کی اپیل کے بعد راہداری کھولی گئی ہے حالانکہ رسائی لوگوں کی نقل و حرکت تک محدود ہے۔

فلسطینی شہری امور کے لیے رابطہ کاری کرنے والے اسرائیلی وزارتِ دفاع کے ادارے کوگاٹ نے امداد کی اجازت دینے کا کوئی تذکرہ نہیں کیا جس کی طویل عرصے سے امید ہے اور واضح کیا کہ راہداری سے دونوں سمتوں میں افراد کی آمد و رفت پیر سے شروع ہونے کی توقع ہے۔

رفح کو تباہ شدہ فلسطینی علاقے میں رسد کے لیے ایک اہم مقام سمجھا جاتا ہے جہاں 10 اکتوبر سے جنگ بندی کے باوجود دو سالہ جنگ کے بعد انسانی حالات ابتر ہیں۔ دو ہزار پچیس کے اوائل میں اسے ایک مختصر اور محدود مدت کے لیے دوبارہ کھولا گیا تھا۔ کوگاٹ نے اتوار کو کہا، "رفح راہداری کو آج صرف رہائشیوں کی محدود آمد و رفت کے لیے کھول دیا گیا ہے" لیکن بعد میں مزید کہا، "غزہ سے داخلی اور خارجی دونوں سمتوں میں رہائشیوں کی نقل و حرکت کل سے شروع ہونے کی امید ہے۔"

غزہ کی وزارتِ صحت کے ایک اہلکار نے بتایا کہ تقریباً 200 مریض علاج کے لیے علاقے سے نکلنے کی اجازت کے منتظر تھے۔ اے ایف پی کی فوٹیج میں ایمبولینسز کی قطار کو مصری جانب سے راہداری میں داخل ہوتے دکھایا گیا ہے حالانکہ ذرائع کے مطابق تاحال کسی کو بھی غزہ میں داخلے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

علاقے کے الشاطی کیمپ میں ایک خیمے میں رہنے والے 53 سالہ امین الحلو نے اے ایف پی کو بتایا، "رفح کے کھلنے سے غزہ کے مریضوں، طلباء اور لوگوں کے لیے امید کا ایک چھوٹا سا در کھل گیا ہے۔ اسرائیلی پابندیوں کے بغیر سفر اور سامان لانے کے لیے راہداری کے مکمل طور پر کھلنے کی ضرورت ہے اور میرے خیال میں اس کے لیے اسرائیل پر بڑے دباؤ کی ضرورت ہو گی۔" ایک فلسطینی اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر اے ایف پی کو بتایا، "فلسطینی اتھارٹی سے وابستہ 40 کے قریب فلسطینیوں کا ایک گروپ راہداری کے مصری حصے پر پہنچا ہے" اور وہ بھی داخلے کی اجازت کے منتظر تھے۔

وگاٹ نے اتوار کو راہداری کی دوبارہ کشادگی کو "ابتدائی مرحلہ" قرار دیا جو یورپی یونین کے ساتھ ہم آہنگی سے کیا گیا ہے اور کہا ہے کہ فریقین "ابتدائی تیاری کر رہے ہیں جس کا مقصد راہداری کے مکمل آپریشن کے لیے تیاری بہتر کرنا ہے۔"

ذرائع نے بتایا کہ فلسطینیوں کو آمد و رفت کی اجازت کی تعداد سے متعلق ابھی کوئی معاہدہ نہیں ہوا اور مشاہدہ کیا کہ "وہ تمام فلسطینی جنہیں اسرائیل انخلاء کی اجازت دے دے"، مصر انہیں داخل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ "زندگی اور مستقبل کی تعمیر کے لیے میں اور میری نسل ایک موقع ملنے کی مستحق ہیں" 19 سالہ آدم عواد نے کہا جو ترکی کی ایک یونیورسٹی میں سول انجینئرنگ پروگرام میں شمولیت کے لیے رفح راہداری کے ذریعے سفر کرنے کے منتظر ہیں۔

ہم ہنوز خوف اور اضطراب میں پناہ، پانی یا بجلی کے بغیر جی رہے ہیں۔" حماس کے ترجمان حازم قاسم نے ایک بیان میں کہا، "ہم (جنگ بندی) معاہدے کے ثالثین اور ضامن ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ رفح راہداری پر قابض فوج کے رویے پر نظر رکھیں تاکہ غزہ کو اسرائیل کے نئے محاصرے کا سامنا کرنے سے روکا جائے۔"

راہداری کی دوبارہ کشادگی سے 15 رکنی فلسطینی ٹیکنو کریٹک باڈی نیشنل کمیٹی فار دی ایڈمنسٹریشن آف غزہ (این سی اے جی) کے داخلے میں آسانی پیدا ہونے کی امید ہے۔ یہ علاقے کے 2.2 ملین باشندوں پر روزمرہ حکمرانی کی نگرانی کے لیے جنگ بندی معاہدے کے تحت قائم کی گئی ہے۔ اس کی سربراہی فلسطینی اتھارٹی کے سابق نائب وزیر علی شعث کر رہے ہیں۔ تاہم کمیٹی کے ایک رکن نے اے ایف پی کو بتایا "کمیٹی کے سربراہ کو بتایا گیا کہ اسرائیل نے غزہ میں ارکان کے داخلے کی منظوری دے دی ہے لیکن تاحال کوئی تاریخ مقرر نہیں کی ہے۔" انہوں نے ثالثین پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ راہداری پر کارروائیاں تیز کریں اور مسافروں کی تعداد میں اضافہ کریں۔ دریں اثناء اسرائیل نے ڈاکٹرز ودآؤٹ بارڈرز (ایم ایس ایف) کو غزہ میں کام کرنے سے روک دیا ہے۔ گروپ نے کہا ہے کہ اس کے 15 ملازمین جنگ کے دوران ہو گئے ہیں۔

اپسٹین فائلز میں تصویر سامنے آنے پر وزیراعظم کا سابق شہزادے سے گواہی دینے کا مطالبہ

لندن (یو این آئی) برطانیہ کے وزیراعظم کیئر اسٹارمر نے بدنام زمانہ امریکی شہری جیفری ایپسٹین کی نئی دستاویزات میں قابل اعتراض تصویر سامنے آنے پر سابق شہزادہ اینڈریو سے گواہی دینے کا مطالبہ کر دیا۔ برطانوی وزیراعظم نے کہا کہ شاہی خاندان کے فرد اور سابق شہزادہ اینڈریو سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکی کانگریس کے سامنے گواہی دیں۔ [illegible]

امریکہ میں ایک بار پھر جزوی شٹ ڈاؤن شروع

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی وفاقی محکموں کی فنڈنگ ختم ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے امریکہ میں ایک بار پھر جزوی شٹ ڈاؤن شروع ہو گیا۔ امریکی حکومت ایک بار پھر جزوی شٹ ڈاؤن کا شکار ہو گئی ہے، 2026 کے بجٹ کی منظوری کے لیے مقرر کی گئی آخری تاریخ آدھی رات کو ختم ہو گئی جس کے نتیجے میں سرکاری سرگرمیاں جزوی طور پر معطل کر دی گئی ہیں۔ ہفتے کی صبح بارہ بجے درجنوں وفاقی اداروں کی فنڈنگ رک گئی، جس سے جزوی حکومتی بندش کا آغاز ہوا، سینیٹ نے جمعہ کی دیر رات ایک فنڈنگ پیکیج منظور کر لیا ہے، سینیٹرز نے ستمبر تک زیادہ تر محکموں کو فنڈ دینے پر اتفاق کیا، لیکن پھر بھی ایوانِ نمائندگان کی منظوری درکار ہے۔ اس بل میں محکمہ ہوم لینڈ سیکیورٹی کے لیے صرف دو ہفتوں کی فنڈنگ شامل ہے، جو امیگریشن نافذ کرنے والے اداروں کی نگرانی کرتا ہے، تاکہ اسے مکمل طور پر بند ہونے سے روکا جا سکے۔ یہ بل ابھی تک ایوانِ نمائندگان کی منظوری سے نہیں گزرا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ڈیموکریٹس کے ساتھ یہ معاہدہ طے کیا، جو امیگریشن نفاذ کے لیے مزید فنڈ نہیں دینے پر راضی نہ تھے، خاص طور پر منیاپولس میں وفاقی ایجنٹس کی فائرنگ سے دو امریکی شہری ہلاک ہونے کے واقعات کے بعد۔ امریکی میڈیا کے مطابق اگر ایوان اگلے ہفتے کے شروع میں حتمی منصوبہ منظور کر لے تو جزوی شٹ ڈاؤن کے اثرات کم ہوں گے۔ واضح رہے کہ امریکا میں پچھلا شٹ ڈاؤن 43 دن تک چلا تھا۔

آسٹریلیا: کوئنز لینڈ کے ایک گھر میں لگی آگ، 6 افراد لپیٹ میں

سڈنی (یو این آئی/ژنہوا) آسٹریلیا کی ریاست کوئنز لینڈ میں اتوار کی صبح ایک مکان میں آگ لگ گئی۔ اس حادثہ میں آگ نے چھ افراد کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جنہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ متاثر افراد میں دو بچے بھی شامل ہیں جن کی حالت نہایت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ ایمرجنسی سروسز کو مقامی وقت کے مطابق صبح 5:30 بجے کے فوراً بعد ٹاؤنس وِل شہر میں واقع رہائشی مکان میں آگ لگنے کی اطلاع ملی۔ ٹاؤنس وِل، کوئنز لینڈ کے دارالحکومت برسبین سے ایک ہزار کلومیٹر سے زائد شمال مغرب میں واقع ہے۔ امدادی اہلکاروں نے موقع پر پہنچ کر گھر کے اندر موجود متعدد افراد کو نکالا۔ دو بچوں، جن میں ایک کمسن بچہ بھی شامل ہے، کو سانس لینے میں شدید دشواری کے باعث انتہائی نازک حالت میں قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ ڈاکٹروں کے مطابق ان کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔

بائیڈن انتظامیہ کی جانب سے شمالی غزہ کی تباہی سے متعلق وارننگز پر پردہ ڈالنے کا انکشاف

واشنگٹن (ایجنسیاں): خبر رساں ایجنسی رائٹرز نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی کے اہلکاروں نے سنہ 2024ء کے آغاز میں اس وقت کے امریکی صدر جو بائیڈن کی انتظامیہ کے اعلیٰ حکام کو خبردار کیا تھا کہ شمالی غزہ شدید تباہی کا شکار ہو کر ایک مکمل کھنڈر میں تبدیل ہو چکا ہے جہاں خوراک اور طبی امداد کی خطرناک قلت ہے تاہم یہ انتباہات امریکی حکومت کی اعلیٰ قیادت تک پہنچنے ہی نہ دیے گئے۔

رائٹرز کے مطابق سابق امریکی حکام سے کی گئی بات چیت اور دستیاب دستاویزات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت قابض اسرائیل میں تعینات امریکی سفیر جیک لیو اور ان کی نائب اسٹیفنی ہالٹ نے غزہ میں انسانی تباہی کو دستاویزی شکل دینے والی اندرونی برقی مراسلات کی ترسیل میں رکاوٹ ڈالی اور موقف اختیار کیا کہ یہ رپورٹس توازن سے خالی ہیں۔ ایجنسی نے وضاحت کی کہ مرکزی مراسلہ فروری سنہ 2024ء میں اس وقت بھیجا گیا جب اقوام متحدہ کے عملے نے جنوری اور فروری کے دوران شمالی غزہ کے زمینی دورے کر کے انسانی حالات کا مشاہدہ کیا۔

مراسلے کے مطابق اہلکاروں نے ایسے مناظر بیان کیے جنہیں انہوں نے ہولناک قرار دیا جن میں گاڑیوں کے اندر پڑی لاشیں سڑکوں پر بکھری انسانی ہڈیاں اور خوراک صاف پانی اور طبی سامان کی تباہ کن قلت شامل تھی۔ چھ سابق امریکی حکام نے بتایا کہ یہ مراسلہ ان پانچ اندرونی دستاویزات میں سے ایک تھا جن میں قابض اسرائیل کی جنگ کے باعث غزہ میں صحت خوراک صفائی کے نظام کے تیزی سے انہدام اور سماجی ڈھانچے کے بکھرنے کی نشاندہی کی گئی تھی۔

انتظامیہ کے اندر روک

تین سابق حکام نے کہا کہ اگر ان مراسلات کو بائیڈن انتظامیہ میں وسیع پیمانے پر گردش کی اجازت دی جاتی تو یہ اعلیٰ حکام کی فوری توجہ حاصل کر لیتے اور ممکن تھا کہ قومی سلامتی کی اس یادداشت پر کڑی جانچ ہوتی جس میں قابض اسرائیل کو امریکی عسکری امداد کو بین الاقوامی قانون کی پاسداری سے مشروط کیا گیا تھا۔ رپورٹ میں امریکی ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی میں بحران نظم و نسق سے وابستہ اینڈریو ہال کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ یہ مراسلات غزہ کی اصل صورت حال کا سرکاری اعتراف بن سکتے تھے۔ رائٹرز کے مطابق مقبوضہ القدس میں امریکی سفارت خانے نے غزہ سے متعلق زیادہ تر مراسلات کی تیاری اور ترسیل کی نگرانی کی جن میں خطے کے دیگر امریکی سفارت خانوں سے آنے والی رپورٹس بھی شامل تھیں۔ سابق حکام کے مطابق سفیر اور ان کی نائب کا خیال تھا کہ مراسلات میں شامل بہت سی معلومات پہلے ہی ذرائع ابلاغ میں موجود ہیں اس لیے انہیں حکومتی سطح پر وسیع تر تقسیم کی ضرورت نہیں۔ امریکی وزیر خارجہ کے سابق عہدیدار اینٹونی بلنکن اور بائیڈن کے نمائندوں نے رائٹرز کی جانب سے تبصرے کی درخواستوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ سابق حکام نے بتایا کہ بائیڈن کے مشرق وسطیٰ کے ایلچی بریٹ میک گورک اور ان کے معاونین نے بارہا ایجنسی کی رپورٹس پر شکوک کا اظہار کیا اور ان کے ذرائع کی تصدیق کا مطالبہ کیا بالخصوص جب یہ رپورٹس قابض اسرائیل کے بیانیے سے متصادم تھیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بعض اوقات وائٹ ہاؤس نے غزہ میں شہریوں کے درمیان بھوک کے پھیلاؤ سے متعلق تجزیات کو نظر انداز کیا جس کے نتیجے میں قومی سلامتی کونسل کے اندر کشیدگی پیدا ہوئی۔

رپورٹ کے مطابق ایک سابق عہدیدار نے کہا سوال ہمیشہ یہی ہوتا تھا کہ یہ دبلا پتلا ہوتے بچے آخر کہاں ہیں۔

اقوام متحدہ کے ذرائع پر انحصار

چونکہ امریکی ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی کے اہلکار سنہ 2019ء سے غزہ میں موجود نہیں تھے اس لیے اس کی بیشتر رپورٹس اقوام متحدہ کے اداروں بالخصوص انروا اور امریکی مالی معاونت سے چلنے والی بین الاقوامی امدادی تنظیموں کی فراہم کردہ معلومات پر مبنی تھیں۔ تین سابق حکام نے کہا کہ تیسرے فریق پر یہ انحصار بائیڈن انتظامیہ کے بعض اہلکاروں کے شکوک کا باعث بنا جنہوں نے رپورٹس کی درستگی پر سوال اٹھائے۔

رائٹرز کے مطابق فروری سنہ 2024ء میں شمالی غزہ سے متعلق مراسلہ انروا اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی امور کی ہم آہنگی اور بارودی سرنگوں کی صفائی کے ادارے کی رپورٹس پر مبنی تھا۔

اگرچہ مغربی کنارے اور غزہ میں ایجنسی کے دفاتر اور امریکی وزارت خارجہ نے اس مراسلے کی منظوری دی تھی تاہم سابق حکام کے مطابق نائب سفیر ہالٹ نے سفیر لیو کے علم یا رضامندی سے اسے وسیع تر سطح پر تقسیم ہونے سے روک دیا۔ رائٹرز نے نشاندہی کی کہ غزہ پر جنگ کے دوران بائیڈن انتظامیہ کی جانب سے قابض اسرائیل کی حمایت نے ڈیموکریٹک پارٹی کے اندر گہری خلیج پیدا کر دی۔ اگست سنہ 2025ء میں رائٹرز اور اپسوس کے ایک سروے کے مطابق 80 فیصد سے زائد ڈیموکریٹس نے قابض اسرائیل کے فوجی ردعمل کو حد سے زیادہ قرار دیا اور غزہ کے ان رہائشیوں کی مدد کا مطالبہ کیا جو قحط کے خطرے سے دوچار ہیں۔

7 اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری جنگ کے بعد سے غزہ میں انسانی بحران مسلسل گہرا ہوتا جا رہا ہے جبکہ عالمی سطح پر صحت اور خوراک کے نظام کے مکمل انہدام سے متعلق انتباہات دیے جا رہے ہیں۔

غزہ میں شرحِ پیدائش میں 11 فیصد کی شدید کمی

غزہ (ایجنسیاں): غزہ میں وزارتِ صحت کے ڈائریکٹر منیر البرش نے بتایا ہے کہ سنہ 2025ء کے دوران غزہ میں تقریباً 50 ہزار بچوں کی پیدائش ہوئی جو جنگ سے قبل کی شرح کے مقابلے میں 11 فیصد کی نمایاں کمی ہے۔ انہوں نے اس کمی کی وجہ قابض اسرائیل کی مسلط کردہ نسل کش جنگ کے باعث صحت اور رہائشی حالات میں شدید بگاڑ کو قرار دیا۔ منیر البرش نے ہفتے کے روز خبر رساں ادارے اناضول کو دیے گئے بیانات میں کہا کہ غزہ کے صحت کے نظام نے اسی برس 4 ہزار 900 ایسے بچوں کی پیدائش کا اندراج کیا جن کا وزن معمول سے کم تھا جو جنگ سے پہلے کے عرصے کے مقابلے میں 60 فیصد سے زیادہ اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سنہ 2025ء میں 4 ہزار 100 قبل از وقت پیدائش کے واقعات بھی ریکارڈ کیے گئے جن کی بنیادی وجہ ماؤں پر پڑنے والا شدید نفسیاتی اور جسمانی دباؤ اور انہیں بنیادی طبی نگہداشت سے محروم رکھا جانا ہے۔ البرش نے اس بات پر زور دیا کہ نسل کشی کے جرائم کا اندازہ صرف پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد سے نہیں لگایا جا سکتا بلکہ اس سے بھی لگایا جانا چاہیے کہ کتنے بچوں کو محفوظ پیدائش کے حق سے محروم کیا گیا اور کتنے ایسے حالات میں پیدا ہوئے جو ان کی زندگی کے لیے خطرہ بنے اور کتنے ایسے تھے جو زندگی کی بنیادی سہولتیں ملنے سے پہلے ہی جان کی بازی ہار گئے۔

انہوں نے واضح کیا کہ قابض اسرائیل بچوں کو براہِ راست نشانہ بنانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے جس میں ماؤں کے رحم میں موجود جنین کا قتل بھی شامل ہے۔ البرش کے مطابق سنہ 2025ء کے دوران 616 ایسے واقعات ریکارڈ کیے گئے جن میں بچے ماؤں کے رحم میں ہی دم توڑ گئے۔ یہ تعداد جنگ سے قبل کے مقابلے میں دگنی ہے جو جنین پر جارحیت کے براہِ راست اثرات کو نمایاں کرتی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ پیدائش کے فوراً بعد فوت ہونے والے نوزائیدہ بچوں کے 457 واقعات بھی درج کیے گئے جن میں 50 فیصد اضافہ دیکھا گیا جو طبی خدمات کے تقریباً مکمل انہدام کی عکاسی کرتا ہے۔

اسی تناظر میں منیر البرش نے کہا کہ اکتوبر میں نافذ ہونے والے سیز فائر معاہدے کے بعد قابض اسرائیل کے ہاتھوں شہید ہونے والے فلسطینیوں میں 60 فیصد بچے اور خواتین شامل ہیں۔

غزہ کے سرکاری میڈیا دفتر کے مطابق قابض اسرائیل نے سیز فائر معاہدے کی 1450 خلاف ورزیاں کرتے ہوئے 524 فلسطینیوں کو شہید اور 1360 کو زخمی کیا۔ ایک اور سنگین انکشاف میں البرش نے بتایا کہ قابض اسرائیل غزہ میں شہدا کے گردے چرانے جیسے خطرناک جرائم کا بھی ارتکاب کر رہا ہے تاہم اس حوالے سے مزید تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ متعدد مواقع پر قابض اسرائیل نے فلسطینی شہدا کی لاشیں واپس کیں جو یا تو اس کی فوجی کارروائیوں کے دوران قتل کیے گئے تھے اور ان کی لاشیں روک لی گئی تھیں یا پھر غزہ کے قبرستانوں سے چرائی گئی تھیں۔ یہ لاشیں یا تو سیز فائر کے تحت قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے میں شامل کی گئیں یا نسل کشی کے مہینوں کے دوران واپس کی گئیں۔

اپنی گفتگو کے اختتام پر منیر البرش نے کہا کہ 8 اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی قابض اسرائیل کی نسل کش جنگ کے باعث غزہ کا صحت کا نظام انتہائی کٹھن اور تباہ کن حالات سے دوچار ہے۔

سیز فائر معاہدے کے تحت دو برس تک جاری رہنے والی نسل کش جنگ کا خاتمہ ہوا جس کے نتیجے میں 71 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور 171 ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے جبکہ شہری بنیادی ڈھانچے کا 90 فیصد تباہ ہو گیا۔ اقوام متحدہ کے مطابق تعمیرِ نو کی لاگت تقریباً 70 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔

سوڈان تنازع

امارات پر خطرناک منصوبہ آگے بڑھانے کے الزامات

خرطوم (ایجنسیاں): ایک سوڈانی اعلیٰ عہدے دار نے خطے میں متحدہ عرب امارات کے منفی اور تخریبی کردار پر روشنی ڈالی ہے۔ سوڈان کے وزیر اعظم کے مشیر مصلح نصار نے بتایا ہے کہ ابوظہبی سوڈان کے عوام اور حکومت کے خلاف انتہائی خطرناک منصوبے کو آگے بڑھا رہا ہے جس سے پورا علاقہ بھی متاثر ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ عرب امارات، سوڈان میں خانہ جنگی اور اس کی مالی حمایت کو جاری رکھے ہوئے ہے اور اس کے لیے ریپڈ فورس نام کے چھاپہ مار فوجیوں کو استعمال کر رہا ہے۔ مصلح نصار نے کہا کہ ابوظہبی نے افریقہ کے دیگر علاقوں، حتیٰ کہ دیگر براعظموں سے کرائے کے فوجیوں کو سوڈان لا کر اس ملک کے حصے بخرے کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امارات کی یہ سازش، اسرائیل کے ناپاک منصوبے کا تسلسل ہے جس کے تحت علاقے کے تمام ملکوں کو ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا چاہیے اور اسی لیے سوڈان، یمن اور دیگر ملکوں میں کرائے کے فوجیوں کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ سوڈان کے وزیر اعظم کے مشیر نے کہا کہ اس علاقے کو یہودی زدہ کرنے کی سازش چل رہی ہے اور امارات بھی پوری حماقت کے ساتھ اس منصوبے کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے۔ مصلح نصار نے بتایا کہ اس صیہونی منصوبے کے تحت سوڈانی شہریوں کو دارفور سے مقبوضہ سرزمینوں میں لے جایا گیا ہے۔ انہوں نے ابوظہبی کو شر پسند عنصر قرار دیتے ہوئے زور دے کر کہا کہ دارفور، سوڈان سے مربوط کسی بھی معاملے میں امارات کی موجودگی کو نہیں چاہتا۔

غزہ میں 21 ہزار مریضوں کے لیے طبی اور نفسی بحالی کا انسانی منصوبہ

غزہ (ایجنسیاں): غزہ میں جاری انسانی بحران اور قابض اسرائیل کی مسلط کردہ نسل کش جنگ کے باعث تباہ حال صحت کے نظام کے تناظر میں قطر ہلال احمر نے غزہ میں ایک نئے انسانی منصوبے پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد الوفاء ہسپتال میں طبی اور نفسی بحالی کی خدمات اور مریضوں کے قیام کی سہولتوں کو مضبوط بنانا ہے جہاں صحت کا پورا ڈھانچہ غیر معمولی زوال کا شکار ہے۔ اس منصوبے سے غزہ اور شمالی گورنری کے تقریباً 21 ہزار مریض اور زخمی مستفید ہوں گے۔

یہ اقدام اس وقت بنیادی علاج تک رسائی کو بہتر بنانے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے جب بڑی تعداد میں ہسپتال اور طبی مراکز قابض اسرائیل کی سفاکیت کے باعث بند ہو چکے ہیں یا ان کی عملی صلاحیت شدید متاثر ہو چکی ہے۔ غزہ میں قطر ہلال احمر کے نمائندہ دفتر کے ڈائریکٹر اکرم نصار نے کہا کہ یہ منصوبہ زمینی حقائق اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے جواب میں شروع کیا گیا ہے کیونکہ زخمیوں اور مریضوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جبکہ طبی آلات توانائی اور تربیت یافتہ عملے کی شدید قلت درپیش ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ مداخلت ان مسلسل کوششوں کا حصہ ہے جن کا مقصد شہری آبادی کے لیے کم از کم طبی سہولتوں کو برقرار رکھنا اور ان مراکز کے کام کو جاری رکھنا ہے جو ابھی کسی حد تک علاج فراہم کرنے کے قابل ہیں۔ یہ منصوبہ جو نو ماہ تک جاری رہے گا اس کے تحت فزیوتھراپی پیشہ ورانہ علاج نفسی معاونت اور دیگر طبی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ اس میں خصوصی توجہ ان طبقات پر مرکوز کی گئی ہے جو جنگ کے تباہ کن اثرات سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ اس پروگرام کے مستحقین میں 12 برس سے کم عمر بچے خواتین بزرگ افراد اور وہ مریض شامل ہیں جنہیں طویل المدت نگہداشت کی ضرورت ہے کیونکہ غزہ میں متبادل علاج کی سہولتیں نہایت محدود ہو چکی ہیں۔ منصوبے کے تحت الوفاء ہسپتال میں شمسی توانائی کے نظام کی مرمت اور بحالی بھی شامل ہے تاکہ اہم شعبہ جات کا کام بلا تعطل جاری رہ سکے۔ یہ اقدام ایسے وقت میں کیا جا رہا ہے جب غزہ کو ایندھن اور بجلی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ الوفاء ہسپتال کے ڈائریکٹر جنرل فؤاد نجم نے کہا کہ یہ منصوبہ ایک ایسے مرحلے میں نہایت اہم سہارا ثابت ہو رہا ہے جب بیشتر ہسپتال کام کرنے سے قاصر ہو چکے ہیں اور طبی اور بحالی خدمات کی فراہمی انتہائی مشکل ہو گئی ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ہسپتال مریضوں کے قیام ایکسرے اور لیبارٹری خدمات کی بقا کے لیے بڑی حد تک ایسے انسانی اقدامات پر انحصار کر رہا ہے کیونکہ انتظامی اور عملی مسائل مسلسل بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان کے مطابق اس منصوبے کے تحت فراہم کی جانے والی علاجی سہولتیں زخمیوں کی بحالی صدموں سے متاثرہ افراد کی نفسی معاونت اور دیگر طبی مراکز پر بوجھ کم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ منصوبے پر تقریباً 729 ہزار ڈالر لاگت آئے گی۔ منتظمین کے مطابق یہ اقدام غزہ کے صحت کے شعبے کی مدد کے لیے مقرر ترجیحات کا حصہ ہے جس کا مقصد طبی اداروں کی مشکلات کے مقابلے میں ثابت قدمی کی صلاحیت کو بڑھانا ہے۔ غزہ میں وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق 22 ہسپتال مکمل طور پر بند ہو چکے ہیں جس کے باعث باقی رہ جانے والے طبی مراکز پر دباؤ کئی گنا بڑھ گیا ہے اور بنیادی ڈھانچے اور متبادل توانائی کے ذرائع کی فوری ضرورت پیدا ہو گئی ہے۔ قطر ہلال احمر جو سنہ 1978ء میں قائم ہوا تھا بین الاقوامی اور علاقائی انسانی تنظیموں کے ایک وسیع نیٹ ورک کے تحت کام کرتا ہے اور مختلف تنازعات کے شکار علاقوں میں امدادی اور ترقیاتی منصوبے نافذ کرتا ہے۔ اس کی سرگرمیاں انسانی اصولوں پر مبنی ہیں [illegible]

قابض اسرائیل کی خلاف ورزیاں سیز فائر کے دوسرے مرحلے کو کمزور کر رہی ہیں: مصر

قاہرہ (ایجنسیاں): مصر نے غزہ میں سیز فائر کی قابض اسرائیل کی جانب سے بار بار کی جانے والی خلاف ورزیوں کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ جارحانہ اقدامات حالات کو مزید بھڑکا رہے ہیں اور کشیدگی کے خاتمے اور استحکام کی بحالی کے لیے کی جانے والی کوششوں کو سبوتاژ کر رہے ہیں۔ یہ بات وزارت خارجہ نے ایک بیان میں اس وقت کہی جب قابض اسرائیل کی فوج نے تقریباً 24 گھنٹوں کے دوران غزہ کے مختلف علاقوں پر فضائی حملے کر کے 37 فلسطینیوں کو شہید کر دیا۔ طبی ذرائع کے مطابق یہ حملے سنہ 10 اکتوبر 2025ء سے نافذ سیز فائر معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کا تسلسل ہیں۔

مصری وزارتِ خارجہ نے کہا کہ وہ غزہ میں سیز فائر کی قابض اسرائیل کی مسلسل خلاف ورزیوں کی سخت ترین انداز میں مذمت کرتی ہے جن کے نتیجے میں 25 فلسطینی شہید ہوئے۔

بیان میں کہا گیا کہ یہ خلاف ورزیاں حالات کو شدید تر بنا رہی ہیں اور ایسے وقت میں کشیدگی کے خاتمے اور استحکام کی بحالی کی کوششوں کو نقصان پہنچا رہی ہیں جب علاقائی اور عالمی فریق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے منصوبے کے دوسرے مرحلے کی کامیابی اور سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 2803 پر عمل درآمد کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں۔

مصر نے اس امر پر زور دیا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے بار بار کی جانے والی یہ خلاف ورزیاں سیاسی عمل کے لیے براہ راست خطرہ ہیں اور غزہ میں سکیورٹی اور انسانی بنیادوں پر زیادہ مستحکم مرحلے کی طرف منتقلی کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کی کوششوں میں رکاوٹ ڈال رہی ہیں۔

بیان میں تمام فریقوں سے اپیل کی گئی کہ وہ اس نازک مرحلے میں اپنی ذمہ داریوں کا مکمل طور پر خیال رکھیں اور انتہائی ضبطِ نفس کا مظاہرہ کریں تاکہ سیز فائر کو برقرار رکھا جا سکے اور اس کے تسلسل کو یقینی بنایا جا سکے اور ایسے کسی بھی اقدام سے گریز کیا جائے جو موجودہ عمل کو نقصان پہنچا سکتا ہو۔ ساتھ ہی ابتدائی بحالی کے مرحلے اور تعمیر نو کے عمل کی جانب پیش قدمی کے لیے موزوں حالات پیدا کرنے پر زور دیا گیا۔

دوسری جانب طبی ذرائع نے ہفتے کی شام بتایا کہ قابض اسرائیل کی فوج نے تقریباً 24 گھنٹوں کے دوران غزہ کے مختلف علاقوں پر فضائی حملوں میں 37 فلسطینیوں کو شہید کیا جو سیز فائر معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کا حصہ ہیں۔ قابض اسرائیل کی فوج نے دعویٰ کیا کہ اس نے غزہ میں حماس اور اسلامی جہاد کی تنصیبات کو نشانہ بنایا اور یہ کارروائیاں جمعہ کے روز سیز فائر معاہدے کی مبینہ خلاف ورزی کے جواب میں کی گئیں۔ تاہم حماس نے ہفتے کے روز جاری بیان میں ان دعوؤں کو جھوٹ قرار دیا اور کہا کہ یہ قابض اسرائیل کی جانب سے نہتے شہریوں کے خلاف ہولناک قتلِ عام کو جواز فراہم کرنے کی ایک ناکام کوشش ہے۔ جنوری کے وسط سنہ 2026ء میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے غزہ میں سیز فائر معاہدے کے دوسرے مرحلے کے آغاز کا اعلان کیا تھا۔ اس مرحلے میں قابض اسرائیل کی فوج کا غزہ سے مزید انخلا اور تعمیر نو کی کوششوں کا آغاز شامل ہے جن کی لاگت اقوام متحدہ کے اندازوں کے مطابق تقریباً 70 ارب ڈالر ہے۔ غزہ کے سرکاری میڈیا دفتر کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق سیز فائر کے نفاذ کے بعد قابض اسرائیل کی فوج 1450 خلاف ورزیاں کر چکی ہے جن کے نتیجے میں 524 فلسطینی شہید اور تقریباً 1360 زخمی ہوئے ہیں۔

ایران-امریکہ تناؤ کم کرنے کیلئے تعمیری گفتگو ضروری: السیسی

قاہرہ (ایجنسیاں): مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی نے بین الاقوامی تبدیلیوں، غزہ کے بحران نیز امریکہ اور ایران کے مابین کشیدگی کو مغربی ایشیا کی سلامتی اور استحکام کے لیے سنجیدہ خطرہ قرار دیا ہے۔ مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی نے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ تہران اور واشنگٹن کے درمیان کشیدگی کو پرسکون اور تعمیری گفتگو کے ذریعے حل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا اس وقت بحرانوں میں الجھی ہوئی ہے اور بہت سی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں جس کا اثر پوری دنیا پر پڑے گا۔ مصر کے صدر نے کہا کہ مصر بھی ان تبدیلیوں سے متاثر ہو سکتا ہے۔ عبدالفتاح السیسی نے کہا کہ اس وقت وسیع اور پرسکون انداز میں کوششوں کا سلسلہ جاری ہے تاکہ ہر ممکنہ شکل میں گفتگو کو یقینی اور کشیدگی کو کم کیا جا سکے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اس بحران نے فوجی جھڑپ کی شکل اپنائی تو اس کے نتائج پورے خطے کی سلامتی اور معیشت کے لیے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

مزاحمت کی توہین فلسطینی معاشرتی ڈھانچے کو تباہ کرنے کا سیاہ پیغام ہے: سابق فلسطینی سفارت کار

غزہ (ایجنسیاں): تحریک فتح کے رہنما اور سابق فلسطینی سفارت کار عدلی صادق نے سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی اس ویڈیو کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے جس میں غاصب اسرائیل کے آلہ کار غسان الدھینی کو القسام بریگیڈز (حماس کے عسکری ونگ) کے مجاہد ادہم العکر کے پہلو میں کھڑے دکھایا گیا ہے۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ قابض اسرائیلی دشمن نے القسام کے مجاہد کو لباس سے محروم کر کے زمین پر بٹھا رکھا ہے جبکہ مذکورہ ایجنٹ فلسطینی مزاحمت کار کو دھمکیاں دے رہا ہے۔

عدلی صادق نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ فیس بک پر اپنی ایک پوسٹ میں اس منظر کو ایک نیچ فعل قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ بزدل دشمن کی فطرت کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایک غدار ایجنٹ کو اس بات کی اجازت دینا کہ وہ ایک برہنہ کیے گئے مجاہد کے سر پر فخریہ انداز میں کھڑا ہو کر اسے گالیاں اور دھمکیاں دے، اپنے اندر سنگین سیاسی اور سکیورٹی مضمرات رکھتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ منظر فلسطینیوں کو سیاہ پیغامات بھیجنے کے حوالے سے قابض اسرائیل کے اصرار کو ظاہر کرتا ہے، جس کا مقصد ان کے حوصلے توڑنا اور سماجی تانے بانے کو نقصان پہنچانا ہے۔ دشمن جنگ کے خاتمے کی ایک ایسی فرضی تصویر کشی کرنے کی کوشش کر رہا ہے جو مظلوم اقوام کے حق میں جھکی ہوئی تاریخ کے دھارے کے سراسر برعکس ہے۔ صادق نے اشارہ کیا کہ اس تصویری جھلک سے قابض اسرائیل کے اہداف حاصل نہیں ہوں گے بلکہ اس سے فلسطینیوں میں ہر قسم کے آلہ کاروں اور ایجنٹوں کے خلاف نفرت اور بیزاری میں مزید اضافہ ہوگا۔ یہ عمل ان لوگوں کے خلاف عوامی ردعمل کو مزید گہرا کرے گا جو اس نازک وقت میں مقاومت کو مجرم قرار دینے اور قابض اسرائیل کو بری الذمہ قرار دینے میں مصروف ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ یہ موقف محض مختلف سیاسی نظریات نہیں ہیں بلکہ یہ قابض اسرائیل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سفاکیت اور بیوقوفی کی انتہا ہے، جو عوامی مزاج اور قومی اقدار سے مکمل لاتعلقی کا ثبوت ہے۔ سابق فتح رہنما نے اس بات پر زور دیا کہ کچھ لوگوں کا تحریک فتح سے وابستگی کے دعوے کی آڑ میں چھپنا یا اپنی بات کو اختلافی رائے قرار دینا ان کی حقیقت کو نہیں بدل سکتا۔ انہوں نے ایسے لوگوں کے خطاب کو خطرناک اور انسانی و قومی اقدار سے عاری قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کا ان فلسطینی دھڑوں سے کوئی تعلق نہیں جو جدوجہد اور مزاحمت کے معروف نعرے بلند کرتے ہیں۔ انہوں نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اس نازک وقت میں مجاہدین کی حالتِ زار پر خوش ہونا ان لوگوں کے اصل سیاسی اور اخلاقی محرکات کو بے نقاب کر دیتا ہے۔

القدس کو چھاؤنی میں تبدیل کر کے رمضان میں روزہ داروں پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی صہیونی سازش

غزہ (ایجنسیاں): ماہِ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے، جب دنیا بھر کے مسلمان اس مقدس مہینے کو اطاعت، عبادت اور خوشیوں کے موسم کے طور پر منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں، عین اسی وقت مقبوضہ بیت المقدس میں غاصب صہیونی ریاست کے فوجی اقدامات میں غیر معمولی اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ ان اقدامات کے باعث القدس گورنری کو ایک کھلی سکیورٹی چھاؤنی میں تبدیل کیے جانے کے خطرات منڈلا رہے ہیں۔

فوج کی بھاری نفری کی تعیناتی، رکاوٹوں اور ناکوں کی سختی اور فلسطینی و نمازیوں پر زمین تنگ کرنے کے یہ مناظر محض عارضی سکیورٹی اقدامات نہیں ہیں۔ القدس کے محققین اور مقامی حلقے اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ یہ ایک منظم پالیسی ہے جس کا مقصد القدس کو عسکری رنگ دے کر زمین پر نئے حقائق مسلط کرنا اور فلسطینیوں کی نسل کشی کے جاری سلسلے کو مزید وسعت دینا ہے۔

اس رپورٹ میں ہم قابض اسرائیل کی اس جارحانہ مہم کے خدوخال، اس کے سیاسی و سکیورٹی پہلوؤں اور القدس کے باسیوں کی زندگیوں اور ماہِ رمضان پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیں گے۔

ایک کھلی سکیورٹی چھاؤنی

انسدادِ یہود کاری اتھارٹی کے سربراہ، ناصر الہدمی نے کہا ہے کہ قابض اسرائیلی حکام نے گذشتہ چند دنوں کے دوران مقبوضہ القدس میں غیر معمولی فوجی اور سکیورٹی اقدامات کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ اقدامات شہر کو ایک کھلی چھاؤنی میں تبدیل کرنے کی اس منظم پالیسی کا حصہ ہیں جو ماہِ رمضان المبارک کی تیاریوں کے نام پر کی جا رہی ہے۔ [illegible]

گردونواح میں قابض اسرائیل کی خصوصی فورسز اور بارڈر پولیس کی بھاری نفری کی تعیناتی شامل ہے۔ اس کے علاوہ جگہ جگہ عارضی اور مستقل فوجی ناکے لگا دیے گئے ہیں جو فلسطینیوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ بن رہے ہیں اور انہیں اپنی عبادت گاہوں تک پہنچنے سے روک رہے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ قابض اسرائیل اس پالیسی کے ذریعے شہر میں نئی سکیورٹی صورتحال مسلط کرنا چاہتا ہے، تاکہ ماہِ رمضان کو جو کہ عبادت اور سماجی رابطوں کا مہینہ ہے جبر اور کشیدگی کے موسم میں بدل دیا جائے۔ یہ فلسطینیوں کے عزم کو توڑنے اور مسجدِ اقصیٰ میں کسی بھی مذہبی یا عوامی اجتماع کو روکنے کی ایک سوچی سمجھی ناپاک کوشش ہے۔

ناصر الہدمی کا ماننا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ القدس پر مکمل تسلط حاصل کرنے اور اسے اس کے مذہبی و انسانی جوہر سے محروم کرنے کے ایک وسیع تر منصوبے کا حصہ [illegible]

انہوں نے اس جانب بھی توجہ دلائی کہ القدس کو فوجی چھاؤنی بنانا مسجدِ اقصیٰ پر آباد کاروں کے روزانہ کے اشتعال انگیز دھاووں سے جڑا ہوا ہے، جنہیں قابض اسرائیلی فوج کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے۔ یہ سب کچھ ایک ایسے مجرمانہ بین الاقوامی خاموشی کے سائے میں ہو رہا ہے جو غاصب دشمن ریاست کو بغیر کسی باز پرس کے اپنی سفاکیت جاری رکھنے کی شہ دے رہا ہے۔

ناصر الہدمی نے متنبہ کیا کہ ان اقدامات کا تسلسل شہر میں حالات کو دھماکہ خیز بنا سکتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ قابض اسرائیل اپنے اشتعال انگیز اقدامات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے کسی بھی ردعمل کا مکمل ذمہ دار ہوگا، بالخصوص ایک ایسے مہینے میں جس کی فلسطینی عوام کے نزدیک خاص مذہبی اور قومی اہمیت ہے۔

ناصر الہدمی نے القدس اور اندرونِ فلسطین کے بیٹوں سے اپیل کی کہ وہ مسجدِ اقصیٰ کی طرف رختِ سفر [illegible]

مقصد مسلمانوں کا اپنے قبلہ اول سے تعلق توڑنا ہے۔

انہوں نے عالمی برادری اور انسانی حقوق کے اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں پوری کریں اور القدس کو فوجی چھاؤنی بنانے کے عمل کو روکنے کے لیے فوری حرکت میں آئیں، تاکہ ماہِ رمضان کے تقدس اور شہر کے باسیوں پر ہونے والی اس سفاکیت کا خاتمہ ہو سکے۔

ایک سوچا سمجھا منصوبہ

دوسری جانب، القدس کے امور کے محقق اسماعیل مسلمانی کا کہنا ہے کہ قابض اسرائیل القدس کو عسکری رنگ دینے اور اسے ایک بند فوجی زون میں تبدیل کرنے کے لیے ایک سوچے سمجھے سکیورٹی پلان پر عمل پیرا ہے۔ رمضان کی تیاریوں کے لبادے میں یہ سب کچھ شہر پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے نظریے کے تحت کیا جا رہا ہے۔

اسماعیل مسلمانی نے مرکز اطلاعات فلسطین سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ منصوبہ مسجدِ اقصیٰ اور پرانے شہر کے گردونواح میں قابض افواج کے گشت، جدید ترین نگرانی کے آلات کے استعمال اور ناکوں پر سخت پابندیوں کی صورت میں نمایاں ہے۔ یہ اس بات کا واشگاف ثبوت ہے کہ قابض اسرائیل رمضان کے مہینے کو خالصتاً ایک عسکری ذہنیت کے ساتھ مینیج کرنا چاہتا ہے۔

ان کا خیال ہے کہ قابض اسرائیل القدس کو ایک انسانی شہر کے بجائے ایک سکیورٹی اکھاڑے کے طور پر دیکھ رہا ہے، جس میں شہر کے مذہبی اور انسانی پہلوؤں کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا گیا ہے تاکہ فلسطینیوں کو پیشگی خوف اور جبر کے ذریعے مغلوب کیا جا سکے۔

کنٹرول، مستقل فوجی موجودگی اور غیر اعلانیہ ہنگامی قوانین کے ذریعے شہر کے عرب اور اسلامی تشخص کو تبدیل کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان اقدامات کا ایک مقصد انتہا پسند آباد کاروں کو مسجدِ اقصیٰ پر دھاووں کے لیے تحفظ فراہم کرنا اور انہیں اشتعال انگیز مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لیے سکیورٹی فراہم کرنا ہے، جبکہ دوسری طرف مسلمان نمازیوں کے لیے زمین تنگ کر کے انہیں آزادیِ عبادت سے محروم کیا جا رہا ہے۔

اسماعیل مسلمانی نے خبردار کیا کہ یہ پالیسیاں عوامی غم و غصے میں مزید اضافے کا باعث بنیں گی، خاص طور پر جب مظالم کی داستانیں طویل ہوتی جا رہی ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ قابض اسرائیل عبادت کی آزادی کا احترام کرنے کے بجائے "پیشگی جبر" پر مبنی ایک نئی سکیورٹی مساوات مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ اگرچہ القدس میں ہر سال رمضان کے قریب سکیورٹی تناؤ بڑھ جاتا ہے، لیکن اس سال کی کارروائیاں زیادہ خطرناک اور منظم ہیں، جو اس بات کی علامت ہیں کہ دشمن شہر پر طویل مدتی قبضے کے لیے نئے ہتھکنڈوں کی آزمائش کر رہا ہے۔

اسماعیل مسلمانی نے مطالبہ کیا کہ ان پالیسیوں کو عالمی اور میڈیا کی سطح پر بے نقاب کیا جائے، مظالم کی دستاویز بندی کی جائے اور القدس و اس کے مقدسات کے دفاع کے لیے عوامی اور قانونی جدوجہد کو تیز کیا جائے۔ بے دخلی، خوف و ہراس اور تسلط کی ان تمام مہمات کے باوجود، فلسطینی عوام مسجدِ اقصیٰ کو آباد رکھنے پر بضد ہیں۔ وہ اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے قبلہ اول کی [illegible]

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.

Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

غربت کا معیار

پارلیمنٹ میں پیش کی گئی اقتصادی سروے رپورٹ غربت میں کمی کی تصویر پیش کرتی ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ نچلی 5 سے 10 فیصد آبادی کے استعمال کے اخراجات میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اس طبقہ کے لوگ اب زیادہ ضروری سامان خرید رہے ہیں۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غریبوں کی معاشی حالت بہتر ہوئی ہے۔رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ حکومتی اقدامات جیسے کہ سبسڈی، پنشن، براہ راست فائدہ کی منتقلی و تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال پر عوامی اخراجات کو ترجیح دینے کے نتیجے میں کمزور افراد نے غربت پر قابو پالیا ہے۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ غربت سے بحالی کا اندازہ لگانے کا پیمانہ کیا ہے؟ کیا یہ دعویٰ درست ہے کہ لوگوں نے محض اشیا کی خریداری پر بڑھتے ہوئے اخراجات کی بنیاد پر غربت پر قابو پالیا ہے؟ سروے کے اعداد وشمار یہ بتاتے ہیں کہ ملک میں کھپت کی عدم مساوات میں کمی آئی ہے۔لیکن کیا یہ واقعی غربت میں کمی کا اشارہ سمجھا جا سکتا ہے؟ اقتصادی سروے رپورٹ کے مطابق، شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں 23-2022 اور 24-2023 کے درمیان معاشرے کے نچلے طبقے کے اوسط ماہانہ فی کس اخراجات میں اضافہ دیکھا گیا۔اس میں کہا گیا ہے کہ حکومتی پالیسیوں کا آمدنی کی تقسیم پر نمایاں اثر پڑا ہے، جس سے غریبوں کی خرچ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے۔تاہم، اس بات پر سنجیدگی سے غور کرنا بھی ضروری ہے کہ جس چیز کو خرچ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ سمجھا جارہا ہے اس کی بنیاد کیا ہے۔جب کہ یہ بات ناقابل تردید ہے کہ خاندان کی اخراجات کی صلاحیت عموماً اس وقت بڑھ جاتی ہے جب اس کی آمدنی بڑھ جاتی ہے۔تاہم، اگر غریب خاندان اس کے بغیر بھی سامان پر بڑھتے ہوئے اخراجات کا سامنا کر رہے ہیں، تو یہ مہنگائی اور مجبور حالات کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔مہنگائی بڑھنے سے ہر کسی کو روزمرہ کی ضروریات پر زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔جب آمدنی بہت کم ہوتی ہے اور انہیں فوری طور پر کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو غریب خاندان بینکوں یا ساہوکاروں سے قرض لینے کا سہارا بھی لے سکتے ہیں۔ ظاہر ہے ایسے خاندانوں کے اخراجات میں اضافہ فطری ہے۔لیکن کیا اس بنیاد پر یہ فرض کرنا درست ہے کہ انہوں نے غربت پر قابو پالیا ہے؟ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ ضروری اشیاء پر سبسڈی یا مفت راشن دینے سے غربت کم ہوتی ہے۔اور اگر واقعی ملک میں نچلی سطح پر غربت کم ہوئی ہے تو پھر بھی تقریباً 800 ملین لوگوں کو مفت راشن فراہم کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟ مفت راشن سکیم COVID-19 وبائی مرض کے دوران شروع کی گئی تھی اور یکم جنوری 2024 سے اسے اگلے پانچ سالوں کے لیے بڑھا دیا گیا ہے۔ درحقیقت، صرف کاغذی اعداد وشمار پر انحصار کرنے کی بجائے غربت سے نمٹنے کے لیے نچلی سطح پر کوششوں کی ضرورت ہے۔ کمزور کمیونٹیز کی ترقی کے لیے روزگار کے پائیدار مواقع پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔یہ تب ہی ممکن ہوگا جب غریبوں کو سستی، قابل رسائی اور مناسب تعلیم اور روزگار کے مواقع میسر ہوں گے۔ محض کاغذی اعداد وشمار زمینی حقائق کو نہیں بدل سکتے۔

ماہ شعبان کی فضیلت واہمیت

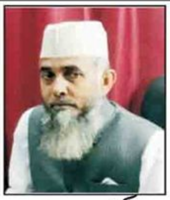

شکیل احمد ندوی

شعبان المعظم کا مہینہ برکت وسعادت کا مہینہ ہے، یہ مہینہ رمضان المبارک کی آمد ناز کا مسرت افزا اعلان ہے اور اپنی اہمیت و فضیلت اور مختلف خصوصیات کے پیش نظر بڑی عظمت وتقدس کا حامل ہے، یہ ماہ رمضان کی تمہید اور اس کے استقبال کا مہینہ ہے۔

"شعبان ہی کے مہینہ 2 ہجری میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا، اسی مہینہ 4 ہجری میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، اسی مہینہ 5 ہجری میں غزوہ بنو المصطلق پیش آیا۔" (سیرت النبی)

آنحضورؐ ماہ شعبان میں دوسرے مہینوں کی بہ نسبت زیادہ روزے رکھتے تھے جیسا کہ حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ کا دستور یہ تھا کہ آپؐ بلا ناغہ روزے رکھنے شروع کرتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب ناغہ ہی نہیں کریں گے اور کبھی اس کے برعکس ایسا ہوتا کہ آپؐ روزے نہ رکھتے اور مسلسل بغیر روزے کے دن گزارتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپؐ بلا روزے کے ہی رہا کریں گے اور فرماتی ہیں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسولؐ اللہ نے رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپؐ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوں" (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اس مہینے میں زیادہ روزے رکھنے کے اسباب ووجوہات میں سے آپ کا یہ ارشاد مبارک بھی ہے کہ "اسی مہینہ میں بارگاہ الٰہی میں بندوں کے اعمال کی پیشی ہوتی ہے میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال کی پیشی ہو تو میں روزے سے ہوں" اسی طرح حضرت عائشہؓ کی حدیث کے مطابق کہ "آپؐ ماہ شعبان میں بہت زیادہ روزے اس لیے رکھتے تھے کہ پورے سال میں مرنے والوں کی فہرست اسی مہینے میں ملک الموت کے حوالہ کی جاتی ہے آپؐ چاہتے تھے کہ آپؐ کی وفات کے بارے میں ملک الموت کو احکام دیئے جائیں تو اس وقت آپؐ روزے سے ہوں" اس کے علاوہ رمضان کی متبرک ساعتوں سے خصوصی مناسبت اور اس کی برکتوں سے کامل استفادہ کا شوق بھی اس کا محرک ہوسکتا ہے۔(معارف الحدیث)۔

آپؐ نے ماہ شعبان ہی کے آخر میں رمضان المبارک جیسے عظیم ماہ مبارک کی آمد کے سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب فرمایا تھا اور اس مہینے کی خصوصیات و امتیازات کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ "اے لوگو تم پر عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینہ کے روزے فرض کیے ہیں"

روزہ اپنی افادیت واہمیت، تاثیر وقوت میں اپنی مثال آپ ہے، روزہ سے ایک طرف جہاں انسان جسمانی اعتبار سے صحت وتوانائی، طاقت وقوت کی نعمت سے سرفراز ہوتا ہے تو وہیں دوسری طرف سوسائٹی اور معاشرہ بھی پاکیزہ وصالح بنتا ہے، روزہ جس طرح جسمانی بیماریوں کا خاتمہ کرتا ہے اسی طرح روحانی امراض کا بھی ازالہ کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے روحانی تزکیہ و تربیت کے لیے روزہ کو ایک نہایت مفید و مؤثر ذریعہ قرار دیا ہے۔

روزہ کے بارے میں حدیث پاک میں فرمایا گیا "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا ہر چیز کی کوئی زکوۃ ہے جس کے نکالنے سے وہ چیز پاک ہوجاتی ہے اور جسم کی زکوۃ روزے ہیں" (رواہ ابن ماجہ)۔

رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی ہیں، نفلی روزوں میں بعض روزے خاص ایام اور تاریخوں کے ہیں جیسے پیر اور جمعرات کے دن کے روزے۔ایام بیض یعنی مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں کے روزے۔

عشرہ ذی الحجہ کے روزے:

عشرہ ذی الحجہ سے مراد یکم ذی الحجہ سے نویں ذی الحجہ تک کے نو دن ہیں اسی طرح یوم عاشورہ کا روزہ بھی ہے جو پہلے فرض تھا لیکن رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی اور اس کی حیثیت نفلی روزے کی رہ گئی یہ خاص مواقع اور تاریخوں کے روزے نفلی ہیں لیکن ان کا اہتمام اجر وثواب اور تہذیب وتزکیہ کا باعث ہے۔

شعبان کا مہینہ چونکہ رمضان المبارک کا پیش خیمہ اور اس کے استقبال کا مہینہ ہے اس لیے حکم ہے کہ اس کے ایام شمار کیے جائیں اس کی تاریخیں یاد رکھنے کی خاص کوشش اور فکر کی جائے اور جب انتیس دن پورے ہوجائیں تو رمضان کا چاند دیکھنے کا خاص اہتمام کیا جائے "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا رمضان کے لحاظ سے شعبان کے چاند کو خوب اچھی طرح گنو" (جامع ترمذی) اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے کہ "چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے چھوڑ دو اگر انتیس تاریخ کو چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کی تیس کی گنتی پوری کرو" صحیح بخاری وصحیح مسلم" مطلب یہ ہے کہ رمضان کے شروع ہونے اور ختم ہونے کا دارومدار رویت ہلال یعنی چاند دکھائی دینے پر ہے"۔

شعبان کے مہینہ میں ہمیں خصوصی عبادات ومناجات اور دعا واستغفار کا اہتمام کرنا چاہئی اور اوقات کی حفاظت وامور خیر کی کثرت کے ذریعہ استقبال رمضان کی فکر کرنی چاہئی تاکہ رمضان کی بابرکت ساعتوں سے ہماری زندگی پرنور ہوسکے اور ہم سعادت وکامرانی سے بہرہ ور ہوسکیں۔

شعبان المعظم کی پندرہویں شب جس کو شب برأت کہا جاتا ہے بہت اہم اور خاص مانی جاتی ہے حدیث پاک میں ہے "حضرت ابوموسی اشعریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالی شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برأت میں بنظر رحمت متوجہ ہوتا ہے اور اپنی ساری مخلوقات کو معافی دیتا ہے سوائے مشرک کے یا کینہ رکھنے والے کے" اسی طرح اس موقع پر دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کا بھی ذکر ہے۔(مظاہر حق)۔

چنانچہ اس برکت والی رات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس کو رحمت خداوندی کی طلب میں کار خیر اور اعمال صالحہ کے اہتمام کے ساتھ گزاریں اور رسم ورواج غیر اسلامی اعمال و غیر شرعی امور کے ارتکاب اور ہر قسم کی فضولیات وخرافات سے پورے طور پر بچیں اور یہ بات یاد رکھیں کہ عمل کی مقبولیت کا انحصار سنت وشریعت پر ہے، دائرہ سنت وشریعت سے ہٹ کر اگر ہم کوئی عمل کریں گے تو اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی اور بجائے ثواب کے گناہ لازم آئے گا اس لیے ہمیں کوئی کام کرنے سے پہلے اصحاب علم وفضل سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہئی تاکہ ہماری محنت اور ہمارا عمل کامیابی سے ہمکنار ہو سکے اور ہم سرخروئی عزت وعظمت اور سعادت وفلاح کے مستحق ہوسکیں۔

ایران میں بغاوت بھڑکانے میں امریکہ کی ناکامی

علی عباس حمیدی

عالمی سیاست میں امریکہ خود کو جمہوریت، انسانی حقوق اور آزادی کا محافظ ظاہر کرتا رہا ہے، لیکن اس کی بین الاقوامی مداخلتوں کی تاریخ اس دعوے سے مطابقت نہیں رکھتی۔ سرد جنگ کے بعد سے اب تک امریکہ نے متعدد ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی ہے۔ خاص طور پر مشرق وسطیٰ میں اس کی پالیسیاں اکثر اقتدار کی تبدیلی، سیاسی عدم استحکام اور سماجی تصادم کو فروغ دینے والی رہی ہیں۔ ایران بھی طویل عرصے سے امریکی حکمتِ عملیوں کا نشانہ بنا ہوا ہے۔

اقتصادی پابندیوں، میڈیا پروپیگنڈا، سائبر سرگرمیوں اور اندرونی بے چینی کو ہوا دینے کی کوششوں کے باوجود امریکہ ایران میں کسی وسیع پیمانے کی بغاوت کھڑی کرنے میں ناکام رہا ہے۔ یہ ناکامی کئی اہم سیاسی اور سماجی حقائق کی جانب اشارہ کرتی ہے۔

ایران اور امریکہ کے تعلقات 1979ء کے اسلامی انقلاب کے بعد سے مسلسل کشیدہ رہے ہیں۔ شاہ رضا پہلوی امریکہ کے حمایت یافتہ حکمران تھے، جن کی حکومت کو ایرانی عوام نے ختم کر دیا۔ اس کے بعد ایران میں ایک آزاد، اسلامی اور مغرب مخالف سیاسی نظام قائم ہوا۔

امریکہ کے لیے یہ محض اقتدار کی تبدیلی نہیں تھی بلکہ اس کی عالمی بالادستی کے لیے ایک کھلا چیلنج بھی تھا۔ اسی کے بعد امریکہ نے ایران پر اقتصادی پابندیاں عائد کیں، اسے عالمی سطح پر تنہا کرنے کی کوشش کی، اپوزیشن گروہوں کی حمایت کی اور غیر ملکی وسوشل میڈیا کے ذریعے عدم اطمینان پھیلانے کی کوششیں کیں۔ اس سب کے باوجود وہ ایرانی نظام کی بنیادوں کو متزلزل نہ کر سکا۔

امریکہ کی جانب سے عائد کی گئی سخت اقتصادی پابندیوں کا مقصد ایرانی عوام کو حکومت کے خلاف کھڑا کرنا تھا۔ مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی دباؤ کے باوجود ایران میں کسی بڑے عوامی انقلاب کا ظہور نہیں ہوا۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔

اول، ایرانی عوام امریکی دباؤ کو قومی خودداری پر حملہ سمجھتے ہیں۔ دوم، 1979ء کے انقلاب کی یاد آج بھی عوامی شعور میں زندہ ہے۔ سوم، عوام بخوبی جانتے ہیں کہ امریکی مداخلت کا مقصد اصلاح نہیں بلکہ کنٹرول قائم کرنا ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر معاشی مشکلات کے باوجود عوام نے غیر ملکی دباؤ کو مسترد کر دیا۔

ایران کے خلاف امریکہ نے میڈیا جنگ کا سہارا بھی لیا۔ غیر ملکی چینلز، سوشل میڈیا مہمات اور گمراہ کن معلومات کے ذریعے بے چینی کو بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ داخلی واقعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا، حکومت کو آمریت کے طور پر دکھایا گیا اور خاص طور پر نوجوانوں کو بھڑکانے کی کوشش کی گئی۔

تاہم ایران میں ایک مضبوط متبادل میڈیا ڈھانچہ موجود ہے، جس نے اس پروپیگنڈے کا مؤثر جواب دیا۔ نتیجتاً مغربی میڈیا پر عوام کا مکمل اعتماد قائم نہ ہو سکا اور امریکی حکمت عملی کمزور پڑ گئی۔

ایران کا سیاسی نظام صرف انتظامی ڈھانچہ نہیں بلکہ نظریاتی اور مذہبی بنیادوں پر بھی قائم ہے۔ شیعہ اسلامی فکر، مزاحمت کی ثقافت اور آزادی وخود انحصاری کا تصور ایرانی معاشرے کو متحد رکھتا ہے۔ یہی نظریاتی یکجہتی امریکی کوششوں کے خلاف ایک مضبوط دیوار ثابت ہوئی، جسے امریکہ نہ مکمل طور پر سمجھ سکا اور نہ ہی توڑ سکا۔

یہ حقیقت ہے کہ دیگر معاشروں کی طرح ایران کی نوجوان نسل میں بھی کچھ بے اطمینانی پائی جاتی ہے۔ امریکہ نے اسی بے چینی کو بغاوت میں بدلنے کی کوشش کی۔ لیکن ایران کے بیشتر نوجوان ملکی خودمختاری کے ساتھ وابستہ ہیں۔ وہ اصلاحات کے خواہاں ضرور ہیں، مگر غیر ملکی مداخلت کے ساتھ نہیں۔ ایران میں امریکہ کی ناقابلِ اعتماد شبیہ کے باعث نوجوانوں کی ناراضی کسی بغاوت میں تبدیل نہ ہوسکی۔

ایران میں ناکامی کے پیچھے امریکہ کی کئی اسٹریٹجک غلطیاں کارفرما رہیں۔ ایرانی معاشرے کی گہرائی کو نہ سمجھ پانا، ہر قسم کی ناراضی کو انقلاب سمجھ لینا، فوجی اور معاشی دباؤ کو واحد حل ماننا، اور ثقافتی ومذہبی عوامل کو نظر انداز کرنا — یہ تمام عناصر امریکی کوششوں کی مسلسل ناکامی کا سبب بنے۔

آج کی عالمی دنیا یک قطبی نہیں رہی۔ روس، چین اور دیگر ابھرتی طاقتوں کے باعث امریکہ کی یکطرفہ کارروائی کی صلاحیت محدود ہو چکی ہے۔ ایران کو ان ممالک کی سفارتی اور معاشی حمایت حاصل رہی ہے، جس کے نتیجے میں امریکی دباؤ بڑی حد تک بے اثر ہوا ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ ایران میں بغاوت بھڑکانے میں امریکہ ناکام رہا ہے۔ یہ ناکامی صرف سیاسی نہیں بلکہ نظریاتی اور اخلاقی بھی ہے۔ ایرانی معاشرے نے یہ ثابت کردیا ہے کہ غیر ملکی دباؤ، پابندیاں اور پروپیگنڈا کسی قوم کی روح اور شناخت کو توڑ نہیں سکتے۔

ایران کی مثال اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ جب کوئی ملک اپنی ثقافت، نظریے اور خودداری سے جڑا ہوتا ہے تو وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت کے سامنے بھی مضبوطی سے کھڑا رہ سکتا ہے۔ یہ تجربہ ان تمام ممالک کے لیے ایک پیغام ہے جو بیرونی مداخلت کا سامنا کر رہے ہیں — آزادی کی حفاظت صرف ہتھیاروں سے نہیں بلکہ عوامی شعور سے ہوتی ہے۔

فنڈنگ کی تفتیش یا مدارس پر سوالیہ نشان؟

محمد کفیل

ہندوستان کے دینی مدارس صدیوں سے محض مذہبی تعلیم کے مراکز نہیں رہے، بلکہ تہذیبی روح، اخلاقی تربیت اور سماجی استحکام کی ایسی نچلی بنیاد ہیں جس نے برصغیر کے معاشرے کی مستقل علمی، فکری اور تہذیبی رہنمائی کی ہے۔ ان کا وجود صرف درس و تدریس تک محدود نہیں، بلکہ یہ ادارے تہذیبی حافظے، روحانی راہنمائی، علمی روایت اور لسانی ورثہ کے امین رہے ہیں۔ مگر موجودہ دور کی سیاسی فضا، سیکیورٹی بیانیوں اور گورننس کے نئے انداز نے ان اداروں کو براہ راست ایک ایسے حلقے میں لا کھڑا کیا ہے جہاں ہر مدرسہ، ہر طالب علم اور ہر معلم گویا پورے ریاستی نظام کے شبہات کا محور بن گیا ہے۔ اسی تناظر میں اب فنڈنگ کی تفتیش کے نام پر چار ہزار مدارس کی جانچ کا حکومتی اقدام جس کے تحت مدرسوں کے مکمل کوائف، فنڈنگ کی تفصیلات، اساتذہ، طلبہ اور منتظمین کا تفصیلی ڈیٹا ATS (اینٹی ٹیرر اسکواڈ) کے ہاتھوں کھنگالے جانے کا عمل اسی بدلتے ہوئے فکری منظرنامے کی ایک اور واضح جھلک ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ قدم واقعی مدارس کی محض فنڈنگ کی تفتیش و جائزے کی طرف پیش رفت ہے یا پھر ریاستی خوف و دہشت کی وہ آہٹ، جس کا رخ دانستہ ایک مخصوص طبقے کی طرف موڑ کر انھیں سرکاری سطح پر دہشتگردی کے کٹہرے میں کھڑا کرنے کا مکمل منصوبہ؟

مدارس میں گزشتہ سالوں سے چل رہی مختلف قسم کی جانچ پڑتال پر حکومت کا یہ دعویٰ کہ مدرسوں کے پورے ڈھانچے کو شفاف بنانے کی ضرورت ہے، ان کے مالی نظام کا آڈٹ، فنڈنگ کا جائزہ، نصابی ساخت کی ترتیب اور انتظامی شفافیت مدارس کے مفاد کے تحت ضروری ہو چکی ہے۔ بظاہر یہ موقف معقول ہے، کیونکہ کوئی بھی تعلیمی ادارہ مکمل آزادی وخودمختاری کے نام پر غیر احتسابی اور احساسِ جوابدہی کے بغیر نہیں چل سکتا۔ مگر جس انداز اور جس ادارے کے ذریعے اب تفتیش کی جارہی ہے وہ جانچ کے بجائے، مدارس کی ساکھ پر سوالیہ نشان ہے۔ حکومتی موقف کے مطابق اگر مقصد فنڈنگ کی جانچ، مالی شفافیت، انتظامی بہتری اور جدید نصابی ترتیب ہوتا تو یہ عمل مدرسہ تعلیمی بورڈ، اقلیتی بہبود محکمہ یا ضلعی تعلیمی افسران کے ذریعے انجام پاتا۔ مگر جب تمام کوائف، حساس ذاتی معلومات اور انتظامی تفصیلات براہ راست ایک سیکیورٹی ایجنسی کو دی جائیں تو یہ تفتیش نہیں بلکہ عسکری نگرانی کے تصور کی جانب قدم محسوس ہوتا ہے۔ ساتھ ہی حکومت کا یہ موقف کہ جو مدارس جانچ کے معیاری میزان کے مطابق ہونگے، انھیں مدرسہ تعلیمی بورڈ کے امداد یافتہ مدارس میں شامل کیا جائیگا، نہ صرف بانی دارالعلوم دیوبند حضرت نانوتوی کے اصول ہشت گانہ کے خلاف ہے، بلکہ اُس منہج پر چلنے والے جملہ دینی مدارس کے لیئے قطعی ناقابلِ قبول بھی۔ جو مدارس اپنے یوم تاسیس سے ہی ایسے کسی بھی قسم کے حکومتی تعاون کے مخالف رہے ہیں جو مدارس کے نظام تعلیم وتربیت میں حکومتی عمل دخل کا سبب بن جائے، اب وہ مدرسہ تعلیمی بورڈ میں شمولیت کیسے قبول کرلینگے جس کا مکمل انتظام وانصرام ہی حکومت کے پاس ہے؟

اس منظرنامے کے مکمل تجزیاتی انصاف کے لیے خود ریاستی مدرسہ تعلیمی بورڈ اور اُس کے تحت چلنے والے سرکاری امداد یافتہ مدارس کی آئینی، تعلیمی اور انتظامی حالت پر ایک تحقیقی نظر بھی ناگزیر ہے۔ ۲۲ مارچ ۲۰۲۴ کو الٰہ آباد ہائی کورٹ نے ریاستی مدرسہ تعلیمی بورڈ کو قانونی وجود بخشنے والے مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ ۲۰۰۴ کو ہی غیر آئینی قرار دے دیا تھا، لیکن ۵ نومبر ۲۰۲۴ کو سپریم کورٹ نے انجم قادری ودیگر بنام یونین آف انڈیا کیس میں الٰہ آباد ہائی کورٹ کے مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ ۲۰۰۴ کے حوالے سے فیصلے کو کالعدم کر دیا، تاہم عدالت نے مدرسہ تعلیمی بورڈ کے ذریعے کامل وفاضل (بیچلر وماسٹر) اسناد کے اجرا کو یو جی سی ایکٹ ۱۹۵۶ کی دفعات سے متصادم قرار دیتے ہوئے اِسے مدرسہ تعلیمی بورڈ کے دائرۂ اختیار سے خارج ٹھہرایا تھا، جس کے بعد سے ان اسناد کی اہلیت مشکوک ہوگئی۔ عدالتِ عظمیٰ نے وضاحت کی تھی کہ یو جی سی ایکٹ ۱۹۵۶ کے مطابق انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ ڈگریاں تفویض کرنے کا حق یونیورسٹی گرانٹ کمیشن سے منظور شدہ اداروں کو ہی حاصل ہے۔

تعلیمی وانتظامی حقیقت یہ ہے کہ ماضی میں مدرسہ تعلیمی بورڈ کے متعدد اداروں کی مالی بے ضابطگیوں اور ادارہ جاتی بدعنوانیوں کی خبریں اور شکایات بارہا سامنے آئی ہیں۔ منیجمنٹ کی بندر بانٹ، اساتذہ کی سرکاری تنخواہوں پر منتظمین کا بالجبر ایک سالانہ مقررہ حصہ، اور تقرریوں کے عوض لاکھوں کی وصولی نے بعض جگہوں پر سرکاری مدرسہ نظام کے تقدس کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ بالخصوص اساتذہ کی تقرری کے عمل میں مکمل غیر شفافیت اور پیسوں کے بے دریغ چلن نے جہاں اِن سرکاری مدارس کی تعلیمی فضاء کے دامن سے تقدس کا رنگ چھین لیا، وہیں پیسوں کی ڈیل کے عوض نااہل افراد کو منصب تدریس کی سپردگی نے اِن مدارس کے معیارِ تعلیم کو سطحی اور کھوکھلا کر دیا۔

اِنہی ادارہ جاتی کمزوریوں اور انتظامی بے قاعدگیوں کے تسلسل میں بعض ایسے واقعات بھی منظرِ عام پر آئے، جنہوں نے سرکاری مدرسہ نظام کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچایا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یوپی مدرسہ تعلیمی بورڈ کے سابق رجسٹرار آر پی سنگھ کے برادر زوجہ مان ویندر سنگھ کی زید پور، بارہ بنکی کے ایک مدرسہ میں بطور استاذ حدیث، جبکہ مذکورہ رجسٹرار کی بھتیجی کاجل سنگھ کی جونپور کے ایک مدرسہ میں بطور دینیات ٹیچر تقرری عمل میں آئی تھی۔ جب معاملہ نے طول پکڑا تو حکومت نے انتظامی شفافیت کو یقینی بنانے کا حوالہ دیتے ہوئے انجنہ سروہی کو یوپی مدرسہ تعلیمی بورڈ کے رجسٹرار کا اضافی چارج سونپ دیا تھا۔ ماضی میں آشکار ہوئی ان تلخ حقیقتوں کا تذکرہ آئندہ کی اصلاح کا ایک راستہ ہے۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ چند اداروں کی بدعنوانی پورے حکومتی نظام مدارس پر سوالیہ نشان نہیں ہوسکتی۔

اب مسئلہ یہ نہیں کہ مدرسوں کی تفتیش ہو رہی ہے، مسئلہ یہ ہے کہ تفتیش کی تیز روشنی صرف مدرسوں پر ہی کیوں ڈالی جارہی ہے، اور وہ بھی ایسے زاویے سے کہ جیسے یہ ادارے خود بخود خطرے کی علامت ہوں۔ قوم کے تعاون سے چلنے والے ان اداروں کا ملک کی جدوجہدِ آزادی میں ایک عظیم اور ناقابلِ فراموش کردار رہا ہے، اب انہی مدارس کو شکوک کے دائرہ میں کھڑا کرنا، کیا اُن کی قربانیوں پر سوالیہ نشان نہیں ہے؟ مدارس کا مکمل ڈیٹا، طلباء اور اساتذہ کے فون نمبر، تفصیلات، عملے کی شناختی معلومات یہ سب ایک ایسی ایجنسی کے پاس کیوں جمع کیے جارہے ہیں جس کا بنیادی کام دہشت گردی سے نمٹنا ہے؟ کیا واقعی مدرسوں کو مجرموں کے ڈیٹا بیس کی فہرست میں شامل کر دینا ملک کو زیادہ محفوظ بنا دے گا؟ یا پھر یہ پورے طبقے میں خوف کی ایسی دیوار کھڑی کر دے گا جس کے اُس پار اعتماد کا چراغ بجھنے لگے گا؟ کیونکہ حقیقی اصلاح کا راستہ خوف نہیں، اعتماد سے جنم لیتا ہے۔

مدرسوں میں شفاف آڈٹ سسٹم، آن لائن فنڈنگ ریکارڈ، سالانہ رپورٹنگ، پروفیشنل اکاؤنٹنس اور معیاری تقرری نظام یقیناً ضروری ہیں۔ اسی طرح نصاب کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا، سائنس، سماجی علوم، معاشیات، انگلش اور کمپیوٹر جیسے مضامین کا اضافہ کرنا بھی وقت کا تقاضا ہے۔ مگر یہ تمام اقدامات اس وقت نتیجہ خیز ہونگے، جب حکومت اور مدرسہ کمیونٹی کے درمیان اعتماد، مکالمہ اور شراکت کا ماحول قائم ہو، نہ کہ دھمکی، شک اور نگرانی کا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مدرسہ نظام میں بہتری تب آئے گی جب حکومت ان اداروں کو اپنا شریک سمجھے، نہ کہ ایک ایسے مشتبہ گروہ کی طرح دیکھے جسے ۲۴ گھنٹے نگرانی کی ضرورت ہو۔

اگر حکومت واقعی مدرسہ نظام کی صرف انتخابی تفتیش نہیں، بلکہ بہتری کی خواہاں ہے تو اسے سیکیورٹی اسٹیٹ کے زاویے سے نکل کر تعلیمی ریاست کے زاویے سے سوچنا ہوگا۔ ملک کی ترقی، اجتماعی شناخت اور سماجی ہم آہنگی کا تقاضا ہے کہ مدارس کو جانچ کے نام پر خوف کا میدان نہ بنایا جائے۔ ان کی عظمت اور خدمات کو تسلیم کرتے ہوئے، ان کی ارتقاء، استحکام اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں ان کا ہاتھ تھام کر رہنمائی کی جائے، نہ کہ ان کے سروں پر قانون کا وہ کوڑا لٹکایا جائے جو ہمیشہ مجرموں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

تمام بہی خواہانِ مدارس کو خود مدرسوں کی انتظامی و مالی شفافیت اور بہتری مطلوب ہے، مگر عزت، وقار اور شراکت کے احساس کے ساتھ۔ شفافیت چاہیے، مگر خوف کے بادلوں کو ہٹا کر۔

یہی وہ راستہ ہے جس سے نہ صرف نظام مدرسہ مضبوط ہوگا، بلکہ قومی اور ملکی سطح پر ایک اعتماد کی فضاء قائم ہوگی۔

اقتدار حکومتوں سے نجی ٹیک کمپنیوں میں منتقل ہو رہا ہے: گوٹیرس

نیو یارک (یو این آئی) اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس نے بڑھتی ہوئی عالمی کشیدگی کے درمیان امن، انصاف اور پائیدار ترقی کے لیے نئی کوششوں پر زور دیا ہے۔ یہاں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، مسٹر گوٹیرس نے کہا کہ دنیا "شاید ہمارے وقت کی سب سے بڑی طاقت کی منتقلی" سے گزر رہی ہے۔ اقتدار حکومتوں سے نجی ٹیکنالوجی کمپنیوں کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا، "جب ٹیکنالوجیز جو طرز عمل، انتخابات، بازاروں اور یہاں تک کہ تنازعات کو تحفظ فراہم کیے بغیر کام کرتی ہیں، تو رد عمل بدعت نہیں بلکہ عدم استحکام ہے۔" اپنی مدت کے آخری سال، 2026 کے لیے اپنی ترجیحات کا خاکہ پیش کرتے ہوئے، سیکرٹری جنرل نے کہا کہ " 2026 پہلے سے ہی مسلسل حیرت اور ہلچل کا سال بن رہا ہے۔" انہوں نے کہا کہ انتہائی تبدیلی کے وقت، وہ ان اصولوں کی طرف لوٹتے ہیں جو بتاتے ہیں کہ قوتیں کیسے کام کرتی ہیں، بشمول نیوٹن کا تیسرا قانون، جو کہتا ہے کہ ہر عمل کا ایک مساوی اور مخالف ردعمل ہوتا ہے۔ مسٹر گوٹیرس نے کہا کہ "اس سال کے آغاز میں، ہم ایسے اقدامات کا انتخاب کرنے کے لیے پرعزم ہیں جو ٹھوس اور مثبت ردعمل پیدا کریں۔ امن، انصاف، ذمہ داری اور ہمارے مشکل وقت میں پیش رفت کے ردعمل"۔

"چین ری ایکشن" کا ذکر کرتے ہوئے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ آج کا "سزا نہ ملنے" کا احساس تنازعات کو ہوا دے رہا ہے، بداعتمادی کو گہرا کر رہا ہے اور ہر شعبے میں رکاوٹیں پیدا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "دریں اثنا، انسانی امداد میں کٹوتی مایوسی، نقل مکانی اور موت کے اپنے سلسلہ وار ردعمل پیدا کر رہی ہے۔ "مسٹر گوٹیرس نے موسمیاتی تبدیلی کو "نیوٹن کے قانون کی سب سے بہترین اور تباہ کن مثال" کے طور پر بیان کیا، جہاں سیارے کو گرم کرنے والے اقدامات سمندری گیس، جنگل کی آگ، طوفان، خشک سالی اور سمندر کی سطح میں اضافے کا باعث بن رہے ہیں۔" عالمی مسائل کسی ایک طاقت کے ذریعے حل نہیں ہوں گے جو کہ قوانین کا حکم دے اور نہ ہی وہ دو طاقتوں کے ذریعہ حل ہوں گے جو دنیا کو اثر و رسوخ کے حریف دائروں میں تقسیم کریں گے، "سکریٹری جنرل نے کثیر قطبیت کو تیز کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ بھی استحکام یا امن کی ضمانت نہیں دیتا۔ مسٹر گوٹیرس نے کہا، "متوازن، خوشحالی اور امن پیدا کرنے کے لیے کثیر قطبی کے لیے، ہمیں مشترکہ ذمہ داری اور مشترکہ اقدار پر مبنی مضبوط کثیر الجہتی اداروں کی ضرورت ہے۔" اقوام متحدہ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈھانچے پرانے ہو سکتے ہیں لیکن اقدار نہیں ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اقوام متحدہ کا چارٹر لکھا تھا "سمجھتے تھے کہ ہماری بانی دستاویزات میں درج اقدار محض بلند خیالات یا آئیڈیلسٹ نہیں ہیں" بلکہ "پائیدار امن اور پائیدار انصاف کے لیے ایک لازمی امر ہے۔" سکریٹری جنرل نے کہا کہ "تمام رکاوٹوں کے باوجود اقوام متحدہ ہماری مشترکہ اقدار کو زندہ کرنے کے لیے کام کر رہی ہے "اور ہمت نہیں ہارے گی۔ انہوں نے کہا، "ہم امن کے لیے کوشاں ہیں، بین الاقوامی قانون پر مبنی ایک منصفانہ اور دیرپا امن۔ ایک ایسا امن جو بنیادی وجوہات کو حل کرتا ہے۔ ایک ایسا امن جو معاہدے پر دستخط ہونے کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔" مسٹر گوٹیرس نے کہا کہ ترقی کے بغیر پائیدار امن نہیں ہو سکتا اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے لیے عالمی مالیاتی ڈھانچے میں اصلاحات کی ضرورت ہے۔ا

بجٹ 2026: کیا سستا ہوا اور کیا مہنگا؟

نئی دہلی: مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے آج بروز اتوار مالی سال 2026-27 کے لیے ملک کا عام بجٹ پیش کیا۔ 2026 کے مرکزی بجٹ میں کینسر کی 17 ادویات کے ساتھ ساتھ بیٹری اور طیاروں کے ایندھن پر کسٹم ڈیوٹی میں کمی کا اعلان کیا گیا ہے۔ غیر ملکی سفر، تعلیم اور طبی اخراجات کے لیے بھی ٹی سی ایس کی شرحیں کم کر دی گئی ہیں۔ غیر ملکی شہریوں کو بھی بھارت سے باہر کی آمدنی پر ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے۔ حکومت کے بجٹ اعلانات سے جہاں کچھ چیزوں کی قیمتیں کم ہوں گی وہیں شراب اور دیگر اشیاء مہنگی ہو جائیں گی۔ اپنی بجٹ تقریر میں سیتارمن نے کہا کہ کھیلوں کے سامان سستے ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ ذیابیطس (شوگر) اور کینسر کی دوائیں بھی سستی ہو جائیں گی۔

کیا کیا سستا ہوگا کینسر کی 17 دوائیں سستی ہو جائیں گی۔ چمڑے کے سامان سستی ہو جائیں گے۔ موبائل فون اور ای وی بیٹریاں سستی ہو جائیں گی۔ مائیکرو ویو اوون سستے ہو جائیں گے۔ سولر پینل سستے ہو جائیں گے۔

کیا کیا مہنگا ہوگا؟: شراب مزید مہنگی ہو جائے گی۔ صنعتی سامان، خصوصی مشینری اور پرزہ جات کی قیمتیں بڑھ سکتی ہیں۔ سگریٹ، پان مسالہ، اور دیگر تمباکو کی مصنوعات ایکسائز ڈیوٹی اور ہیلتھ سیس میں اضافہ کر دیا گیا۔ انکم ٹیکس کی غلط رپورٹنگ پر ٹیکس کی رقم کے 100% کے برابر جرمانہ۔

ریلوے کیلئے ریکارڈ 2.93 لاکھ کروڑ روپے کے سرمایہ جاتی اخراجات کا انتظام

ریلوے ٹرانسپورٹ شعبے کو فروغ دینے کے لیے مالی سال 2026-27 میں کل 2,93,030 کروڑ روپے کے سرمایہ جاتی اخراجات کا انتظام کیا گیا ہے، جو ایک ریکارڈ ہے اور یہ ریلوے انفراسٹرکچر کے توسیع، حفاظتی نظام کو مضبوط کرنے اور ملک بھر میں ریلوے نیٹ ورک کی جدیدکاری کو تیز کرنے پر حکومت کی مسلسل

ترجیح کو ظاہر کرتا ہے۔ بجٹ دستاویزات کے مطابق اس سال کے بجٹ میں ریلوے وزارت کے لیے کل مختص بڑھ کر 2.18 لاکھ کروڑ روپے ہو گیا ہے، جس میں سرمایہ جاتی اخراجات کے لیے بجٹ سے 2,77,830 کروڑ روپے کی امداد کا انتظام کیا گیا ہے۔ بجٹ میں ریلوے کے ریونیو اخراجات کے لیے 3547.32 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ بجٹ کاغذات کے مطابق ریلوے سال 2026-27 میں داخلی اور بجٹ سے باہر کے ذرائع سے کل 15,000 کروڑ روپے کے سرمایہ جاتی اخراجات کرے گی۔ موجودہ مالی سال کے نظر ثانی شدہ تخمینے میں ریلوے کو بجٹ سے کل 55.2 لاکھ کروڑ روپے ملے ہیں، جن میں سرمایہ جاتی امداد کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 52.2 لاکھ کروڑ روپے ہے۔

شہری ہوابازی کے لیے 2,103 کروڑ روپے کا بجٹ مختص

مالی سال 2026-27 کے عام بجٹ میں شہری ہوابازی کی وزارت کے لیے 103.2 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے، جس میں 2,058 کروڑ روپے ریونیو اخراجات اور 45 کروڑ روپے سرمایہ جاتی اخراجات شامل ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ اس بجٹ کا 42 فیصد یعنی 890 کروڑ روپے ایئر انڈیا سے متعلق واجبات اور وعدوں پر خرچ کیا

جائے گا، جسے حکومت نے ٹاٹا گروپ کو فروخت کر دیا تھا۔ عوامی کمپنی رہتے ہوئے ایئر انڈیا کے قرضوں کو خریدنے کے لیے بنائی گئی خصوصی مقصد والی کمپنی 'ایئر انڈیا ایسٹ ہولڈنگ لمیٹڈ' کو اس قرض کی ادائیگی کے لیے 758.39 کروڑ روپے دینے کی تجویز ہے۔ بجٹ میں ایئر انڈیا کے ریٹائرڈ ملازمین کو طبی سہولت فراہم کرنے کے لیے بھی 132 کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔

وزارت داخلہ کیلئے بجٹ میں 2.55 لاکھ کروڑ کا انتظام

ملک کی داخلی سلامتی اور سرحدی انتظام کو مضبوط کرتے ہوئے مالی سال 2026-27 کے بجٹ میں وزارت داخلہ کے لیے 2.55 لاکھ کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جو مالی سال 2025-26 کے ترمیم شدہ اندازے 2.41 لاکھ کروڑ روپے سے 13 فیصد زیادہ ہے۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے اتوار کو لوک سبھا میں بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس میں سب

سے زیادہ رقم مرکزی پولیس فورسز کے لیے 1,73,802.53 کروڑ روپے مختص کی گئی ہے۔ مردم شماری کے کاموں کے لیے بھی 6 ہزار کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔

عام بجٹ 2026 لوک سبھا میں پیش، ٹیکس سلیب میں کوئی تبدیلی نہیں

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کئی اہم اعلانات کیے، نیا انکم ٹیکس ایکٹ یکم اپریل 2026 سے نافذ العمل ہوگا، اب لاعلمی میں ٹیکس چھپانے پر نہیں ہوگی جیل

دفاعی بجٹ میں اضافہ

بجٹ میں دفاعی وزارت کے لیے 7.8 لاکھ کروڑ روپے مختص کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ جو کل بجٹ کا 14.68 فیصد ہے اور گزشتہ سال کے بجٹ کے مقابلے میں 15 فیصد زیادہ ہے۔ بجٹ کا ایک بڑا حصہ سرمایہ جاتی اخراجات کیلئے رکھا گیا ہے تاکہ دفاعی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ فوجی تیاریوں کو مضبوط بنانا، جدت کو فروغ دینا اور ملک کی قومی سلامتی کو مزید مستحکم کرنا ہے۔

تعلیمی بجٹ میں 8.27 فیصد سے زائد اضافہ

مرکزی حکومت نے بجٹ میں تعلیم کو ترجیحی شعبہ قرار دیتے ہوئے اس سال اس کے لیے 8.27 فیصد سے زیادہ رقم مختص کی ہے۔ تعلیم کے لیے 1,39,289 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ یہ رقم گزشتہ سال کے مقابلے میں 8.27 فیصد زیادہ ہے۔ بجٹ میں اعلیٰ تعلیم اور خاص طور پر سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور میتھس (اسٹیم) کو مضبوط بنانے پر زور دیا گیا ہے۔

خواتین کے لیے گرلز ہاسٹل

خواتین کی تعلیم سے متعلق بجٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہر ضلع میں کم از کم ایک گرلز ہاسٹل بنانے کا ہدف رکھتی ہے۔ وزیر خزانہ کے مطابق اس اقدام کا مقصد طالبات کو تعلیمی سہولتیں فراہم کرنا ہے۔ بجٹ میں طلبہ کے لیے "ڈیسٹینیشن ڈیجیٹیل نالج گرڈ" قائم کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ اس کے ذریعے ڈیجیٹیل پلیٹ فارم پر معیاری تعلیمی مواد دستیاب کرایا جائے گا۔

صحت: ادویات پر ڈیوٹی میں کمی

وزیر خزانہ کے مطابق کینسر اور ذیابیطس جیسی بیماریوں کی ادویات پر درآمدی ڈیوٹی اور بعض ٹیکسوں میں کمی کی تجویز دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی نجی شعبے کے تعاون سے پانچ نئے علاقائی طبی مراکز اور تین نئے ایمس بنانے کی بات بجٹ میں شامل ہے۔ کینسر کی 15 دواؤں اور سات دیگر سنگین بیماریوں کی دواؤں پر کسٹم ڈیوٹی ختم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

نئی دہلی: (ایجنسی) وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے آج پارلیمنٹ میں مالی سال 2026-27 کا مرکزی بجٹ پیش کیا۔ یہ ان کی مسلسل نویں بجٹ تقریر تھی۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ بجٹ میں اصلاحات، سرمایہ کاری اور نوجوانوں کی صلاحیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے 'ترقی یافتہ ہندوستان' کے ہدف پر توجہ دی گئی ہے۔ بجٹ تقریر اور دستاویز میں حکومت کی جانب سے مختلف شعبوں سے متعلق متعدد اعلانات شامل ہیں۔

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے ٹیکس سے متعلق کئی بڑے اعلانات کیے ہیں۔ بیرون ملک سفر کرنے کی منصوبہ بندی کرنے والوں کے لیے، حکومت نے غیر ملکی ٹور پیکجوں پر ٹی سی ایس کو کم کر کے 2 فیصد کر دیا ہے، جو پہلے 5 فیصد اور 20 فیصد تھا۔ اس کے نتیجے میں بین الاقوامی سفری بکنگ پر ٹیکس کم ہو گیا ہے۔ بیرون ملک تعلیم یا علاج کے لیے رقم بھیجنے والے خاندانوں کو بھی ریلیف فراہم کیا گیا ہے۔ ایل آر ایس کے تحت تعلیم اور طبی اخراجات پر ٹی سی ایس کو پانچ فیصد سے کم کر کے 2 فیصد کر دیا گیا ہے۔

جیسے کی امکان ظاہر کیا جا رہا تھا وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کہا کہ اس بار انکم ٹیکس سلیب میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ اپنی بجٹ تقریر میں، مرکزی وزیر خزانہ نے کہا کہ معمولی فیس ادا کر کے نظر ثانی شدہ ریٹرن داخل کرنے کے لیے دستیاب وقت کو 31 دسمبر سے 31 مارچ تک بڑھانے کی تجویز ہے۔ ٹیکس ریٹرن فائل کرنے کے لیے ٹائم لائن کو الگ الگ کرنے کی تجویز بھی ہے۔ آئی ٹی آر ایک اور آئی ٹی آر دو والے افراد 31 جولائی تک فائل کر سکتے ہیں۔ مزید برآں، غیر آڈٹ کاروباری معاملات یا ٹرسٹ کو 31 اگست تک کا وقت دینے کی تجویز ہے۔

نیا انکم ٹیکس ایکٹ یکم اپریل 2026 سے نافذ العمل

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے اپنی بجٹ تقریر میں اعلان کیا کہ انکم ٹیکس ایکٹ، 2025 یکم اپریل 2026 سے نافذ ہو جائے گا، جو 1961 کے چھ دہائیوں پرانے انکم ٹیکس ایکٹ کی جگہ لے گا۔

حکومت نے واضح کیا ہے کہ اب ٹیکس دہندگان کو مجرم کی نظر سے نہیں دیکھا جائے گا۔ اس اقدام کے ذریعے حکومت ملک میں اعتماد پر مبنی ٹیکس نظام کو فروغ دینا چاہتی ہے۔ وزیر خزانہ نے اپنے بجٹ خطاب میں کہا کہ یکم اپریل سے نافذ ہونے والے نئے انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت اگر کسی کی آمدنی میں کوئی بے قاعدگی پائی جاتی ہے یا نادانستہ طور پر ٹیکس چھپایا جاتا ہے تو سزا کے بجائے صرف جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

نیا انکم ٹیکس ایکٹ کیا ہے؟

یہ انکم ٹیکس ایکٹ یکم اپریل سے شروع ہونے والے اگلے مالی سال سے نافذ العمل ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ محکمہ کا مقصد نئے قانون کے تحت تعمیل کو آسان بنانے کے لیے انکم ٹیکس ریٹرن فارم کو آسان بنانا ہے۔ نئے انکم ٹیکس سلیب کے مطابق تین لاکھ روپے تک کی آمدنی پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ تین لاکھ سے سات لاکھ روپے کے درمیان کی آمدنی پر پانچ فیصد ٹیکس عائد ہوتا ہے۔ سات لاکھ سے دس لاکھ روپے کے درمیان کی آمدنی پر 10 فیصد ٹیکس ہے۔ 10 لاکھ سے 12 لاکھ روپے کے درمیان کی آمدنی پر 15 فیصد ٹیکس ہے۔ 12 لاکھ سے 15 لاکھ روپے کے درمیان کی آمدنی پر 15 فیصد ٹیکس ہے۔

نیا قانون ٹیکس کے قوانین کو آسان بنائے گا اور لفظوں میں کمی لائے گا، جس سے انہیں سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ نئے ایکٹ میں ٹیکس کی کوئی نئی شرحیں متعارف نہیں کی گئی ہیں اور محض زبان کو آسان بنایا گیا ہے، جو انکم ٹیکس کے پیچیدہ قوانین کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔ نئے قانون میں غیر ضروری دفعات اور پرانی زبان کو ہٹا دیا گیا ہے اور انکم ٹیکس ایکٹ 1961 میں سیکشنز کی تعداد 819 تھی جسے گھٹا کر 536 اور ابواب کی تعداد 47 سے 23 کردی گئی ہے۔ نئے ایکٹ میں لفظوں کی گنتی 260,000 ہے جو کہ پرانے قانون میں اس کی تعداد 512,000 تھی۔ وضاحت کو بڑھانے کے لیے نئے ایکٹ میں متن کے بجائے 390 ٹیبل شامل کئے گئے ہیں۔

بجٹ میں میک اِن انڈیا اور آتم نربھر بھارت مہم کو نئی رفتار دینے کا پرعزم خاکہ پیش کیا گیا: وزیر اعظم مودی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے مالی سال ۲۰۲۶-۲۷ کے بجٹ کو وکست بھارت کی بلند پرواز کی بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں میک ان انڈیا اور آتم نربھر بھارت مہم کو نئی رفتار دینے کے لیے ایک مضبوط اور جامع خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بجٹ ملک کی امنگوں کو پورا کرنے والا اور مستقبل کی سمت طے کرنے والا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ بجٹ 2047 کے وکست بھارت کی بنیاد رکھتا ہے اور اس میں میک ان انڈیا اور آتم نربھر بھارت کو آگے بڑھانے کے لیے واضح روڈ میپ شامل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس بجٹ سے ملک کی ترقی کی رفتار کو نئی توانائی ملے گی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان اس وقت ریفارم ایکسپریس پر سوار ہے اور بجٹ اس سفر کو مزید تیز کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت صرف تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت بن کر مطمئن نہیں رہنا چاہتا بلکہ دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بننے کا ہدف رکھتا ہے۔ انہوں نے بجٹ میں چھوٹی اور خرد صنعتوں کے لیے کیے گئے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان فیصلوں سے کٹیر اور چھوٹی صنعتوں کو لوکل سے گلوبل بننے کی طاقت ملے گی اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ نوجوانوں کے لیے کیے گئے انتظامات پر بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ یہ یوا شکتی بجٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ کے اقدامات سے مختلف شعبوں میں نئے قائدین اختراع کار اور تخلیق کار تیار ہوں گے جو ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کریں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بجٹ میں خواتین کو بھی خصوصی ترجیح دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے ذریعے قائم اور چلائے جانے والے خود امدادی گروپس کے جدید نظام کو فروغ دیا جائے گا تاکہ ہر گھر میں خوشحالی آئے اور خواتین معاشی طور پر مضبوط بن سکیں۔

پاکستان کرکٹ ٹیم کی ٹی 20 ورلڈ کپ میں شرکت، مگر بھارت کیخلاف میچ کھیلنے سے انکار!

نئی دہلی: (ایجنسی) پاکستان حکومت نے اتوار کے روز آئی سی سی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 میں قومی کرکٹ ٹیم کی شرکت کی منظوری دے دی ہے، تاہم اس کے ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ پاکستان ٹیم بھارت کے خلاف شیڈول میچ نہیں کھیلے گی۔ یہ میگا ایونٹ بھارت اور سری لنکا کی مشترکہ میزبانی میں

منعقد ہوگا۔ پاکستانی حکومت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابق ٹوئٹر) پر جاری ایک بیان میں کہا: "پاکستان کی حکومت پاکستان کرکٹ ٹیم کو آئی سی سی ورلڈ کپ 2026 میں شرکت کی اجازت دیتی ہے، تاہم 15 فروری کو بھارت کے خلاف شیڈول میچ میں پاکستان ٹیم میدان میں نہیں اترے گی۔" آئی سی سی کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق ورلڈ کپ کا آغاز 7 فروری 2026 سے ہوگا، جس میں بھارت اور پاکستان کو گروپ اے میں شامل کیا گیا ہے۔ اس سے قبل بنگلہ دیش نے بھی بھارت میں اپنے کھلاڑیوں کو سکیورٹی خدشات لاحق ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے ٹورنامنٹ سے دستبرداری اختیار کر لی تھی۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان میچ 15 فروری کو کولمبو میں شیڈول تھا، جس میں شرکت سے اب پاکستان نے انکار کر دیا ہے۔ تاحال پاکستانی حکومت کی جانب سے یہ واضح نہیں کیا گیا کہ اگر ٹورنامنٹ کے ناک آؤٹ مرحلے میں پاکستان اور بھارت آمنے سامنے آتے ہیں تو اس صورت میں کیا حکمتِ عملی اختیار کی جائے گی۔

وزارت اقلیتی امور کے بجٹ میں صرف ڈیڑھ فیصد کا معمولی اضافہ

وزارت اقلیتی امور کیلئے 3,400 کروڑ روپے مختص کیے گئے یہ معمولی اضافہ گزشتہ سال مختص کردہ رقم سے صرف 50 کروڑ روپے زیادہ ہے

نئی دہلی: (ایجنسی) گزشتہ سالوں کی طرح اس مرتبہ بھی وزیر خزانہ نے وزارت اقلیتی امور کے بجٹ میں معمولی اضافہ کیا۔ وزارت اقلیتی امور کے لیے 3,400 کروڑ روپے مختص کیے گئے۔ یہ معمولی اضافہ 2025-26 میں مختص کردہ رقم سے صرف 50 کروڑ روپے (یا 1.5 فیصد) زیادہ ہے۔ پچھلے سال، نرملا سیتارمن نے اقلیتی امور کی وزارت کے لیے کل 3,350 کروڑ روپے مختص کیے تھے، جو 2024-25 کے بجٹ میں 3,183 کروڑ روپے کے الاٹمنٹ سے 166 کروڑ روپے زیادہ تھے۔ جبکہ مالی سال 2025-26 میں پانچ فیصد کے اضافے کے بعد وزارت اقلیتی امور کا بجٹ 3,350 کروڑ روپے تک پہنچ گیا، اندرونی اخراجات میں نمایاں تبدیلیاں آئیں۔ 1,913.98 کروڑ روپے کے فنڈز کا ایک بڑا حصہ اقلیتوں کی ترقی کی کئی اسکیموں کے لیے مختص کئے گئے تھے۔ یہ پروگرام بنیادی طور پر پردھان منتری جن وکاس کاریہ کرم (PMJVK) کو فنڈ فراہم کرتا ہے، جو ان علاقوں میں اسکولوں، ہاسٹلوں اور اسپتالوں کی تعمیر کو ترجیح دیتا ہے جہاں اقلیتی برادریاں رہتی ہیں۔ یہ مالی سال 2024 کے بجٹ سے بہت زیادہ اضافہ تھا۔

اقلیتی طلباء کو تعلیمی میدان میں بااختیار بنانے کا بجٹ گزشتہ سال 678.03 کروڑ روپے مقرر کیا گیا تھا۔ یہ گزشتہ سالوں کے مقابلے

میں تیزی سے کم ہوا تھا کیونکہ پہلے تعلیمی بجٹ 1,500 کروڑ روپے سے زیادہ تھا۔ طلباء تنظیمیں اور کمیونٹی رہنما بجٹ کے اعلانات کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اقلیتوں کو امید تھی کہ حکومت انفراسٹرکچر کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ اسکالرشپ کی فراہمی پر توجہ دے گی۔

ایک اور اہم شعبہ بڑی اسکیموں اور پراجیکٹس کا زمرہ ہے، جسے پچھلے بجٹ میں 1,237.32 کروڑ روپے کر دیا گیا تھا۔ اس میں پی ایم وکاس اسکیم بھی شامل ہے، جو نوجوانوں اور خواتین کو جدید ملازمت کی مہارت فراہم کرنے پر مرکوز ہے۔ 27 جنوری 2026 کو پارلیمنٹ میں ایک حالیہ تحریری جواب میں، مرکزی وزیر کرن رجیجو نے حکومت کی حکمت عملی کا دفاع کیا۔ انہوں نے، "ہنرمندی کے ذریعے سماجی و اقتصادی بااختیار بنانے" پر زور دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ وزارت انٹیگریٹڈ پی ایم وکاس اسکیم کے ذریعے اقلیتی نوجوانوں کو "نوکری کے متلاشیوں کے بجائے ملازمت پیدا کرنے والے" بنانے کے لیے کام کر رہی ہے۔

بجٹ پوری طرح ترقی پر مرکوز: رجیجو

نئی دہلی، (یو این آئی) مرکزی اقلیتی امور کے وزیر کیرن رجیجو نے کہا کہ بجٹ میں کوئی سیاسی بات نہیں کہی گئی، یہ مکمل طور پر ترقی پر مرکوز ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقلیتی برادری کے لیے بہت بڑا اعلان ہوا ہے اور ہم جلد ہی اقلیتی برادریوں کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کرنے

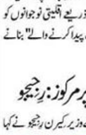

والے ہیں۔ اقلیتی وزارت کے بجٹ انتظام سے ہم بہت پر جوش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر پہلو سے پورے ہندوستان کے لیے اچھا انتظام کیا گیا ہے اور خاص طور پر شمال مشرقی خطے پر بہت توجہ دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ کا سارا انتظام عام آدمی کے لیے ہی ہے۔ اپوزیشن خود کو عام آدمی نہیں سمجھتی، وہ خود کو خاص مانتی ہے تو اس پر کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

ہندوستان نے پاکستان کے الزامات مسترد کر دیا

بلوچستان تشدد پر اسے 'توجہ ہٹانے کی حکمت عملی' قرار

نئی دہلی، (ایجنسی) ہندوستان نے ہفتہ کو بلوچستان میں ہونے والے تشدد میں اپنی کسی بھی قسم کی مداخلت کے پاکستان کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے انہیں 'بے بنیاد' قرار دیا اور کہا کہ ایسے الزامات لگا کر پاکستان اپنے اندرونی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ وزارت خارجہ (ایم ای اے) کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ پاکستان کو بے تکے دعوے کرنے کے بجائے اپنے عوام کے دیرینہ مطالبات اور ضروریات پوری کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا، "ہم پاکستان کی جانب سے لگائے گئے بے بنیاد الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہیں، جو اس کی اپنی اندرونی ناکامیوں سے توجہ ہٹانے کی ایک عام حکمت عملی کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ ہر بار جب کوئی پر تشدد واقعہ ہوتا ہے تو ایسے دعوے دہرانے کے بجائے پاکستان کو اپنے عوام کے دیرینہ مطالبات کو پورا کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ جبر، ظلم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا اس کا ریکارڈ سب کے سامنے ہے۔ یہ بیان پاکستان کے وزیر داخلہ محسن نقوی کی جانب سے حملوں میں ہندوستان کے ملوث ہونے کے الزام کے بعد سامنے آیا ہے۔ ہندوستان نے پاکستان کے خراب انسانی حقوق کے ریکارڈ اور خطے میں طویل عرصے سے جاری جبر کو اجاگر کرتے ہوئے جواب دیا۔ قابل ذکر ہے کہ ہفتے کے روز پاکستان کے بلوچستان صوبے میں کم از کم 16 مقامات پر حملے ہوئے۔ کوئٹہ، گوادر، قلات، خاران، مستنگ، پسنی، دالبندین، نوشکی، بلائندہ، تمپ، پنج اور آس پاس کے علاقوں میں دھماکوں اور مسلح حملوں کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ بلوچستان میں ہونے والے تشدد کی ذمہ داری ہفتہ کو بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے 'آپریشن ہیروف فیز ٹو' کے تحت قبول کی۔ بی ایل اے کے مطابق دس گھنٹوں کے دوران 14 شہروں میں ہونے والے حملوں میں فوجی، انتظامی اور سیکورٹی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ بلوچ گروپ نے دعویٰ کیا کہ تشدد میں 84 پاکستانی سیکورٹی اہلکار ہلاک ہوئے، 18 کو زندہ پکڑا گیا، 30 سرکاری املاک کو تباہ یا قبضے میں لیا گیا اور 23 دشمن گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔ بی ایل اے نے یہ بھی کہا کہ اس نے مرکزی فوجی ہیڈ کوارٹر سمیت کئی دشمن چوکیوں پر کنٹرول حاصل کر لیا جس کے باعث متعدد شہروں میں آمد و رفت محدود ہو گئی۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی کئی ویڈیوز میں ان حملوں کی تصدیق بھی ہوئی ہے۔

بجٹ 2026: اپوزیشن نے بجٹ پر کی تنقید، حقیقی بحرانوں سے انجان اور جھوٹ کا پلندہ قرار دیا

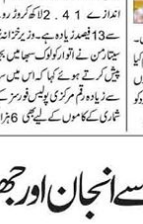

حقیقت سے بعید بجٹ میں اصلاحات کو نظر انداز کیا گیا ہے: راہل گاندھی

لوک سبھا کے قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے یونین بجٹ 2026-27 پر تنقید کی ہے۔ انہوں نے ایکس پر پوسٹ کیا، بے روزگار نوجوان۔ گرتی ہوئی مینوفیکچرنگ، سرمایہ کار سرمایہ نکال رہے ہیں، گھریلو بچتیں گر رہی ہیں۔ کسان پریشانی میں، عالمی جھٹکے، سب کو نظر انداز کر دیا گیا۔

راہل گاندھی نے کہا، ایک ایسا بجٹ جو اصلاح نہیں چاہتا، ہندوستان کے حقیقی بحرانوں سے انجان ہے۔ اس سے قبل راہل گاندھی نے پارلیمنٹ کے احاطہ میں مرکزی بجٹ 2026-27 پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ پیر کو پارلیمنٹ کے پلیٹ فارم پر بات کریں گے۔ راہل گاندھی نے نامہ نگاروں سے کہا، "میں پارلیمنٹ کے ذریعہ فراہم کردہ پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہوئے کھل کر بات کروں گا۔"

کانگریس نے بجٹ پر تنقید کی

کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے ایکس پر مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے لکھا، مودی سرکار کے پاس اب کوئی آئیڈیا نہیں بچا۔ بجٹ 2026 ہندوستان کے بہت سے معاشی، سماجی اور سیاسی چیلنجوں کا ایک بھی حل فراہم نہیں کرتا ہے۔ وہیں، کانگریس کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے کہا کہ "یہ (بجٹ 2026) مکمل طور پر بے وقعت تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ تقریر بھی غیر شفاف تھی کیونکہ اس میں اہم پروگراموں اور اسکیموں کے لیے بجٹ میں مختص کی جانے والی رقم کا کوئی اندازہ پیش نہیں کیا گیا۔

ششی تھرور نے بجٹ پر اٹھائے سوال

کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور بجٹ کی کچھ باتوں سے ناراض نظر آئے۔ انہوں نے کہا کہ "ہمیں بہت کم تفصیلات ملی ہیں۔ 3-4 سرخیاں تھیں، لیکن ہم آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف آیورویدا کا انتظار کر رہے تھے۔ یہ کہاں ہے؟ ہم یہ کیرالہ میں چاہتے تھے۔ ہمارے پاس آیوروید کی ایک طویل روایت رہی ہے۔ لیکن ہم نے کیرالہ کا نام نہیں سنا۔ ہم نے ماہی گیروں اور ناریل کے نام سنے۔ یہ کیرالہ ہو سکتا ہے، لیکن جب انہوں نے جہازوں کی مرمت کی بات کی تو وارانسی اور پٹنہ کے ناموں کا ذکر کیا لیکن کیرالہ کا نہیں۔ یہ قدرے حیران کن ہے۔"

جھوٹ کا پلندہ: ممتا بنرجی

یونین بجٹ پر، مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے کہا کہ، "انہوں (نرملا سیتارمن) نے تین راہداریوں کے بارے میں جو کہا وہ بالکل جھوٹ کا پلندہ ہے۔ صریح جھوٹ۔ یہ پہلے سے ہی عمل میں ہے اور ہم نے وہاں کام شروع کر دیا ہے۔ پرولیا میں جنگل محل جنگل سندری پروجیکٹ میں، اس اقتصادی راہداری کے لیے 72.000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری ہونے والی ہے، انہوں نے بنگال کو ایک پیسہ بھی نہیں دیا ہے۔ صرف ایک ٹیکس ہے، جی ایس ٹی۔ وہ ہمارے پیسے چھین رہے ہیں اور بڑی بڑی باتیں کہہ رہے ہیں کہ وہ ہمیں پیسے دے رہے ہیں۔ یہ ہمارا پیسہ ہے، اس لیے ان کے پاس حکومت چلانے اور ملک کو اس طرح ختم کرنے کا کوئی اخلاقی اختیار نہیں ہے۔ ممتا بنرجی نے مرکزی حکومت پر ملک کے معاشی ڈھانچے، آئینی ڈھانچے اور آزاد ایجنسیوں تباہ کرنے کا الزام لگایا۔

بجٹ صرف پانچ فیصد لوگوں کے لیے: اکھلیش یادو

مرکزی بجٹ پر سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ اکھلیش یادو نے کہا کہ "یہ بجٹ غریبوں اور گاؤں میں رہنے والوں کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ اس بجٹ میں کوئی نوکری یا روزگار نہیں دیا گیا ہے۔ بی جے پی کا بجٹ ملک کے صرف 5 فیصد لوگوں کے لیے ہے"۔

پھینکو اور لپیٹو بجٹ: شتروگھن سنہا

مرکزی بجٹ پر، ٹی ایم سی کے رکن پارلیمنٹ شتروگھن سنہا نے اپنے الگ انداز میں تبصرہ کیا۔ انہوں نے کہا، "یہ پھینکو اور لپیٹو بجٹ ہے۔۔۔ یہ بجٹ وکست بھارت کے لیے نہیں ہے۔ اس میں روزگار یا ملک کے موجودہ قرضوں پر توجہ نہیں دی گئی ہے۔ مرکزی حکومت کے پاس بہت سی ریاستوں کی رقم واجب الادا ہے۔ کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے کون سی اسکیم لائی گئی؟ یہ بجٹ درجہ بندی کے لائق نہیں ہے۔"

عام بجٹ میں دہلی پولیس کیلئے 12,846 کروڑ روپئے مختص

پولیس اسٹیشنوں، گاڑیوں، ہتھیاروں، نگرانی نظام اور آئی ٹی انفراسٹرکچر کو جدید بنانے کیلئے کیپٹل اخراجات میں بھی اضافہ

نئی دہلی،(صحافت بیورو): مرکزی بجٹ 2026-27 میں دہلی پولیس کی مالی صورتحال کو مضبوط بنانے کیلئے مختص رقم میں اضافہ کیا گیا ہے اس سال دہلی پولیس کیلئے کل 12,846.15 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جو پچھلے مالی سال 2025-26 میں 12,259.16 کروڑ سے 4.57 فیصد زیادہ ہے۔ یہ اضافہ خاص طور پر قومی راجدھانی کی پولیسنگ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ آج یہاں پارلیمنٹ میں مرکزی وزیرخزانہ نرملا سیتارمن کے ذریعہ پیش کئے گئے عام بجٹ 2026-27 میں دہلی پولیس سمیت دفاع کے شعبہ میں خاص دھیان دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ملک کی راجدھانی کے طور پر یہاں پولیسنگ کی ذمہ داریاں دوسری ریاستوں کے مقابلے زیادہ پیچیدہ اور چیلنجنگ ہیں۔ امن وامان برقرار رکھنا، وی آئی پی سیکورٹی، بین الاقوامی تقریبات کو سنبھالنا، مظاہروں کا انتظام کرنا اور روزانہ جرائم پر قابو پانا دہلی پولیس کے کندھوں پر آتا ہے۔ اس لیے بجٹ میں یہ اضافہ انتہائی اہم سمجھا جارہا ہے۔ ریونیو اخراجات میں سب سے زیادہ اضافہ دیکھا گیا۔ محصولات کے اخراجات 2025-26 میں 11,315.63 کروڑ روپے تھے جو 2026-27 میں بڑھ کر 11,881.55 کروڑ ہوگئے ہیں۔ یہ خرچ روزانہ پولیس آپریشنز، جیسے تنخواہ، الاؤنس، ایندھن، مواصلات، تربیت اور فرانزک سپورٹ پر خرچ کیا جاتا ہے۔ دہلی پولیس کے پاس 82 ہزار سے زیادہ اہلکار ہیں، جو امن وامان، جرائم پر قابو پانے، ٹریفک مینجمنٹ اور سیکورٹی سے متعلق فرائض انجام دیتے ہیں۔ کیپٹل اخراجات کو بھی 943.53 کروڑ سے بڑھا کر 964.60 کروڑ کردیا گیا ہے۔ یہ رقم پولیس اسٹیشنوں، گاڑیوں، ہتھیاروں، نگرانی کے نظام اور آئی ٹی انفراسٹرکچر کو جدید بنانے پر خرچ کی جاتی ہے۔

اس سے دہلی پولیس کو تکنیکی اور ڈیجیٹل جرائم کا مقابلہ کرنے میں مدد ملے گی۔ دہلی پولیس وزارت داخلہ کے تحت کام کرتی ہے، اس لیے اس کا بجٹ قومی سطح پر اہم سمجھا جاتا ہے۔ یہ بڑھا ہوا بجٹ دہلی پولیس کی آپریشنل کارکردگی کو مضبوط کرے گا اور اسے مستقبل کے چیلنجوں سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔

دہلی پولیس وزارت داخلہ کے تحت کام کرتی ہے، اس لیے اس کا بجٹ قومی سطح پر اہم سمجھا جاتا ہے۔ یہ بڑھا ہوا بجٹ دہلی پولیس کی آپریشنل کارکردگی کو مضبوط کرے گا اور اسے مستقبل کے چیلنجوں سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔

سینئر اردو صحافی اور مشہور شاعر اسد رضا کا انتقال

صحافی، سماجی کارکنان سمیت بڑی تعداد میں سوگواروں کے درمیان آبائی وطن بجنور میں سپرد خاک

نئی دہلی،(صحافت بیورو) اردو کے سینئر صحافی اور معروف شاعر اسد رضا کا آج یہاں ایک پرائیویٹ اسپتال میں میں انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر تقریباً 74 سال تھی۔ خاندانی ذرائع کے مطابق پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ ان کی پیدائش 2 جنوری 1952 کو ضلع بجنور (یوپی) ہوئی تھی۔ ان کے والد ظفر علی نقوی ریٹائرڈ گزیٹیڈ آفیسر تھے۔ ان کی تدفین ان کے آبائی وطن بجنور میں عمل میں۔ سردی کے شدید اثرات کی وجہ سے انہیں ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا جہاں آج صبح کا ان کا انتقال ہوگیا۔ اسد رضا نے 1991 میں راشٹریہ سہارا جوائن کیا تھا جہاں سے وہ گروپ ایڈیٹر کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے تھے۔ ان کا اصل نام سید اسد رضا نقوی تھا لیکن اسد رضا کے نام سے لکھتے تھے اور اسی نام سے مشہور بھی ہوئے تھے۔

وہ مضامین کے ساتھ شاعری بھی کرتے تھے خاص طور پر مزاحیہ اور طنزیہ شاعری میں منفرد پہچان تھی۔ ان کے مطبوعات میں 'آئینے احساس کے' (شعری مجموعہ)، 'شوخی قلم' (طنزیہ و مزاحیہ مضامین کا مجموعہ)، 'چاند نگر کی سیر' (بچوں کے لیے با مقصد مزاحیہ کہانیوں کا مجموعہ)، 'شہر احساس' (شعری مجموعہ)، 'ادبی اسپتال' (مزاحیہ و طنزیہ مضامین)، 'شوشے' (طنزیہ و مزاحیہ مضامین کا مجموعہ)، 'ننھے منے کی سرکار' (بچوں کے لئے) شامل ہیں۔

مرحوم کی متعدد کتابوں پر بہار اور اترپردیش اردو اکیڈمی نے انعام سے نوازا تھا۔ ان کی تخلیقات آل انڈیا ریڈیو، دور درشن، برطانوی ریڈیو، ای ٹی وی وغیرہ سے نشر و ٹیلی کاسٹ ہوتی رہتی ہیں، قلم 'یہ کیسا انصاف' کے لیے نغمہ نگاری، لندن، برمنگھم، تہران، شیراز، لکھنو، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلور، انبالہ (ہریانہ) بھنڈار لدھیانہ (پنجاب) وغیرہ کے 1000 سے زائد مشاعروں وادبی محفلوں میں شرکت کی۔ ذرائع کے مطابق اردو، ہندی وانگریزی میں 2 ہزار کالم ومضامین شائع ہوئے۔ عالی سہارائی وی چینل پر سیاسی مبصر کے طور پر مدعو کئے جاتے تھے۔ اسی کے ساتھ وہ بہار اردو اکادمی اور دہلی اردو اکادمی کے انعام یافتہ تھے۔

بجٹ 'وکست بھارت' کی سمت میں فیصلہ کن اور جامع دستاویز: کھنڈیلوال

ملک کی برآمدات کو نئی رفتار ملے گی اور ہندوستان کی اقتصادی ساکھ بھی مزید مضبوط ہوگی

نئی دہلی،(صحافت بیورو) کنفیڈریشن آف آل انڈیا ٹریڈرز (کیٹ) کے قومی جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ پروین کھنڈیلوال نے اتوار کے روز مرکزی بجٹ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ بجٹ دور اندیش سوچ، عملی پالیسیوں اور جامع ترقی کی مضبوط مثال ہے، جو ہندوستان کو 'وکست بھارت' کے ہدف کی جانب مضبوطی سے آگے بڑھاتا ہے۔ انہوں نے بجٹ کو معتبر، متوازن اور ترقی پسندانہ قرار دیا۔ مسٹر کھنڈیلوال نے کہا کہ یہ بجٹ وزیراعظم کے 'سودیشی' کی اپیل سے جڑا ہوا ہے، جس سے ملکی پیداوار کو فروغ ملے گا اور ہندوستانی مصنوعات عالمی منڈیوں میں زیادہ مسابقتی بنیں گی۔ اس سے ملک کی برآمدات کو نئی رفتار ملے گی اور ہندوستان کی اقتصادی ساکھ بھی مزید مضبوط ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بجٹ وزیراعظم مودی کے مضبوط، فیصلہ کن اور دور اندیش قیادت کا واضح عکس ہے، جن کی رہنمائی میں ہندوستان عالمی چیلنجز کے باوجود مسلسل ترقی کررہا ہے۔ بجٹ میں واضح سمت اور ٹھوس عملی منصوبہ ملک کی اقتصادی بنیاد کو مضبوط بناتا ہے۔ مسٹر کھنڈیلوال نے ایم ایس ایم ای شعبے پر خصوصی زور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آسان قرض کی دستیابی، تعمیلی (کمپلائنس) عمل کو آسان بنانا، ڈیجیٹل بااختیاری اور تکنیکی ترقی جیسے اقدامات چھوٹی صنعتوں، تاجروں اور کاروباری افراد کے لیے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایم ایس ایم ای ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ بجٹ میں کیے گئے اعلانات روزگار کی تخلیق، کاروبار کے فروغ اور خود کفیل ہندوستان کی تعمیر میں اہم کردار ادا کریں گی۔ پروین کھنڈیلوال نے کہا کہ بنیادی ڈھانچے، لاجسٹکس، مینوفیکچرنگ، برآمدات اور ڈیجیٹل معیشت پر مسلسل توجہ کے ساتھ یہ بجٹ خود کفیل، مسابقتی اور جامع ہندوستان کی تعمیر کی سمت ایک مضبوط قدم ہے۔

> پروین کھنڈیلوال نے کہا کہ بنیادی ڈھانچے، لاجسٹکس، مینوفیکچرنگ، برآمدات اور ڈیجیٹل معیشت پر مسلسل توجہ کے ساتھ یہ بجٹ خود کفیل، مسابقتی اور جامع ہندوستان کی تعمیر کی سمت ایک مضبوط قدم ہے۔ ایم ایس ایم ای ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔

اے آئی میں دنیا کا سب سے بڑا ہب بنے گا ہندوستان: اشونی ویشنو

'ہندوستان کسی دوسرے ملک کی نقل نہیں کررہا، بلکہ اپنی حکمت عملی کے ساتھ ایک حقیقی اور عملی اے آئی ڈویلپمنٹ ماڈل تیار کررہا ہے'

نئی دہلی،(صحافت بیورو) الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے اتوار کو بجٹ پیش ہونے کے بعد ریل بھون میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے شعبے میں دنیا کے سب سے بڑے ہب کے طور پر ابھرنے کی سمت میں تیزی سے گامزن ہے۔ انہوں نے ڈیجیٹل اور تکنیکی ترقی کو بجٹ کی بنیادی ترجیحات میں شامل قرار دیا اور کہا کہ ہندوستان کا اے آئی ایکو سسٹم آج پہلے سے کہیں زیادہ منظم اور سرمایہ کاری کے لیے سازگار بن چکا ہے۔ مسٹر ویشنو نے بتایا کہ الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت سیمی کون 2.0 اور سیمی کون 1.0 کی کامیابی کی بنیاد پر آگے بڑھ رہی ہے، جو سیمی کنڈکٹر آلات، مواد کی گھریلو مینوفیکچرنگ، ڈیزائن اور ٹیلنٹ ایکو سسٹم کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ انہوں نے وزارت کے تحت آئی ٹی سروسز میں بڑی اصلاحات کا بھی اعلان کیا، جس میں ٹیکس کے نفاذ کو آسان بنانا اور اے آئی ڈیٹا سینٹرز کے لیے مضبوط تعاون شامل ہے۔ جسے 8.25 لاکھ کروڑ روپے (90 ارب ڈالر) تک کی سرمایہ کاری اور 2047 تک ٹیکس میں چھوٹ کی مدت کی حمایت حاصل ہے۔ جو ہندوستان کو عالمی اے آئی ہب کے طور پر قائم کرے گا۔ مسٹر ویشنو نے بتایا کہ اے آئی اور ٹیکنالوجی کے حوالے سے بجٹ میں ملنے والی مراعات سے ملک میں اے آئی سے متعلق بنیادی ڈھانچے، ڈیٹا سینٹرز، جی پی یو (گرافکس پروسیسنگ یونٹ) کی صلاحیت اور تحقیق کو مضبوط کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کسی دوسرے ملک کی نقل نہیں کررہا، بلکہ اپنی حکمت عملی کے ساتھ ایک حقیقی اور عملی اے آئی ڈویلپمنٹ ماڈل تیار کررہا ہے۔

ریلوے کیلئے ریکارڈ 2.93 لاکھ کروڑ روپے کے سرمایہ جاتی اخراجات کا انتظام

ریلوے ٹرانسپورٹ شعبے کو فروغ دینے کے لیے مالی سال 2026-27 میں کل 2,93,030 کروڑ روپے کے سرمایہ جاتی اخراجات کا انتظام کیا گیا ہے، جو ایک ریکارڈ ہے اور یہ ریلوے انفراسٹرکچر کے توسیع، حفاظتی نظام کو مضبوط کرنے اور ملک بھر میں ریلوے نیٹ ورک کی جدید کاری کو تیز کرنے پر حکومت کی مسلسل ترجیح کو ظاہر کرتا ہے۔ بجٹ دستاویزات کے مطابق اس سال کے بجٹ میں ریلوے وزارت کے لیے کل مختص بڑھ کر 2.81 لاکھ کروڑ روپے ہوگیا ہے، جس میں سرمایہ جاتی اخراجات کے لیے بجٹ سے 2,77,830 کروڑ روپے کی امداد کا انتظام کیا گیا ہے۔ بجٹ میں ریلوے کے ریونیو اخراجات کے لیے 3547.32 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ بجٹ کاغذات کے مطابق ریلوے سال 2026-27 میں داخلی اور بجٹ سے باہر کے ذرائع سے کل 15,000 کروڑ روپے کے سرمایہ جاتی اخراجات کرے گی۔ موجودہ مالی سال کے نظرثانی شدہ تخمینے میں ریلوے کو بجٹ سے کل 2.55 لاکھ کروڑ روپے ملے ہیں، جن میں سرمایہ جاتی امداد کا نظرثانی شدہ تخمینہ 2.52 لاکھ کروڑ روپے ہے۔

عام آدمی کے نام پر پیش کیے گئے بجٹ میں عام آدمی مکمل طور پر غائب: انتخاب عالم

وزیرخزانہ نے ایک بار پھر ثابت کردیا ہے کہ اس حکومت کا بجٹ صرف بڑے صنعت کاروں اور چنندہ سرمایہ داروں کے لیے ہے

نئی دہلی،(صحافت بیورو): آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رکن انتخاب عالم نے آج پارلیمنٹ میں پیش کئے گئے مرکزی بجٹ کو ملک کے عوام کے ساتھ سراسر ناانصافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ بجٹ نہ تو غریبوں کو راحت دیتا ہے، نہ بے روزگار نوجوانوں کو کوئی امید اور نہ ہی متوسط طبقے کو عزت دیتا ہے۔ انہوں نے آج یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ ملک کے وزیر خزانہ نے ایک بار پھر ثابت کردیا ہے کہ اس حکومت کا بجٹ صرف بڑے صنعت کاروں اور چنندہ سرمایہ داروں کے لیے ہے۔ انکم ٹیکس سلیب میں کسی قسم کی تبدیلی کا نہ ہونا ثابت کرتا ہے کہ حکومت بڑھتی ہوئی مہنگائی، گرتی آمدنی اور متوسط طبقے پر بڑھتے بوجھ سے مکمل طور پر غافل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بجٹ سے ملک کے غریبوں کو سب سے زیادہ مایوسی ہوئی ہے۔ منریگا، سماجی تحفظ، فوڈ سبسڈی اور صحت خدمات کے لیے کوئی ٹھوس اور موثر اعلانات نہیں کیے گئے۔ آج جب ملک میں بے روزگاری تاریخی سطح پر ہے، اس بجٹ میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے واضح روڈ میپ کا فقدان ہے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ بجٹ کے ذریعے طلباء اور نوجوانوں کو بہلانے کی کوشش کررہی ہے۔ کوئی نئی مرکزی یونیورسٹی، کوئی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، اسکل ڈیولپمنٹ کے لیے کوئی بڑا اعلان نہیں ہوا، یہ حکومت محض نعرے لگا کر نوجوانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ریلوے جیسے اہم شعبے میں بھی کوئی نئی بڑی اسکیم یا نئی ٹرینوں کا کوئی ٹھوس اعلان نہیں کیا گیا، جبکہ عام لوگوں کو روزانہ کرایوں میں اضافے اور سہولیات کی کمی کا سامنا ہے۔ انتخاب عالم نے مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ بجٹ "ترقی یافتہ ہندوستان" نہیں بلکہ "محروم ہندوستان" کی تصویرکشی کرتا ہے۔ یہ بجٹ ملک کی معاشی عدم مساوات کو مزید گہرا کرے گا اور عام آدمی کی مشکلات میں اضافہ کرے گا۔

آخر میں انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی اس عوام دشمن بجٹ کی سڑکوں سے لے کر پارلیمنٹ تک مخالفت کرے گی اور غریبوں، کسانوں، مزدوروں، طلباء اور متوسط طبقے کی آواز کو مضبوطی سے بلند کرتی رہے گی۔

بھارتی صوفی فاؤنڈیشن کے زیراہتمام آل انڈیا مشاعرہ کا انعقاد

نئی دہلی،(صحافت بیورو): بھارتی صوفی فاؤنڈیشن کی جانب سے عظیم الشان آل انڈیا مشاعرہ فلاح دارین انٹر کالج میں کامیابی کیساتھ منعقد ہوا۔ مشاعرے کی شمع ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی مذہبی رہنماؤں نے مشترکہ طور پر روشن کی، جو آپسی بھائی چارے اور قومی یکجہتی کی خوبصورت مثال بنی۔ شمع روشن کرنے والوں میں مفتی دانش القادری، ویشنو آچاریہ دھیر شانت 'اردھ مونی'، سردار گروبندر سنگھ، پاسٹر ارون ماسی، بابا نور شاہ وارثی اور پروگرام کی مہمانِ خصوصی ڈاکٹر شیفالی سنگھ، جبکہ خصوصی مہمان ڈاکٹر انوراگ اگروال، ڈاکٹر انوراگ مہروترا، ڈاکٹر بھیجے شاہ، ڈاکٹر ابوعبیدہ، ڈاکٹر شہاب الدین، راجیش رستوگی اور ونگ کمانڈر منصور صدیقی موجود رہے۔

پروگرام کی صدارت بہار کے ایم ایل سی اور سینئر صحافی خالد انور نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض بھارتی صوفی فاؤنڈیشن کے قومی صدر اور پروگرام کے کنوینر کشش وارثی نے انجام دیے۔ مشاعرے میں ملک بھر سے آئے شعراء نے حب الوطنی، قومی یکجہتی، بھائی چارہ اور وطن سے محبت پر مبنی کلام پیش کیا، جسے سامعین نے بیحد سراہا۔

شعراء میں رفعت مرادآبادی، شکیل جمالی، چاند دیوبندی، جاوید نیازی، نوشاد ان گڑھ (سنبھل)، ڈاکٹر انا دہلوی، صبا عزیز، سید شیبان قادری، اسلم بیتاب، محمد عثمان راہی، ناظم رضا مرادآبادی، نکہت امروہی شامل تھے۔ یہ مشاعرہ قومی یکجہتی، باہمی رواداری اور حب الوطنی کے پیغام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا، جس نے سامعین کے دلوں میں وطن سے محبت کا جذبہ مزید مضبوط کردیا۔

عام لوگوں کیلئے منگل سے کھول دیا جائے گا 'امرت اُدیان'

نئی دہلی،(صحافت بیورو) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے اتوار کو راشٹرپتی بھون کے امرت ادیان کے سالانہ سرمائی اجلاس 2026 کا افتتاح کیا۔ یہ امرت ادیان 3 فروری سے 31 مارچ تک عوام کے لیے کھلا رہے گا۔ امرت ادیان آنے والے یہاں 'بھیم'، 'ارجن' اور 'مدر ٹریسا' سمیت گلاب کی 145 اقسام دیکھ سکتے ہیں۔ عوام کے لیے گارڈن میں داخلہ مفت ہے۔ گارڈن ہفتے میں 6 دن (منگل سے اتوار) صبح 10 بجے سے شام 6 بجے تک کھلا رہے گا۔ داخلے کا آخری وقت شام 5 بجے ہوگا۔ دیکھ بھال کی وجہ سے گارڈن ہر پیر اور 4 مارچ کو ہولی کے موقع پر بند رہے گا۔ امرت ادیان خصوصی زمروں کے لیے مخصوص تاریخوں پر کھولا جائے گا۔ 3 مارچ کو یہ گارڈن خصوصی طور پر دفاعی اہلکاروں کے لیے کھلا رہے گا۔ اسی طرح 5 مارچ کو بزرگ شہریوں کے لیے، 10 مارچ کو خواتین اور قبائلی خواتین کے سیلف ہیلپ گروپوں کے لیے اور 13 مارچ کو دویانگوں (معذوروں) کیلئے کھلا رہے گا۔ پارک میں داخلہ اور بکنگ بالکل مفت ہوگی۔ ٹکٹ صرف آن لائن بک کیے جاسکتے ہیں۔ اس سال پارک کے باہر آف لائن بکنگ دستیاب نہیں ہوگی۔ کسی بھی دن کے لیے بکنگ اس سے ایک دن پہلے صبح 10 بجے بند کردی جائے گی۔ زائرین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ٹکٹ پر درج شیڈول اور ہدایات پر عمل کریں۔ آنے والوں کے لیے داخلہ اور نکلنا راشٹرپتی بھون کمپلیکس کے گیٹ نمبر 35 سے ہوگا۔ زائرین کی سہولت کے لیے سینٹرل سکریٹریٹ میٹرو اسٹیشن سے گیٹ نمبر 35 تک ہر 30 منٹ پر ایک شٹل بس سروس صبح 9:30 بجے سے شام 6 بجے تک چلے گی۔ آخری شٹل بس شام 4 بجے روانہ ہوگی۔

کمزور طبقات کے خلاف بڑھتی مذہبی جارحیت تشویشناک

آئی ایم سی آر اور اے پی سی آر کے زیراہتمام کانسٹی ٹیوشن کلب میں اہم پروگرام 3 فروری کو

نئی دہلی، (پریس ریلیز): ملک میں کمزور اور پسماندہ طبقات، خصوصاً دلت، عیسائی اور مسلم برادری کے خلاف مذہب کے نام پر بڑھتے ہوئے تشدد، ہراساں کئے جانے کے معاملات، اور املاک کی تباہی و بلڈوزر کارروائی نے سنجیدہ انسانی وآئینی خدشات کو جنم دیدیا ہے۔ عبادت گاہیں، مساجد، مدارس، مزارات حتی کہ قبرستان بھی محفوظ نہیں رہے ہیں، جو ملک کی آئینی اقدار اور سیکولر تشخص پر ایک گہرا سوالیہ نشان ہے۔ ان تشویشناک حالات کے پیش نظر انڈین مسلمس فار سول رائٹس (آئی ایم سی آر) اور ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) نے مشترکہ طور پر ایک مضبوط اور موثر لائحہ عمل تیار کرنے کے مقصد سے 3 فروری کو 2.30 بجے دن کانسٹی ٹیوشن کلب میں ایک اہم پروگرام منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس پروگرام میں ملک کی مختلف ریاستوں سے اُن بڑی اور تاریخی مساجد کی کمیٹیوں کے ذمہ داران شرکت کریں گے جو اس وقت قانونی، انتظامی یا سماجی مسائل سے دوچار ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب سے سکھ برادرانِ وطن کی بڑی تعداد کی شرکت بھی متوقع ہے، جنہوں نے ایک قابلِ تحسین مثال قائم کرتے ہوئے وہاں ناجائز قبضے میں لی گئی مساجد اور قبرستانوں کی زمینیں بازیاب کر کے مسلمانوں کے حوالے کی ہیں، ان کی موجودگی بین المذاہب ہم آہنگی اور آئینی اقدار کی عملی تصویر پیش کرے گی۔

آئی ایم سی آر کے صدر اور سابق رکن پارلیمنٹ محمد ادیب کے مطابق اس پروگرام کا مقصد محض مسائل کی نشاندہی نہیں بلکہ آئینی دائرے میں رہتے ہوئے اجتماعی، قانونی اور سماجی سطح پر ایک واضح اور قابلِ عمل حکمتِ عملی وضع کرنا ہے، تاکہ مذہبی آزادی، شہری حقوق اور اقلیتوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔ اس سلسلے میں عوام، دانشوروں، سماجی کارکنوں، وکلاء اور طلبہ سے اپنے دوست واحباب کے ساتھ کثیر تعداد میں شرکت کی اپیل کی گئی ہے۔

منتظمین کا کہنا ہے کہ آج کی اجتماعی بیداری ہی آئندہ نسلوں کے لیے امن، انصاف اور تحفظ کی ضمانت بن سکتی ہے۔

جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء کا 32 واں سالانہ جلسہ 'جشن داعیان اسلام' اختتام پذیر

جتنا قائد اہل سنت نے تنہا خدمت دین متین کیا، اتنا پوری جماعت مل کر نہیں کرسکی: مفتی منظم خان

نئی دہلی،(صحافت بیورو) دہلی کی مرکزی درسگاہ جامعہ حضرت نظام الدین ذاکر نگر کا سالانہ اجلاس بنام جشن داعیان اسلام اختتام پذیر ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں دہلی واین سی آر کے علماء وائمہ کے ساتھ عوام الناس نے شرکت کی۔ قاری عبدالکلام (استاذ جامعہ ہذا) کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ان کے بعد جامعہ کے طلبہ مولانا ممتاز نظامی ومولانا عمر شاہ نظامی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا سید قیصر خالد فردوسی نے نقیب اجلاس کی ذمہ داری سنبھالی۔ مفتی اشفاق حسین قادری (صدر تنظیم علماء اسلام دہلی) کا پہلا خطاب ہوا۔ انہوں نے تعلیم وتعلم کے موضوع پر اپنے خطاب میں کہا کہ کوئی بھی جو انسان کو انسانیت سے دور کرے ایسا علم علم نہیں بلکہ جہل سے بدتر ہے۔ مفتی منظم خان ازہری (خطیب وامام، جامع مسجد کردم پوری) اپنے خطاب میں علامہ ارشد القادری کی ہمہ جہت شخصیت اور خدمات کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ پوری جماعت کی جانب سے تنہا جتنا قائد اہل سنت نے خدمت دین متین کیا، اتنا پوری جماعت مل کر نہیں کرسکی۔ ان کی عظیم خدمات میں سے جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء سرفہرست ہے۔ ان کے بعد مولانا نازش علی نعیمی (خطیب وامام نظامی مسجد) نے نعت پاک پیش کی جامعہ کے فارغین میں سے ہر سال کسی دو نمایاں اور منفرد خدمات کے عوض قائد اہل سنت ایوارڈ سے سرفراز کیا جاتا ہے امسال یہ ایوارڈ مفتی ڈاکٹر ساجد احمد نظامی کو ان کی اعلی تعلیمی وتصنیفی خدمات اور مولانا اقلیم رضا (لمراہاؤس) کو بھی ان کی دینی وملی خدمات کے عوض میں قائد اہلسنت ایوارڈ پیش کیا گیا۔ اجلاس کے مقرر خصوصی داعی عصر علامہ شاکر نوری (امیر سنی دعوت اسلامی، ممبئی) کا خطاب ہوا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ جب ہم مسلمان ہیں تو دنیا ہمیں ایک مسلمان کے طور پر ہی جانتی اور پہچانتی ہے جب یہی حقیقت ہے تو کیوں نا ہم اپنی اس حقیقت کو باوقار بنائیں مسلمان امیر بنیں اور رزق حلال کمائیں۔ زندگی کی کامیابی کے لئے نماز اور توکل علی اللہ کو لازم بنائیں۔ اخیر میں طلبہ جامعہ کی دستار بندی ہوئی جن کے نام کچھ اس طرح ہے، تخصص فی الادب والدعوۃ سے 11 علماء کرام فارغ ہوئے جن میں مولانا ارقم الاسلام نظامی، مولانا ارشد رضا نظامی، مولانا نعیم الدین نظامی، مولانا شاداب نظامی، مولانا توصیف نظامی، مولانا جمال احمد نظامی، مولانا فلک شیر نظامی، مولانا ذکی خان نظامی، مولانا احتشام علی نظامی، مولانا ثاقب نظامی، مولانا کیف رضا نظامی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ تخصص فی الفقہ کے فارغین طلبہ میں مفتی علی جان نظامی، مفتی عبدالصمد خان اور حفظ کے طالبعلم حافظ عبدالقادر نظامی، حافظ عسجد رضا نظامی کو حفظ قرآن کریم کی سند و دستار سے سرفراز کیے گئے۔ جلسہ گاہ میں مولانا ساجد ازہری (پرنسپل جامعہ ہذا)، مفتی وسیم رضوی (شرعی کونسل ادارہ شرعیہ دہلی) مولانا عرفان ازہری مولانا سیماب اختر فیضی مولانا عبدالرحیم نظامی، حافظ علی امام وغیرہ موجود تھے۔ مولانا شاکر نوری کی دعاء پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دہلی-این سی آر میں بارش کے سبب سردی میں اضافہ، فضائی معیار 'انتہائی خراب'

ٹریفک جام تو نہیں ہوا لیکن گاڑیوں کی رفتار ضرور کم ہوگئی، سڑکوں پر پانی جمع ہونے سے گاڑی چلانے والوں کو بڑی پریشانی کا سامنا

نئی دہلی،(صحافت بیورو): دہلی-این سی آر میں ایک بار پھر موسم نے اچانک کروٹ لے لی ہے۔ نصف شب سے ہونے والی بارش کی وجہ سے پورے خطے میں درجہ حرارت کم ہوگیا ہے۔ مغربی طلاطم کے سبب پہاڑوں پر برف باری جاری ہے، جس سے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے کئی ریاستوں کے لیے الرٹ جاری کیا ہے۔ یکم فروری سے شروع ہونے والی اس تبدیلی کے سبب آنے والے کچھ دنوں تک سردی، بارش اور تیز ہواؤں کا دور جاری رہ سکتا ہے۔ وہیں قومی راجدھانی میں اتوار کی صبح ہلکی بارش کے بعد سردی میں اضافہ ہوا ہے، تاہم فضائی آلودگی میں کوئی کمی نہیں آئی۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے اعداد و شمار کے مطابق آج صبح دہلی کے بیشتر علاقوں میں فضائی معیار اشاریہ (اے کیو آئی) انتہائی خراب درجے میں برقرار رہا، جس کی بنیادی وجہ پی ایم 2.5 کی بلند سطح تھی۔ صبح تقریباً 9 بجے آنند وہار میں اے کیو آئی 363 ریکارڈ کیا گیا، اس کے بعد وزیرپور میں 385، سری فورٹ میں 355، دوارکا سیکٹر 8 میں 343 اور جواہر لعل نہرو اسٹیڈیم میں 341 اے کیو آئی درج کیا گیا۔ اشوک وہار میں آلودگی کی سطح سنگین رہی اور وہاں اے کیو آئی 370 رہا، جبکہ سونیا وہار میں اے کیو آئی 383 ریکارڈ کیا گیا۔ دہلی-این سی آر کے کئی علاقوں میں رات بھر ہلکی سے درمیانی بارش ریکارڈ کی گئی، جس کی وجہ سے درجہ حرارت میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ بارش کے باعث سڑکوں پر پانی جمع ہوگیا اور رات کے وقت گاڑی چلانے والوں کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اگرچہ رات گئے ہونے والی بارش سے ٹریفک جام تو نہیں ہوا لیکن گاڑیوں کی رفتار ضرور کم ہوگئی۔ آئی ایم ڈی نے پہلے مغربی طلاطم کی وجہ سے وقفے وقفے سے بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کی پیش گوئی کی تھی۔ اتوار کی صبح بھی مطلع ابر آلود رہا اور ہلکی سے درمیانی بارش کا سلسلہ جاری رہا جس سے سردی میں مزید شدت آگئی۔ یہ تبدیلی صرف دہلی-این سی آر تک محدود نہیں ہے بلکہ پورے شمالی ہندوستان میں موسم کا اثر صاف دکھائی دے رہا ہے۔ پہاڑی علاقوں میں مسلسل ہورہی برفباری سے سرد ہوائیں میدانی علاقوں تک پہنچ گئی ہیں۔ آئی ایم ڈی کے مطابق صبح اور رات کے اوقات میں حد بصارت نمایاں طور پر کم ہوسکتی ہے جس سے سڑک اور ریل ٹریفک میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اس موسمی عدم استحکام سے لوگوں کی روزمرہ کی سرگرمیاں متاثر ہورہی ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق یکم سے 3 فروری کے درمیان مغربی ہمالیائی علاقوں میں ہلکی سے معتدل بارش اور برفباری جاری رہ سکتی ہے۔ شمال مغربی اور وسطی ہندوستان کے کئی حصوں میں دن کے وقت درجہ حرارت میں گراوٹ آئے گی جبکہ راتیں کم سرد رہ سکتی ہیں۔

دہلی-این سی آر میں دن بھر گرج چمک اور بارش کی توقع ہے اور شام سے رات تک تیز ہوائیں چل سکتی ہیں، جس سے سردی کا احساس مزید بڑھ جائے گا۔ آئی ایم ڈی کا کہنا ہے کہ مغربی طلاطم مسلسل متحرک ہیں جس کی وجہ سے فی الحال موسم کے مستحکم ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے ہیں اور لوگوں کو آئندہ چند دنوں تک موسم کے حوالے سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

'مولانا کلب جواد کو 'امام خمینیؒ ایوارڈ' ہند۔ایران دوستی کا ثبوت'

چھوٹا امامباڑہ میں منعقد اجتماع کا مذہبی رہنماؤں کی توہین کرنے والے ممالک کے سیاحوں کیلئے اپنے مذہبی مقامات کے دروازے بند کرنے کا انتباہ

لکھنؤ، (صحافت بیورو): ملک میں باہمی ہم آہنگی، امن اور گنگا جمنی ثقافت کو مضبوط بنانے کے مقصد سے اتوار کو تاریخی چھوٹا امام باڑہ، حسین آباد (لکھنؤ) میں ایک عظیم عوامی اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی برادریوں کے ممتاز مذہبی رہنماؤں، سنتوں، علماء اور سماجی نمائندے شامل ہوئے۔ یہ تقریب خاص طور پر مولانا سید کلب جواد نقوی کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی، جنہیں حال ہی ایرانی صدر کی جانب سے تہران میں بین الاقوامی اعزاز سے نوازا گیا تھا۔ پروگرام میں موجود مختلف مذہبی رہنماؤں نے خطاب کیا۔ اس موقع پر مقررین نے مولانا کلب جواد کی قومی، ملی، مذہبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مختلف امور میں مولانا کلب جواد کی سرگرمیوں کی ستائش کی۔ پروگرام کے کنوینر مولانا صارم مہدی نے شرکاء کا استقبال وشکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں مولانا کلب جواد نے کہا کہ حیرت کی بات ہے کہ ہندوستانی میڈیا مغرب کے طرز 'صحافت' سے متاثر ہوکر ہندوستان کی روایت اور تہذیب کو نظر انداز کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ غیر جانبدار رہ کر حق بات کو عوام کے سامنے لائے اور یہی ہندوستان کی تاریخ رہی ہے لیکن موجودہ وقت میں ہندستان میں میڈیا کے ایک بڑے طبقے نے 'صحافت' کو طاق پر رکھ کر متعصبانہ، جانبدارانہ اور انتقامی رول ادا کرکے 'طاقت' کے سامنے خود سپردگی کرنے آمادہ ہے جو مہذب سماج کے لئے گمراہ کن ہے۔ مولانا کلب جواد نے حکومت ہند سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ یہودی کتب میں تمام غیر یہودی افراد کی توہین کی گئی ہے۔ لہذا اس کی مخالفت کی جائے کیونکہ ہم اپنے مذہبی رہنماؤں کی توہین ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مغربی ممالک ہمارے مذہبی رہنماؤں کی توہین سے باز نہیں آئے تو ہم متعلقہ علاقوں کے رہنماؤں کا بائیکاٹ کریں گے اور وہاں کے سیاحوں کو اپنے مذہبی مقامات میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اجتماع میں مولانا کلب جواد کو ایرانی حکومت کے صدر کے ہاتھوں 'امام خمینیؒ انٹرنیشنل ایوارڈ' دئے جانے پر استقبال کیا گیا۔ مقررین نے کہا کہ ایران اور ہندوستان کی سینکڑوں سال پرانی دوستی آج مزید مضبوط ہوئی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ 80 ممالک کے نمائندوں کے درمیان جن چند ممالک کو ایوارڈ کے لئے منتخب کیا گیا، ان میں ہندوستان کا نام بھی شامل کیا گیا۔ اجتماع کی جانب سے یہ تاثر پیش کیا گیا کہ حکومت ایران نے مذکورہ ایوارڈ کے ذریعہ ہندو مسلم اتحاد کا پیغام دیا گیا کہ ہم انسانیت کے طرفدار ہیں، دوست ہیں اور ظلم کے خلاف ہیں۔ اجتماع کی جانب سے کہا گیا کہ ہم لوگ ایرانی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے امام خمینیؒ ایوارڈ کے لئے مولانا کلب جواد کا انتخاب کیا۔ اجتماع کے اسٹیج پر مختلف مذاہب کے رہنما موجود تھے جس میں خاص طور پر سنی، شیعہ، ہندو، سکھ، عیسائی قابل ذکر ہیں۔ اس اجتماع کے ذریعہ گنگا جمنی تہذیب ومحبت کا ثبوت دیتے ہوئے مولانا کلب جواد کو باوقار ایوارڈ حاصل ہونے پر مبارکباد پیش کی گئی۔

نان ونفقہ کے احکامات کو نافذ کرانے کے لئے کسی کی آزادی اور وقار کو پامال نہ کرے فیملی کورٹ

الہ آباد ہائی کورٹ کا مینٹیننس ریکوری کے معاملے پر سخت ریمارک

پریاگراج: (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے مینٹیننس ریکوری سے متعلق ایک معاملے میں کہا کہ اس کی ادائیگی کے لیے ذمہ دار شخص مجرم نہیں ہے اور اس کے ساتھ ایک جیسا سلوک نہیں کیا جانا چاہیے۔ فیملی کورٹوں کو کسی حکم کو نافذ کرانے کے جوش میں، قانون اور فرد کے وقار کو پامال نہیں کرنا چاہیے۔ بھتہ وصولی کے لیے کسی کے خلاف براہ راست وارنٹ گرفتاری جاری کرنا قانونی طور پر ناانصافی اور ذاتی آزادی کی خلاف ورزی ہے۔ یہ مشاہدہ کرتے ہوئے جسٹس راجیو لوچن شکلا کی سنگل بنچ نے دیکھ بھال کے معاملے میں جاری کردہ گرفتاری وارنٹ کو منسوخ کردیا۔ علی گڑھ فیملی کورٹ نے ایک ساتھ محمد شہزاد کے خلاف ریکوری اور گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا تھا۔ درخواست گزار نے اسے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ عدالت نے کہا کہ سی آر پی سی کی دفعہ 125(3) کے تحت وصولی کے لیے ایک مقررہ طریقہ کار ہے، جس پر عمل کیا جانا چاہیے۔ اس کے تحت اگر کوئی شخص دیکھ بھال کی رقم ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اس پر جرمانہ عائد کرکے اور اس کی جائیداد ضبط کرکے بقایا رقم کی وصولی کی کوشش کی بازیابی کا عمل مرحلہ وار کیا جائے۔ ضروری ہے کہ پہلے متعلقہ شخص کو نوٹس جاری کیا جائے اور انہیں وجہ بتانے کا موقع دیا جائے۔ اگر وہ شخص

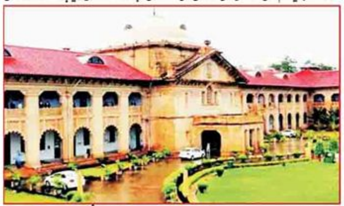

تنخواہ دار ہے تو یوپی فیملی کورٹ کے قوانین کے تحت ان کی تنخواہ ضبط کی جاسکتی ہے، لیکن انہیں براہ راست جیل بھیجنا ان کے بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ اس بنیاد پر، عدالت نے کیس کو علی گڑھ کے ایڈیشنل چیف جسٹس کے پاس بھیج دیا، اور انہیں قانونی دفعات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مناسب عمل کی پیروی کرتے ہوئے نیا فیصلہ کرنے کی ہدایت کی۔ جائے۔ قانون بیک وقت بازیابی اور گرفتاری کے وارنٹ جاری کرنے کا بندوبست نہیں کرتا۔ قید صرف اسی صورت میں دی جاسکتی ہے جب وارنٹ پر عمل درآمد کے باوجود رقم ناکافی ہو۔ یہ فیصلہ رجنیش بمقابلہ نیہا کے معاملے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق ہے، جس میں واضح کیا گیا ہے کہ قید ایک آخری حربہ ہونا چاہیے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ

دہلی-دہرادون ایکسپریس وے کا 120 کلومیٹر کا حصہ بند

سہارنپور: (پی این ایس) دہلی-دہرادون ایکسپریس وے کا دوسرا مرحلہ، جو باغپت میں ایسٹرن پیریفرل ایکسپریس وے سے سہارنپور بائی پاس پر گنگنور تک 120 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے، کو گاڑیوں کی آمدورفت کیلیے بند کردیا گیا ہے۔ نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (NHAI) نے یہ قدم تعمیر کے آخری مراحل کے دوران حادثات کو روکنے کے لیے اٹھایا ہے، جس میں پینٹنگ اور فنشنگ کا کام شامل ہے۔

روکی گئیں 68,000 سے زیادہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش حکومت نے سخت موقف اپناتے ہوئے ریاست کے 68,236 سرکاری ملازمین کی تنخواہیں روکنے کا حکم دیا ہے۔ بار بار انتباہ کے باوجود، ان ملازمین نے مناو سمپدا پورٹل پر اپنے منقولہ اور غیر منقولہ اثاثوں کی مکمل تفصیلات اپ لوڈ نہیں کی تھیں۔ حکومت نے واضح طور پر کہا ہے کہ "تفصیلات فراہم کرو، پھر اپنی تنخواہ وصول کرو"۔ چیف سیکریٹری نے تمام محکموں کو واضح ہدایات جاری کی تھیں کہ جائیداد کی معلومات 31 جنوری تک آن لائن جمع کرائی جائیں۔ تاہم جب ڈیڈ لائن ختم ہوئی اور ڈیٹا چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ہزاروں ملازمین نے اسے سنجیدگی سے نہیں لیا۔ حکومت نے اسے بے ضابطگی سمجھتے ہوئے فوری طور پر ان کی تنخواہیں روکنے کا حکم جاری کیا۔ سرکاری اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ اعلیٰ افسران بھی قواعد کو نظر انداز کرنے میں پیچھے نہیں ہیں۔

اسیف جائسی کی والدہ کا انتقال

تدفین ناظر باغ جائس میں آج ہوگی

لکھنؤ: معروف عالم دین اور شعلہ بیان مقرر کے مدیر مولانا اسیف جائسی کی والدہ مقصودہ بانو کا ایک طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ مرحومہ کافی دن سے علیل تھیں۔ مرحومہ کے والد سید ولی حسن نقوی جائس کے مقتدر افراد میں شمار ہوتے تھے۔ مقصودہ بانو کی تدفین ناظر باغ جائس میں آج 10 بجے دن میں ہوگی۔ خیبر شکن اکادمی کے چیئرمین ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق نے مولانا اسیف جائسی کی والدہ کے انتقال پر ملال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مولانا اسیف جائسی کو تعزیت پیش کی اور کہا کہ مولانا کی والدہ انتہائی خلیق اور نیک خاتون تھیں۔ مقصودہ بانو مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور ایک عزادار خاتون تھیں ان کے انتقال کو ڈاکٹر مرزا شفیق نے مادر ملت کے انتقال سے تعبیر کیا۔ اور دعا کی کہ پروردگار مولانا کو اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جوار آئمہ معصومین میں جگہ عنایت فرمائے۔

ازغم مادر بے جان ام

ماتت امی واویلا

دل پہ کوہ الم گرا ہے آج
اک بڑا سانحہ ہوا ہے آج
میری ماں مر گئی ، کہوں کیسے
میرا تو دل ہی مر گیا ہے آج
وہ ہے بیجان میں بھی ہوں بیجان
جسم لاشہ بنا ہوا ہے آج
سوچ کر، ماں کو مٹی دینی ہے
ذہن مٹی میں مل گیا ہے آج
صبر پر تو دماغ ہے تیار
ہاں مگر دل کو دیکھنا ہے آج
ماں ملے اور نہ خیریت پوچھے
غیر ممکن تھا پر ہوا ہے آج
آج ہر سانس ایک نوحہ ہے
جو بھی بولوں وہ مرثیہ ہے آج
دل کی حالت پہ آنکھ روتی ہے
کیوں وہ سینے میں ادھ مرا ہے آج
آنکھ کی حد ہے اشک گرم تلک
دل مگر خون رو رہا ہے آج
کس کی میت پہ یہ قیامت ہے
فرش سے عرش پوچھتا ہے آج
ہے زمیں کا جواب اتنا سا
ماں ہے اک جس کا غم بپا ہے آج
کیا ہے حال اسیف مت پوچھو
وہ مصائب میں گھر گیا ہے آج

سوگوار

اسیف جائسی

بجٹ نے ملک کی ترقی کی عبارت رقم کی: دانش آزاد انصاری

لکھنؤ: اتر پردیش حکومت کے برائے اقلیتی بہبود مسلم وقف وحج وزیر جناب دانش آزاد انصاری نے مرکزی حکومت کے بجٹ کی سراہنا کرتے ہوئے کہا مرکز کی مودی حکومت نے جو بجٹ پیش کیا ہے وہ پورے ملک کے ترقی کی عبارت رقم کرنے کا کام کیا ہے۔ وزیر موصوف نے کہا وزیراعظم نریندر مودی جی کے ذریعہ جو بجٹ سپرد کیا گیا۔ یقیناً اس بجٹ میں نو جوانوں، کسانوں، کا جو خیال رکھا گیا ہے وہ ملک کی ترقی کے لئے اہمیت کا حامل ہے۔ جس طرح سے اس بجٹ میں عوام خواتین اور ملک کی ترقی کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ یہ بجٹ اپنے آپ میں بتانے کے لئے کافی ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی جی کے کندھوں پر ملک کے عوام نے جو ذمہ داری دی ہے اس کو وزیر اعظم نریندر مودی جی بخوبی ادا کررہے ہیں۔ اور وزیراعظم نریندر مودی جی کا جو ترقی یافتہ ملک بنانے کا خواب ہے وہ یقیناً پورا ہوگا۔

گورنر ہاؤس میں ریشماں عارف نے کیا ڈاکٹر مرزا شفیق کا استقبال

ریشماں عارف کے سماجی خدمات کے اعتراف میں پیش کی گئی چادر تعظیم

پٹنہ: راج بھون میں بہار کے گورنر عزت مآب عارف محمد خان کی اہلیہ محترمہ ریشماں عارف عالمی شہرت یافتہ اسلامی اسکالر ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق کا گورنر ہاؤس میں شال پہنا کر استقبال کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق نے بھی محترمہ ریشماں عارف کو چادر تعظیم پہنا کر ان کے تعلیمی وسماجی خدمات کا اعتراف کیا۔ واضح رہے کہ ریشماں عارف صاحبہ خواتین کے حلقوں میں کافی مقبول ہیں اور وہ ملکی سطح پر خواتین کے لئے ایک مدت سے کام کررہی ہیں، خواتین کے مسائل حل کرنے میں ان کی خصوصی دلچسپی رہتی ہے وہ خواتین کی بہت سی تنظیموں کی سرپرست ہیں۔ ملاقات کے دوران ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق نے اپنے والد محترم پر لکھی ہوئی اپنی کتاب "مہر درخشاں" بھی گورنر صاحب کی اہلیہ محترمہ ریشماں عارف کی خدمت میں پیش کی۔ واضح رہے کہ اس کتاب میں بہار کے گورنر عزت مآب عارف محمد خان کا لکھا ہوا وہ مضمون بھی شامل ہے جس میں انہوں نے ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق کے والد مرحوم الحاج مرزا نبی حسن کے تعلق سے اپنے دیرینہ روابط ومراسم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں معاصر عہد کا ایک مثالی انسان قرار دیا ہے۔

تقسیم کرنے والی طاقتیں تقسیم ہوجائیں گی: یوگی

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کے روز سنت شرومنی سدگورو رویداس جی کے 649ویں یوم پیدائش کی یاد میں منعقد ایک پروگرام میں شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ نے کانپور روڈ کے بارا بیروا پر واقع سنت رویداس مٹھ میں سنت روی داس جی کی مورتی اور آڈیٹوریم کا افتتاح کیا۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ سنت رویداس کی پیدائش 649 سال قبل کاشی کے سیر گوردھن میں ہوئی تھی۔ اتنے سالوں کے بعد بھی، ان کی الہامی چمک سے روشن یہ سماج 'ایک ہندوستان، بہترین ہندوستان' کی تعمیر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جب سنت رویداس زمین پر نمودار ہوئے تو ملک غیر ملکی حملہ آوروں سے دوچار تھا۔ اس کے بعد بھی، اس نے روحانی مشق کو پاک کرنے اور اسے عمل کی مشق میں تبدیل کرنے کا کام کیا۔ اس نے ہر شہری کو وشنو روایت کے مطابق جس عبادت پر عمل کرنے کی ترغیب دی، وہ زندگی میں عمل کی اولین حیثیت، ذہن کی پاکیزگی پر زور دیتی ہے اور عوامی فلاح وبہبود کے عزم کو فروغ دیتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہر شخص کو عظیم انسانوں اور بزرگوں کی تعظیم اور احترام کرنا چاہیے۔ تقسیم کرنے والی قوتیں تقسیم ہوجائیں گی لیکن غلامی کے دور کو یاد کرتے ہوئے انہیں سر اٹھانے کا موقع نہیں دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ملک سنتوں کی الہی مشق کے ذریعے حاصل کردہ کامیابیوں کا صلہ حاصل کرے گا۔ ہم سب کو ملک کے اتحاد اور خودمختاری کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا۔ ریاست میں سناتن دھرم سے وابستہ تقریباً 1,200-1,500 مقامات کی تزئین وآرائش کی گئی ہے، جن میں مہارشی والمیکی کا لالہ پور، سینٹ تلسی داس کا راجا پور، ماں وندھیا واسنی دھام، چترکوٹ، ایودھیا، شکیر تھا، نیمیشر نیا، متھرا، بدھاوندھا اور بدھا سے وابستہ سرک شامل ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے ان لوگوں کو بھی آڑے ہاتھوں لیا جو ان پر سماجی تفریق کا الزام لگاتے ہیں۔ انہوں نے کہا، 'جگت گرو رامانند چاریہ نے قرون وسطی میں سماج کو متحد کرنے کے لیے مختلف ذاتوں سے 12 شاگرد بنائے۔ اس دور میں سنتوں نے سماج کو جوڑنے کے لیے جو بے پناہ کام کیا وہ حیران کن تھا۔

شب برأت کے تعلق سے انتظامیہ کے ساتھ میٹنگ

لکھنؤ: (پی این ایس) شب برأت کے سلسلے میں اسلامک سنٹر آف انڈیا عیدگاہ لکھنؤ میں اسلامک سنٹر، عیدگاہ کمیٹی اور لکھنؤ پولیس کمشنریٹ کے ذمہ داروں کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ میں اسلامک سنٹر آف انڈیا کے چیرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ نے کہا کہ شب برأت نورانی اور عبادت والی رات ہے۔ اس میں خالق کائنات اپنے بندوں اور بندیوں کی روزی، عمر، صحت اور زندگی کا فیصلہ فرماتا ہے۔ اس مقدس شب میں بندے اپنے خدائے رحمٰن ورحیم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ۱۵ویں شب یعنی ۳رفروری ۲۰۲۶ء کو نفل نمازیں پڑھنا اور اگلے دن یعنی ۴رفروری کو ۲۰۲۶ء کو روزہ رکھنا مسنون ہے۔ مولانا نے اس متبرک رات کے لیے اپنے ایڈوائزری میں کہا کہ جو لوگ اپنے مرحوم رشتے داروں کے ایصال ثواب کے لیے قبرستان جائیں وہ وہاں پارکنگ کے لیے مقررہ جگہ پر اپنی گاڑی کھڑی کریں۔ اس رات میں آتش بازی نہ کریں۔ موٹر سائیکلوں سے اسٹنٹ نہ کریں اور دوسرے فضول کاموں سے پرہیز کریں۔ اس رات میں اپنے لیے، اپنے گھر والوں کے لیے، ملک وملت کے لیے ترقی اور امن وامان کی دعائیں کریں، ضرورت مندوں، غریبوں اور بیماروں کی مدد کرکے اپنے مرحومین کو ثواب پہنچائیں اور ۱۵ر شعبان کو روزے کا اہتمام کریں۔

بجٹ غریب اور کسان مخالف، بی جے پی اپنے لوگوں کو فائدہ پہنچارہی ہے: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے مرکزی بجٹ پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بجٹ نہ تو کسانوں کو کوئی حقیقی راحت دیتا ہے اور نہ ہی غریب اور محروم طبقات کی زندگی میں بہتری لاتا ہے۔ ان کا الزام ہے کہ بی جے پی حکومت بجٹ کے ذریعے اپنے قریبی لوگوں کو 'سیٹ' کرتی ہے اور ان کی اقتصادی ترقی کو یقینی بناتی ہے، جبکہ عام آدمی کی حالت جوں کی توں بنی رہتی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ کسانوں کے لیے بڑے دعوے کیے جاتے ہیں، مگر عملی طور پر انہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا، جس سے صاف ظاہر ہے کہ حکومت کی ترجیحات میں کسان اور غریب شامل نہیں ہیں۔ انہوں نے حکومت کو اس کے پرانے منشور کی یاد دلاتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کو خود جائزہ لینا چاہیے کہ اس نے عوام سے کیے گئے وعدوں کا کیا انجام ہوا۔ اکھلیش یادو نے اسمارٹ سٹی منصوبے پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ جن شہروں کو اسمارٹ سٹی قرار دیا گیا، وہاں سولیڈ ویسٹ

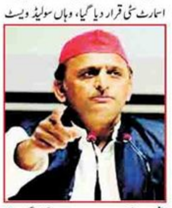

مینجمنٹ کے بڑے بڑے دعوے کیے گئے تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ خراب پانی پینے سے لوگوں کی جانیں تک چلی گئیں۔ ان کے مطابق اچھا بجٹ وہی ہوتا ہے جو غریب کے چہرے پر مسکراہٹ اور زندگی میں خوشحالی لائے لیکن موجودہ بجٹ اس معیار پر پورا نہیں اترتا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر یہی ترقی کا ماڈل ہے تو پھر عام عوام کو اس کا فائدہ کہاں ملا۔ قبل ازیں، اکھلیش یادو نے اتر پردیش میں ایس آئی آر کے عمل کو لے کر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے عدالت، الیکشن کمیشن اور میڈیا سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے الزام لگایا کہ مواضعات میں فارم 7 کے غلط استعمال کے ذریعے مخالف ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایس آئی آر کے تحت پہلے سے چھپے فارم 7 تقسیم کیے جارہے ہیں، جن کے ذریعے کوئی بھی شخص کسی دوسرے کا نام ووٹر لسٹ سے کٹوانے کے لیے اعتراض درج کر سکتا ہے۔ اکھلیش یادو نے سوال اٹھایا کہ یہ فارم کون بھیج رہا ہے اور شکایت کرنے والے کون ہیں، اس بارے میں کسی کو درست معلومات نہیں ہیں۔

کانپور: کچرے کے ڈھیر میں زوردار دھماکہ

کانپور: (پی این ایس) اتوار کو کانپور کے چھنڈی تھانہ علاقے میں کچرے کے ڈھیر میں زبردست دھماکہ ہوا۔ قریب کھیل رہے چار بچے شدید جھلس گئے۔ لوگوں نے بچوں کو تشویشناک حالت میں ارسلا اسپتال پہنچایا، جہاں ان کی حالت تشویشناک ہے۔ اطلاعات کے مطابق بچے بستی کے قریب کچرے کے ڈھیر کے پاس کھیل رہے تھے کہ اچانک کسی نامعلوم چیز کا دھماکہ ہوگیا۔ دھماکے کی آواز سن کر اہل خانہ اور گاؤں کے لوگ جائے وقوعہ پر پہنچے اور چاروں بچوں کو زمین پر پڑے ہوئے پایا، ان کے جسم پر جھلسنے اور چھرے جیسے نشانات تھے۔

دہلی کے کاغذوں میں ہی بجٹ اچھا: راکیش ٹکیت

باغپت: (پی این ایس) بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) کے قومی ترجمان چودھری راکیش ٹکیت نے مرکزی بجٹ سے گہری مایوسی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کو اس بجٹ سے بہت زیادہ توقعات تھیں، لیکن ان کی امیدیں پوری نہیں ہوئیں۔ ٹکیت نے خاص طور پر پہاڑی ریاستوں سے کچھ فصلوں کے ذکر پر سوال اٹھایا، کہا کہ یہ واضح نہیں ہے کہ اخروٹ اور صندل کی لکڑی جیسی مخصوص فصلوں کے کسانوں کو اس سے کتنا فائدہ ہوگا۔ ٹکیت نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ بجٹ میں کم سے کم سہارا قیمت (ایم ایس پی) کی ضمانت دینے والے قانون کا کلیدی مطالبہ شامل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کسان سمان ندھی کو بڑھا کر 12,000 کرنے کی توقع تھی، لیکن اس بجٹ میں اس کی عکاسی نہیں ہوئی۔ یہ کسانوں کے لیے ایک اہم مالی مدد ہوتی، جس سے وہ محروم رہیں گے۔ بجٹ کی تاثیر کے بارے میں شکوک کا اظہار کرتے ہوئے، BKU لیڈر نے کہا کہ اگرچہ یہ دہلی میں کاغذ پر اچھا لگ سکتا ہے، لیکن زمین پر اس کے اثرات کو دیکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے سرکاری اسکیموں کے نفاذ اور ان کے حقیقی فوائد پر سوال اٹھایا۔

دادا کے انتقال کے بعد وزیر اعلیٰ کی ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی انتخابات کی تمام انتخابی ریلیاں منسوخ

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی حادثاتی موت کے بعد ریاست کی سیاست میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے آئندہ ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی انتخابات کے لیے کسی بھی قسم کی انتخابی ریلی منعقد نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ انتخابی مہم 5 فروری 2026 تک جاری رہنے والی ہے جس دوران وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی ریاست بھر میں 22 انتخابی ریلیاں طے تھیں۔ تاہم اجیت پوار کے انتقال کے بعد ان تمام ریلیوں کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اب انتخابی مہم کی ذمہ داری صرف مقامی پارٹی قائدین تک محدود رہے گی۔ اس سے قبل نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار دھڑا) بھی یہ اعلان کر چکی ہے کہ وہ ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی انتخابات میں حصہ لینے والے اپنے امیدواروں کے لیے کسی قسم کی عوامی میٹنگ، پدیاترا یا ریلی منعقد نہیں کرے گی۔ پارٹی نے انتخابی سرگرمیوں کو صرف پمفلٹ تقسیم کرنے تک محدود رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ این سی پی نے اپنے کامیاب امیدواروں کو یہ ہدایت بھی دی ہے کہ وہ جیت کے بعد کوئی جلوس یا جشن منعقد نہ کریں۔

روہت شیٹی کے گھر پر فائرنگ کے الزام میں 5 افراد گرفتار

سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر پولیس نے ملزمین کو پونے سے حراست میں لیا، بدنام زمانہ لارنس بشنوئی گینگ نے مبینہ طور پر فائرنگ کی ذمہ داری قبول کی، ممبئی پولیس تحقیقات میں مصروف

ممبئی: ممبئی پولیس نے اتوار یکم فروری کو فلمساز روہت شیٹی کے جوہو کے گھر پر فائرنگ کے سلسلے میں پانچ افراد کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق پانچوں کو پونے سے گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کی شناخت امن آنند مارو تے (27)، آدتیہ گیانیشور گیاکی (19)، سدھارتھ دیپک ینپورے (20)، سمرتھ شیوشرن پوماجی (18) اور سوپنل بندو ساکت (23)، پونے کے کاروینگر اور دھاری کے رہنے والے کے طور پر کی گئی ہے۔ اس سے قبل ملک میں سرگرم ایک بدنام زمانہ گینگ سے منسلک مشتبہ افراد کی گرفتاری کی اطلاع دی گئی تھی۔

پولیس ذرائع کے مطابق حملہ آور موٹرسائیکل پر جوہو کے علاقے میں پہنچے، کچھ ہی فاصلے پر موٹرسائیکل پارک کیا اور پھر شیٹی کے ٹاور کی طرف بڑھے۔ فرار ہونے سے پہلے عمارت کی پہلی منزل پر واقع فلمساز کے ذاتی جم کے باہر گولیاں چلائی گئیں۔ فلمساز روہت شیٹی کے گھر پر فائرنگ کی سی سی ٹی وی فوٹیج منظر عام پر آگئی ہے۔ 51 سالہ فلم ساز کے گھر کے باہر فائرنگ یکم فروری یعنی ہفتہ اور اتوار کی دمیانی شب 12:45 بجے ہوئی۔ فوٹیج میں دکھایا گیا ہے کہ ایک شخص فلمساز کے گھر کے باہر کھڑا ہے اور مبینہ طور پر گولیاں چلا رہا ہے۔ اس سے قبل پولیس ذرائع نے یہ بھی اطلاع دی تھی کہ حملہ آور موٹرسائیکل پر جوہو کے علاقے میں پہنچا، جسے اس نے کچھ ہی فاصلے پر کھڑا کیا۔ گولیاں شیٹی کے ذاتی جم کے باہر چلائی گئیں، جو عمارت کی پہلی منزل پر ہے۔

فائرنگ کے واقعے کے بعد فارینزک سائنس اور بیلسٹک ماہرین کی ٹیم شواہد اکٹھے کرنے جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ مزید برآں، کرائم برانچ کی ٹیم فی الحال روہت شیٹی کا بیان ریکارڈ کر رہی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ تفتیش کار یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ کیا روہت شیٹی کو کبھی کوئی دھمکیاں موصول ہوئی ہیں، اگر وہ کسی پر شک کرتے ہیں، اور ان سے ان تمام تفصیلات کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں جن سے تفتیش میں مدد کے لیے سراغ مل سکے۔

ایک رپورٹ کے مطابق لارنس بشنوئی گینگ نے مبینہ طور پر فائرنگ کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ شیئر کیے گئے اسکرین شاٹ میں گینگسٹرس شبھم لونکر اور آرزو بشنوئی نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا، 'ہم، شبھم لونکر، آرزو بشنوئی، اور ہری باکسر، روہت شیٹی کے گھر کے باہر فائرنگ کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ ہم نے اسے (روہت شیٹی) کو کئی بار خبردار کیا کہ وہ ہمارے کام میں مداخلت نہ کرے، اگر وہ ابھی بھی چائے کے چھوٹے کام میں نہیں سمجھتا تھا۔ سمجھ میں نہیں آتا، اگلی گولی گھر کے باہر نہیں بلکہ بیڈ روم کے اندر، اس کے سینے میں چلائی جائے گی۔'

ممبئی پولیس نے انڈین پینل کوڈ کے تحت قتل کی کوشش اور آرمس ایکٹ کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ شیٹی کے سیکورٹی گارڈ نے سب سے پہلے گولیوں کی آواز سنی اور فوراً انہیں الرٹ کیا۔ گارڈ نے بعد میں پولیس سے رابطہ کیا اور باضابطہ شکایت درج کرائی، جس نے تحقیقات کا آغاز کیا۔ حملے کے پیچھے محرکات کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔

مہاراشٹر کو مرکزی بجٹ میں نظر انداز کیا گیا ہے

شیو سینا یو بی ٹی لیڈر آدتیہ ٹھاکرے نے مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کے ذریعہ پیش کردہ مرکزی بجٹ پر تنقید کی

ممبئی: شیوسینا یو بی ٹی لیڈر آدتیہ ٹھاکرے نے اتوار، یکم فروری کو مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن کے ذریعہ پیش کردہ مرکزی بجٹ 2026 پر تنقید کی، اور الزام لگایا کہ حکومت مہاراشٹر کو مرکزی خزانے میں سب سے زیادہ حصہ دینے والی ریاست ہونے کے باوجود نظر انداز کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایف ایم سیتا رمن نے 2024 میں جن چار ذاتوں کی نشاندہی کی تھی انہیں بھول گئے یا کامیابی سے ختم کر دیے، جن میں خواتین، کسان، نوجوان اور غریب رضرورت مند شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 'انتخابات سے ہٹ کر سوچنا ہندوستان کے لیے واقعی ایک تحفہ ہوگا۔'

ایکس پر ایک سرکاری ہینڈل پر ٹھاکرے نے ممبئی-پونے ہائی اسپیڈ ریل پروجیکٹ سمیت کلیدی تجاویز کی وضاحت اور نفاذ پر بھی سوال اٹھایا۔ اس نے پوچھا، 'کیا اس کا مطلب بلٹ ٹرین ہے؟ وندے بھارت؟ موجودہ ٹرینوں کی رفتار میں اضافہ؟ ٹائم لائن کیا ہے؟ مکمل طور پر حکومت ہند کی طرف سے فنڈ کیا جاتا ہے، یا مہاراشٹر حکومت بھی اپنا حصہ ڈالتی ہے؟

مزید برآں، اس نے شہری کاری کے لیے تقریباً 5000 کروڑ روپے مختص کرنے پر تنقید کی، اسے ایک 'بڑا مذاق' قرار دیا اور کہا، 'یہ ٹائر 2 اور 3 شہروں میں شہروں کے اقتصادی علاقوں کی شناخت کے بارے میں ہوگا۔ اس کے علاوہ، سب کچھ مبہم ہے!'

دریں اثنا، سیتا رمن نے 1 گھنٹہ اور 25 منٹ طویل (85 منٹ) تقریر کی، جس میں پہلی بار بجٹ کو کارتویہ بھون سے پیش کیا گیا تھا۔ پارلیمنٹ میں جو صبح 11 بجے شروع ہوئی، سیتا رمن نے عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال کے درمیان حکومت کی مالی ترجیحات، اصلاحاتی ایجنڈا اور طویل مدتی ترقی کی حکمت عملی کا خاکہ پیش کیا۔

بجٹ نے حکومت کے مضبوط بنیادی ڈھانچے کو آگے بڑھایا، جس میں سرمایہ خرچ بڑھا کر 12.2 لاکھ کروڑ روپے کر دیا گیا، اس کے ساتھ ساتھ تیز رفتار ریل راہداریوں، اندرون ملک آبی گزرگاہوں اور نجی بنیادی ڈھانچے کی مالی اعانت میں نئے اقدامات بھی شامل ہیں۔

آلودگی نے ملک کی مالیاتی راجدھانی ممبئی پر بھی کیا حملہ

بڑھتی ہوئی اے کیو آئی کے درمیان اسموگ سے شہریوں کو سانس لینے میں دشواری، لوگوں کو گھروں کے اندر رہنے کی تلقین

ممبئی: عام طور پر بڑھتی ہوئی سردی کے ساتھ دہلی میں سانس لینا مشکل ہوجاتا ہے۔ تاہم اس بار آلودگی نے ملک کی مالیاتی راجدھانی ممبئی پر بھی حملہ کیا ہے۔ کل (31 جنوری)، ممبئی کا فضائی آلودگی انڈیکس (اے کیو آئی) شدید زمرے میں پہنچ گیا۔ ممبئی کی صبح کہرے کے ساتھ شروع ہوئی۔ آلودگی کے باعث لوگوں کو سانس لینے میں دشواری محسوس ہوئی۔ دریں اثنا، ہلکی سردی کے درمیان رہنے والے کہرے نے نمایاں طور پر مرئیت کو کم کر دیا ہے۔ ممبئی کے کئی علاقوں سے آلودگی کی چونکا دینے والی تصاویر سامنے آرہی ہیں۔ شدید اسموگ کی وجہ سے آلودگی کی سطح میں اضافہ ہوا ہے۔ ممبئی کے پربھادیوی میں ایلفنسٹن برج کے اردگرد اے کیو آئی 258 ریکارڈ کیا گیا جو کہ صحت کے لیے انتہائی نقصان دہ سمجھا جاتا ہے۔ آلودگی کی بڑھتی ہوئی سطح کا اندازہ ممبئی کے اے کیو آئی سے لگایا جاسکتا ہے۔ ممبئی میں سانس لینا روزانہ پانچ سگریٹ پینے کے برابر ہے۔ پربھادیوی اور ورلی سمیت کئی علاقوں میں اسموگ کی ایک گھنی چادر صاف دیکھی جاسکتی ہے۔ آلودگی نے ممبئی کو اندھیرے میں ڈبو دیا۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ نے آلودگی کی سطح کو ماپنے کیلئے اے کیو آئی انڈیکس جاری کیا۔ ممبئی کے مشہور ساحلی علاقے حاجی علی اور ورلی کو کافی آلودگی کا سامنا ہے۔ ان علاقوں میں نمی کا تناسب 70 فیصد تک پہنچ گیا ہے اور درجہ حرارت 28 ڈگری سیلسیس کے آس پاس ہے۔ بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی کی روشنی میں ممبئی انتظامیہ نے رہائشیوں سے گھر کے اندر رہنے کی تاکید کی ہے۔ باہر نکلتے وقت چہرے کے ماسک پہننے کی بھی سفارش کی جاتی ہے۔

الہاس نگر کے گولڈن مارکیٹ میں زبردست آگ

تیسری منزل پر واقع کپڑا فیکٹری جل کر خاکستر

کلیم شیخ

الہاس نگر: الہاس نگر کیمپ نمبر 2 کے نہرو چوک میں گولڈن مارکیٹ کی تیسری منزل پر واقع مہر گارمنٹس نامی ٹیکسٹائل فیکٹری میں زبردست آگ لگ گئی۔ آگ صبح 4 بجے کے قریب لگی اور تیزی سے پوری فیکٹری میں پھیل گئی۔ آگ کے شعلے اتنے شدید تھے کہ فیکٹری مکمل طور پر خاکستر ہو گئی۔ آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی بارہ گاڑیاں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ تنگ گلیوں کی وجہ سے فائر فائٹرز کو جائے وقوعہ تک پہنچنے میں کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے باوجود انہوں نے انتھک محنت کی اور صبح سات بجے کے قریب آگ پر قابو پالیا جس میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ تاہم فیکٹری میں رکھے کپڑے اور دیگر سامان جلنے سے لاکھوں روپے کے نقصان کا خدشہ ہے۔

واقعہ کی اطلاع ملتے ہی الہاس نگر پولیس کی ایک ٹیم بھی جائے وقوعہ پر پہنچی اور امن و امان برقرار رکھا۔ آگ کی اطلاع سب سے پہلے موتیہاری ڈویژن نے دی تھی۔ ابتدائی تحقیقات میں وجہ شارٹ سرکٹ بتائی گئی ہے۔ فی الحال فائر بریگیڈ اور پولیس محکموں کی طرف سے تفصیلی تحقیقات جاری ہیں۔

'مرکزی بجٹ 2026-27 میں زراعت اور کسانوں کو مرکز میں رکھا گیا ہے'

اجیت دادا کے خواب کو پورا کرنے پر توجہ مرکوز کریں: وزیر زراعت دتاترے بھرانے کی اپیل

ممبئی: وزیر زراعت دتاترے بھرانے نے کہا کہ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارامن کے ذریعہ پیش کردہ مرکزی بجٹ برائے 2026-27 میں زراعت اور کسانوں کو مرکز میں رکھا گیا ہے۔ مانا جارہا ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے پیش کیا گیا یہ بجٹ زراعت اور کسانوں کی زندگیوں میں انقلابی تبدیلی لائے گا۔ ایسے اشارے ملے ہیں کہ زراعت کا بجٹ تقریباً 1.5 لاکھ کروڑ روپے تک بڑھا دیا جائے گا، جو یقیناً مہاراشٹر کے کسانوں کے لیے خوشی کی بات ہے۔ زراعت اور اس سے منسلک شعبوں کے لیے بڑے اعلانات کرتے ہوئے، گھریلو پیداواری صلاحیت کو بڑھانے اور کسانوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔

آنجہانی نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ اجیت پوار کی پہل پر، زراعت کے شعبے میں مصنوعی ذہانت کو فروغ دینے کے لیے گزشتہ سال ریاستی بجٹ میں 550 کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان کی رہنمائی میں، مہاراشٹر زراعت کے شعبے میں اے آئی پالیسی کو نافذ کرنے والی ملک کی پہلی ریاست بن گئی ہے۔ ریاست کے محکمہ زراعت نے مہاوستار ایپ بھی تیار کی ہے۔ اس سمت میں ایک اور قدم اٹھاتے ہوئے، مرکزی حکومت نے اس بجٹ میں اے آئی پر مبنی کثیر لسانی زرعی معاونت کے آلے کا اعلان کیا ہے جسے بھارت وسار کہا جاتا ہے۔ یہ اقدام کسانوں کو بروقت موسم، فصل کی منصوبہ بندی، کیڑوں اور بیماریوں پر قابو پانے اور ان کی مقامی زبان میں مارکیٹ کی معلومات فراہم کرے گا، جس سے فیصلہ سازی کا عمل آسان ہو جائے گا۔ ڈیجیٹل زراعت کی ترقی کی سمت اس بجٹ میں صاف نظر آرہی ہے۔

اعلیٰ قیمت والی فصلوں، فصلوں میں تنوع، ماہی گیری اور مویشی پالنے، آبپاشی اور ٹیکنالوجی پر مبنی زراعت جیسے اے آئی پر زور خوش آئند ہے۔ مرکزی حکومت کپاس کی پیداوار اور معیار کو بڑھانے کے لیے خصوصی اسکیمیں نافذ کرے گی۔ باغبانی کو فروغ دینے کے لیے ناریل، صندل اور کاجو جیسی اعلیٰ قیمت کی نقدی فصلوں کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے گا اور کاجو اور کوکو کو عالمی برانڈز کے طور پر بنانے پر زور دیا گیا ہے۔ آبی زراعت کو فروغ دینے کے لیے ملک بھر میں 500 نئے 'امرت ریزروائرز' بنائے جائیں گے، جس سے مچھلی کاشتکاروں کی آمدنی بڑھانے میں مدد ملے گی۔ نیز، متسیا سمپدا یوجنا کو بڑھاتے ہوئے مچھلی فروشوں اور مائیکرو انٹرپرائزز کے لیے 6000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ آنے والی مدت میں حکومت 10 ملین کسانوں کو نامیاتی کاشتکاری کی طرف جانے میں مدد کرے گی، اور فصل کے بعد ہونے والے نقصانات کو روکنے کے لیے ذخیرہ کرنے کی وکندریقرت صلاحیت پیدا کی جائے گی۔

اقتصادی سروے 2026-27 میں یوریا سبسڈی کے نظام میں اصلاحات، کیمیائی کھادوں پر انحصار کم کرنے اور ہندوستانی زراعت کو زیادہ پائیدار اور منافع بخش بنانے کے لیے غذائیت پر مبنی ماڈل کو اپنانے پر زور دیا گیا ہے۔ اس نے زرعی برآمدات کے لیے ایک مستحکم اور طویل مدتی برآمدی پالیسی کا بھی وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ایگری بزنس نیٹ ورک کے لیے 167 کروڑ روپے، ایپا اریگیشن اسکیموں کی شمسی توانائی کے لیے 207 کروڑ روپے اور ایگری بزنس اور رورل ٹرانسفارمیشن اسکیم کے لیے 646 کروڑ روپے فراہم کیے گئے ہیں، جو کہ زراعت اور اس سے منسلک شعبوں کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہوں گی۔

چونکہ زراعت، مویشی پالن، ماہی پروری اور آبپاشی کے تکمیلی اجزاء کے لیے خاطر خواہ دفعات اور اسکیموں کا اعلان کیا گیا ہے، اس لیے ان شعبوں میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی جائے گی اور ان کی ہمہ گیر توسیع حاصل کی جائے گی۔ جب کہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں تال میل کے ساتھ کام کر رہی ہیں، وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے اور نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار کی قیادت میں ریاستی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ اس بجٹ کی دفعات کا زیادہ سے زیادہ فائدہ مہاراشٹر کے کسانوں تک پہنچے۔ ہمارا بنیادی مقصد کسانوں کی آمدنی میں اضافہ، زراعت کو منافع بخش کاروبار بنانا اور دیہی معیشت کو مضبوط بنانا ہے۔ یہ بجٹ یقینی طور پر مہاراشٹر کے لیے زرعی شعبے میں ترقی کی نئی چھلانگ لگانے کے لیے اہم ہوگا۔

اردو صحافت ایک درخشاں عہد سے محروم

اسد رضا نقوی کا انتقال، ممبئی کی صحافتی برادری سوگوار

ممبئی: معروف صحافی، نامور مزاح نگار، شاعر اور نقاد سید اسدرضا نقوی آج بروز اتوار دل کا دورہ پڑنے سے نئی دہلی کے فورٹیس اسپتال میں انتقال کر گئے۔ وہ 74 برس کے تھے۔ مرحوم قومی سطح کے ممتاز اردو اخبار روزنامہ راشٹریہ سہارا کے سابق مدیر اعلیٰ رہے اور اردو صحافت و ادب میں ایک معتبر اور توانا آواز کی حیثیت رکھتے تھے۔

اطلاعات کے مطابق اسدرضا نقوی حال ہی میں عمرہ کی سعادت حاصل کر کے وطن واپس لوٹے تھے۔ دو روز قبل طبیعت میں اچانک ناسازی کے باعث انہیں فورٹیس اسپتال، نئی دہلی میں داخل کرایا گیا، جہاں آج صبح انہوں نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ مرحوم کی تدفین ان کے آبائی وطن بجنور میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

مرحوم اسد رضا نقوی نے صحافت کے میدان میں کئی دہائیوں پر محیط خدمات انجام دیں۔ وہ متعدد کتابوں کے مصنف تھے اور ان کا شمار ان صحافیوں میں ہوتا تھا جنہوں نے خبر، ادب اور طنز و مزاح کو وقار کے ساتھ برتا۔ خاص طور پر ان کا مقبول کالم "تلخیاں" اردو صحافت میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے، جو مسکراہٹ کے ساتھ قاری کو فکر کی گہرائی میں لے جاتا تھا۔ ممبئی میں 31 مارچ 2006 کو روزنامہ راشٹریہ سہارا کی اشاعت کے موقع پر انہیں ریزیڈنٹ ایڈیٹر مقرر کیا گیا تھا۔ ان کے انتقال کی خبر ملتے ہی ممبئی کی صحافتی و ادبی برادری میں گہرے رنج و غم کی لہر دوڑ گئی ہے اور مختلف حلقوں کی جانب سے تعزیتی پیغامات کا سلسلہ جاری ہے۔

روزنامہ راشٹریہ سہارا کے سابق گروپ ایڈیٹر اور معروف مصنف عزیز برنی نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ماہنامہ راشٹریہ سہارا میں اسد رضا کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور بعد ازاں روزنامہ سہارا کے اجرا کے بعد بھی دونوں ایک طویل عرصے تک ساتھ کام کرتے رہے۔ ان کے بقول، برنی صاحب کے بعد ادارے کی اہم ذمہ داری مرحوم کو سونپی گئی۔ انہوں نے کہا، "میں نے ایک بھروسہ مند، مخلص اور قریبی ساتھی کو کھو دیا ہے، ان کی یادیں کبھی فراموش نہیں کی جاسکتیں۔"

سینئر صحافی سعید حمید نے اسد رضا نقوی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ممبئی سے روزنامہ راشٹریہ سہارا کے پہلے مقامی مدیر رہے اور بعد میں یہ ذمہ داری انہیں سونپی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اسدرضا ایک خوش مزاج، ذہین اور وسیع المطالعہ انسان تھے، جو اپنے عملے کے ساتھ گھل مل کر رہتے تھے۔ انہوں نے نہ صرف اپنے اسٹاف کا بھرپور خیال رکھا بلکہ ملک گیر سطح پر اخبار کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد اسے بہتر سے بہتر بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

روزنامہ انقلاب اور سہارا کے سابق مقامی انچارج جاوید جمال الدین نے کہا کہ ممبئی کے دفتر میں سہارا سے وابستگی کے وقت ان کی پہلی ملاقات مرحوم اسد رضا صاحب سے ہوئی تھی، جنہوں نے انہیں اپوائنٹمنٹ لیٹر سونپا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ممبئی کے علاوہ بنگلور میں بھی مرحوم کے ساتھ مل کر طویل عرصہ اخبار کے لیے کام کرنے کا موقع ملا۔ جاوید جمال الدین کے مطابق، اسد رضا کی ایک نمایاں خوبی یہ تھی کہ وہ اپنے عملے کے دکھ درد میں برابر کے شریک رہتے تھے اور تنخواہوں میں تاخیر کے مواقع پر ضرورت مند ملازمین کی ذاتی طور پر مالی مدد بھی کرتے تھے۔ ان کے تجربے اور بصیرت سے ادارے کو بھرپور فائدہ پہنچا۔

روزنامہ راشٹریہ سہارا کے سابق یونٹ ہیڈ سید حسین شمسی نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ سید اسد رضا کے انتقال کی خبر نہایت رنج و الم کا باعث ہے۔ وہ کہنہ مشق شاعر اور طنز و مزاح کے باوقار قلمکار تھے جنہوں نے اردو ادب اور صحافت کو وقار بخشا۔ بطور گروپ ایڈیٹر ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ان کا کالم "تلخیاں" قاری کے چہرے پر مسکراہٹ اور دل میں فکر کی چبھن چھوڑ جاتا تھا، جو ان کے فن کا خاصہ تھا۔ وہ نہایت مخلص، اپنے ساتھیوں پر اعتماد کرنے والے انسان تھے اور ان کی نیابت میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔

روزنامہ صحافت ممبئی کے ریزیڈنٹ ایڈیٹر محمد معراج انور نے کہا کہ روزنامہ راشٹریہ سہارا میں اسدرضا صاحب کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ میری پیشہ ورانہ زندگی کا ایک یادگار باب رہا ہے۔ اسدرضا صاحب ایک ایسی شفیق اور مہربان شخصیت کے مالک تھے جو ہر چھوٹے بڑے کا خیال رکھتے تھے، ان کی ناگہانی وفات سے ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ وہ نہایت خوش اخلاق، مددگار اور صاف دل انسان تھے، ان کی کمی ہمیشہ محسوس کی جائے گی۔ اسدرضا صاحب کی زندگی محبت، خلوص اور انسانیت کی روشن مثال تھی، ان کا بچھڑ جانا ہم سب کے لیے گہرے دکھ کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل نصیب کرے۔

روزنامہ ہندوستان ٹائمز کے ایسوسی ایٹ ایڈیٹر جمال سنجر نے بھی مرحوم کے انتقال کو ایک ذاتی صدمہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں اسدرضا نقوی کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ اسمبلی کی کارروائیوں سے متعلق خبروں کے سلسلے میں ان سے رابطہ رہا، جس کے بعد سہارا سے وابستگی کا آغاز ہوا۔

اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن، ممبئی نے بھی اسدرضا نقوی کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے صدر فاروق انصاری اور سکریٹری سرفراز آرزو نے اسے اردو صحافت کا ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی میں قیام کے دوران مرحوم نے اردو صحافتی و ادبی حلقوں میں اپنی ایک منفرد پہچان قائم کی اور ادبی محفلوں و مشاعروں میں اپنی گہری چھاپ چھوڑی۔ اسد رضا نقوی کی رحلت سے اردو صحافت اور ادب ایک ایسی قیمتی آواز سے محروم ہو گیا ہے جس کی گونج دیر تک محسوس کی جاتی رہے گی۔ صحافتی برادری، ادبی حلقے اور ان کے شاگرد و ساتھی مرحوم کے اہل خانہ سے دلی تعزیت اور صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔

کیا بارامتی طیارہ حادثہ کسی لاپرواہی کے سبب ہوا؟

اجیت پوار کی موت پر یورپی ایجنسی کی رپورٹ میں بڑی غفلت کا انکشاف

ممبئی: بھارتی چارٹر آپریٹر وی ایس آر وینچرز کی جانب سے بڑی غفلت کا انکشاف ہوا ہے۔ یورپی ایوی ایشن ریگولیٹر (یورپی ایوی ایشن سیفٹی ایجنسی) نے حفاظت سے متعلق دستاویزات فراہم کرنے میں ناکامی کا حوالہ دیتے ہوئے، کمپنی کے تیسرے ملک کے آپریٹر کی اجازت کو ایک سال سے زیادہ پہلے معطل کر دیا تھا۔ اب اسی کمپنی سے تعلق رکھنے والا ایک اور لیرجیٹ کریش ہو گیا ہے، جس میں مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار اور چار دیگر ہلاک ہو گئے ہیں۔

یہ حادثہ گزشتہ ہفتے بارامتی کے قریب پیش آیا۔ ای اے ایس اے نے وی ایس آر کے خلاف لیول 1 سیفٹی فائنڈنگ جاری کی تھی، جو کہ سب سے سنگین زمرہ ہے۔ کمپنی بار بار درخواست کی گئی دستاویزات فراہم کرنے میں ناکام رہی، جس سے حفاظتی خطرے کا اندازہ لگانا ناممکن ہو گیا۔ ای اے ایس اے نے ہندوستان کے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن کو بھی اس معطلی سے آگاہ کیا۔

ای اے ایس اے کے معطلی کے حکم میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ وی ایس آر ضروری دستاویزات اور معلومات فراہم کرنے میں ناکام رہا۔ کمپنی نے ستمبر 2023 میں ممبئی میں پیش آنے والے Learjet 45 حادثے کی تفصیلات بھی شیئر نہیں کیں۔ ای اے ایس اے کو حفاظتی سفارشات، اندرونی تحقیقات کے نتائج، اور اصلاحی اقدامات کے بارے میں معلومات درکار تھیں، لیکن کوئی بھی موصول نہیں ہوا۔ اس نے ای اے ایس اے کو اپنی نگرانی کے فرائض کو پورا کرنے سے روک دیا۔ آرڈر میں کہا گیا ہے کہ حفاظتی ڈیٹا کے بغیر، کمپنی کی ٹی سی او کی ضروریات کی تعمیل کی جانچ نہیں کی جاسکتی۔ یورپی فضائی حدود میں لینڈنگ یا اوور فلائٹ کے لیے ٹی سی او کی اجازت درکار ہے، جو بین الاقوامی حفاظتی معیارات کی ضمانت دیتا ہے۔

ای اے ایس اے نے وی ایس آر کو کئی یاددہانیاں بھیجیں۔ آرڈر میں اکتوبر اور نومبر 2024 کی پانچ تاریخوں کا ذکر ہے جب حادثے سے متعلق معلومات کی درخواست کی گئی تھی۔ تاہم کمپنی کی جانب سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ ای اے ایس اے نے وی ایس آر کو اپنی سطح 1 کی تلاش کو بہتر بنانے کا موقع بھی دیا۔ کمپنی سے روٹ کاز تجزیہ، اصلاحی ایکشن پلان، اور عمل درآمد کی ٹائم لائن مانگی گئی، لیکن کچھ نہیں کیا گیا۔ اس لیے ٹی سی او کو معطل کیا گیا۔ وی سی آر نے اس بارے میں استفسار پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

اب یہ سوال اٹھ رہے ہیں کہ ڈی جی سی اے نے اس معطلی کے سلسلے میں کیا کارروائی کی اور وی ایس آر کو کام کرنے کی اجازت کیوں دی گئی۔

لیول 1 ای اے ایس اے کے حفاظتی نگرانی کے فریم ورک میں سب سے سنگین عدم تعمیل ہے۔ یہ تب پیدا ہوتا ہے جب حفاظتی خطرے کو مسترد نہیں کیا جاسکتا یا آپریٹر ریگولیٹری نگرانی کے ساتھ تعاون نہیں کرتا ہے۔ دونوں وی ایس آر کے معاملے میں سچ ہیں۔ کمپنی نے نہ صرف دستاویزات کو چھپایا بلکہ حادثے کی تحقیقات میں تعاون کرنے میں بھی ناکام رہی۔

ڈمپر کی ٹکر سے خاتون ہلاک، دوپہیہ گاڑی ڈرائیور شدید زخمی، ڈمپر ڈرائیور گرفتار

کلیان: باپگاؤں سے کلیان کی طرف آرہی ایک دوپہیہ گاڑی کو گندھاری پل کے قریب تیز رفتار ڈمپر نے ٹکر ماردی۔ پٹری پر سوار خاتون موقع پر ہی جاں بحق ہوگئی جبکہ گاڑی چلانے والا نوجوان شدید زخمی ہوگیا۔

عینی شاہدین کے مطابق ڈمپر تیز رفتاری سے جارہا تھا جس کے باعث دوپہیہ والا اپنا توازن کھو بیٹھا اور حادثے کا شکار ہوگیا۔ واقعے کے بعد راہگیروں نے زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال میں علاج کے لیے پہنچایا۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر پنچنامہ کرلیا ہے اور ڈمپر ڈرائیور کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کردی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ دوپہیہ گاڑی ڈرائیور جو شدید زخمی ہوگیا تھا اس کی حالت نازک بنی ہوئی ہے۔

تھانے کے گاندھی نگر میں روڈ ریج

حادثہ کے بعد آٹو رکشہ ڈرائیور پر لوہے کی سلاخ سے حملہ

تھانے: تھانے کے گاندھی نگر علاقے میں بدھ کی صبح معمول کی ٹریفک حادثہ ایک پرتشدد حملے میں بدل گیا۔ ایک 46 سالہ آٹو رکشہ ڈرائیور حادثے کے تنازعہ کے بعد ایک دوپہیہ سوار کے ذریعہ لوہے کی سلاخ سے حملہ کرنے کے بعد زخمی ہوگیا۔

متاثرہ شخص کی شناخت راجیش چھاترے کے طور پر ہوئی ہے، جو مانپاڈا کے دھرم ویر نگر کا رہنے والا ہے، صبح تقریباً ساڑھے 10 بجے گاندھی نگر کے قریب اپنا آٹو رکشہ چلا رہا تھا۔

پولس شکایت کے مطابق چھاترے اپنے گھر کی طرف جارہے تھے کہ پوکھرن روڈ نمبر 2 سے آنے والی ایک دوپہیہ گاڑی نے اچانک اس کا راستہ عبور کیا۔ براہ راست ٹکر سے بچنے کی کوشش میں، چھاترے نے اچانک بریک لگا دی، جس سے رکشہ توازن کھو بیٹھا اور الٹ گیا۔

حادثے کے بعد چھاترے نے موٹر سائیکل سوار کا سامنا کیا اور اپنی گاڑی کو پہنچنے والے اہم نقصان کے لیے معاوضے کی درخواست کی۔ مبینہ طور پر اس درخواست نے سوار کو مشتعل کیا، جس کے نتیجے میں گاندھی نگر واٹر ٹینک کے قریب گرما گرم زبانی تکرار ہوئی۔

صورتحال اس وقت جسمانی ہوگئی جب دو پہیوں والے ڈرائیور نے اپنی گاڑی سے لوہے کی سلاخ نکال لی۔ اس نے ہتھیار سے سر پر وار کرنے سے پہلے چھاترے کے ساتھ مبینہ طور پر بدسلوکی کی۔ اس سے پہلے کہ راہگیر مداخلت کر پاتے، حملہ آور فوری طور پر اپنی گاڑی پر جائے وقوعہ سے فرار ہوگیا۔ زخمی ڈرائیور کو طبی علاج کے لیے لے جایا گیا، اور بعد ازاں چتلسر پولیس اسٹیشن میں باقاعدہ شکایت درج کرائی گئی۔ سینئر پولیس انسپکٹر سنیل ورودے نے کہا کہ ہم نے متاثرہ کے بیان کی بنیاد پر نامعلوم دوپہیہ گاڑی ڈرائیور کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ تفتیش فی الحال جاری ہے، اور ہم مشتبہ شخص کی شناخت کے لیے مقامی نگرانی کی فوٹیج کا جائزہ لے رہے ہیں۔

9 سالہ بیٹے کو قتل کے جرم میں باپ کو عمر قید کی سزا

کلیان: ایک دہائی قبل کلیان کو چونکا دینے والے ایک سرد کیس کو بند کرتے ہوئے، کلیان ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ نے جمعہ کو ایک باپ کو اپنی بیوی کے کردار پر شک کی بنا پر اپنے نو سالہ بیٹے کو بے دردی سے قتل کرنے کے جرم میں عمر قید کی سزا سنائی۔ یہ جرم مارچ 2013 میں کلیان ویسٹ کے رام باغ علاقے میں ہوا تھا۔

مجرم سنیل سداشیو پاٹاڈے (46) جو کہ گلی نمبر 4، سوانند کالونی، رام باغ کے رہنے والے ہیں، نے دیر رات اپنے سوئے ہوئے کنبہ کے افراد پر تیز دھار ہتھیار سے حملہ کیا تھا۔ پرتشدد حملے کے نتیجے میں اس کے بیٹے پرناو عرف دیویش کی فوری موت ہوگئی، جب کہ اس کی بیوی مینا اور تین دیگر بچے - سجیت، شبھم اور ڈھائی سالہ سرویش - کو شدید چوٹیں آئیں۔ استغاثہ کے مطابق اپنی بیوی کے کردار کے بارے میں شک اور بداعتمادی سے متاثر پاٹاڈے نے اس وقت جان لیوا حملہ کیا جب خاندان سو رہا تھا۔ اس واقعہ کے بعد مہاتما پھولے پولس نے شدید زخمی بیوی کی شکایت کی بنیاد پر قتل کا مقدمہ درج کیا۔

یہ تفتیش سینئر پولیس انسپکٹر بالیرام سنگھ پردیشی کی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر وجے نائک اور ایس کے ساتھ کی گئی۔ پولیس نے مکمل جانچ کے بعد کلیان ڈسٹرکٹ سیشن کورٹ میں چارج شیٹ داخل کی۔ ریکارڈ پر موجود مواد کا بغور جائزہ لینے کے بعد، ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ایس ایس انعامدار نے سنیل پاٹاڈے کو قتل کا مجرم ٹھہرایا اور اسے عمر قید کی سزا سنائی۔ عدالت نے 5000 روپے جرمانہ بھی عائد کیا جس میں ناکامی پر مجرم کو مزید تین ماہ قید کی سزا بھگتنا ہوگی۔

یہ فیصلہ بارہ سال سے زائد عرصے کے بعد آیا ہے، جو اس مقدمے میں انصاف کے ایک اہم لمحے کی نشاندہی کرتا ہے جس نے مقامی کمیونٹی پر ایک انمٹ داغ چھوڑا تھا۔

لبنان میں قابض اسرائیل کے ڈرون حملے میں لبنانی شہری شہید

بیروت (ایجنسیاں): جنوبی لبنان میں قابض اسرائیل کے ایک مسیّرہ ڈرون حملے کے نتیجے میں ایک لبنانی شہری شہید ہوگیا۔ حملہ ایک گاڑی کو نشانہ بنا کر کیا گیا جبکہ قابض اسرائیل کی فوج نے

دعویٰ کیا ہے کہ اس کارروائی میں حزب اللہ کے ایک رکن کو نشانہ بنایا گیا۔ لبنان کی قومی خبر رساں ایجنسی نے بتایا کہ قابض اسرائیل کے مسیّرہ ڈرون نے قضاء مرجعیون میں بلدہ رب ثلاثین کے مضافات میں ایک ریپڈ گاڑی کو نشانہ بنایا۔ اس حملے کے نتیجے میں ایک شخص اس وقت شہید ہوگیا جب وہ ایک مکان کی چھت پر مرمت کا کام انجام دے رہا تھا۔ دوسری جانب قابض اسرائیل کی فوج نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس نے قضاء مرجعیون کے علاقے مرکبا میں حزب اللہ کے ایک رکن پر حملہ کیا تاہم اس حوالے سے مزید تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ یہ حملہ قابض اسرائیل کی جانب سے حزب اللہ کے ساتھ طے پانے والے سیز فائر معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کے تناظر میں سامنے آیا ہے جو اواخر نومبر سنہ 2024ء میں طے پایا تھا۔ قابض ریاست ان خلاف ورزیوں کو حزب اللہ کے مبینہ ڈھانچوں کو نشانہ بنانے کا جواز پیش کر کے جاری رکھے ہوئے ہے۔ لبنانی حکام متعدد مواقع پر ان خلاف ورزیوں کو روکنے کا مطالبہ کر چکے ہیں اور قابض اسرائیل سے معاہدے کی شقوں پر مکمل عمل درآمد کا تقاضا کیا ہے۔ دوسری طرف حزب اللہ نے بارہا سیز فائر کی پابندی کا اعلان کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ قابض افواج ان تمام علاقوں سے نکلیں جن پر انہوں نے گذشتہ جنگ کے دوران قبضہ کیا تھا۔ واضح رہے کہ لبنان پر قابض اسرائیل کی جارحیت اکتوبر سنہ 2023ء میں شروع ہوئی جو ستمبر سنہ 2024ء میں ایک ہمہ گیر جنگ میں تبدیل ہوگئی۔ لبنانی ذرائع کے مطابق اس جارحیت کے نتیجے میں چار ہزار سے زائد افراد شہید اور تقریباً سترہ ہزار دیگر زخمی ہوئے۔ اس کے باوجود قابض اسرائیل اب بھی پانچ لبنانی پہاڑیوں پر قابض ہے جن پر اس نے گذشتہ جنگ کے دوران قبضہ کیا تھا جبکہ بعض دیگر علاقے دہائیوں سے اس کے قبضے میں ہیں۔

جنگ بندی کی خلاف ورزی کے صہیونی دعوے غزہ میں قتل عام کا جواز فراہم کرنے کی کوشش ہیں: حازم قاسم

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) نے کہا ہے کہ جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی کے حوالے سے قابض اسرائیل کے دعوے سراسر جھوٹے اور من گھڑت ہیں جن کا مقصد غزہ

کی پٹی میں نہتے شہریوں کے خلاف جاری انسانیت سوز قتل عام کا جواز پیش کرنا ہے۔ حماس کے ترجمان حازم قاسم نے آج بروز ہفتہ جاری کردہ ایک بیان میں اس بات پر زور دیا کہ نام نہاد خلاف ورزیوں کا جواب دینے کے بہانے غزہ پر مسلسل بمباری اور سفاکیت کا مظاہرہ کرنا قابض اسرائیل کی جانب سے معصوم شہریوں کے خلاف اپنے ہولناک جرائم پر پردہ ڈالنے کی ایک بھونڈی اور ناکام کوشش ہے۔ حازم قاسم نے مزید کہا کہ یہ بے بنیاد اور لغو دعوے اس بات کا ثبوت ہیں کہ قابض اسرائیل ضمانت دینے والے ممالک، ثالثوں اور نام نہاد مجلسِ امن میں شامل تمام فریقوں کی کھلم کھلا تذلیل کر رہا ہے۔ حماس کے ترجمان نے عالمی برادری، اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ ان ہولناک قتلِ عام کی واضح الفاظ میں مذمت کریں اور نسل کشی کے اس سلسلے کو روکنے کے لیے عملی اقدامات اٹھائیں۔ انہوں نے زور دیا کہ قابض اسرائیل کے قائدین کو ان کے جنگی جرائم پر کٹہرے میں لایا جائے اور سزا سے بچ نکلنے کی اس پالیسی کو ختم کیا جائے جو دشمن کو مزید قتل و غارت گری اور تباہی پر اکساتی ہے۔

غرب اردن میں یہودی بلوائیوں کے مسلح حملے، فلسطینی گھروں میں محصور، اسکول بند

غرب اردن: قابض یہودی آبادکاروں نے آج اتوار کے روز مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں اپنی سفاکیت میں اضافہ کرتے ہوئے شہریوں کے گھروں، تعلیمی اداروں اور زرعی و چراگاہی اراضی کو نشانہ بنایا۔ یہ حملے فلسطینی باشندوں کو ان کے علاقوں سے جبری ہجرت پر مجبور کرنے کی ایک مسلسل اور منظم پالیسی کا حصہ ہیں۔

قلقیلیہ گورنری میں "حفات جلعاد" نامی بستی کے آبادکاروں نے فرعتا گاؤں کے مشرقی کناروں پر واقع شہری حجازی یامین کے گھر پر دھاوا بولا اور گھر پر پتھروں کی بارش کر دی۔ آبادکاروں نے ان کے خاندان کے سات افراد کو گھر سے باہر نکلنے یا نقل و حرکت کرنے سے روک دیا، جس کے لیے انہوں نے علاقے میں بھیڑیں چرانے کا من گھڑت بہانہ تراشا۔

حجازی یامین نے بتایا کہ جب ان کے خاندان نے آبادکاروں کو روکنے کی کوشش کی تو انہوں نے اپنا ایک کتا ان کی طرف چھوڑ دیا، جس سے بچوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کا خاندان اب مستقل خوف اور عدم تحفظ کی حالت میں جینے پر مجبور ہے۔

ان کے مطابق ایک ہفتے کے دوران یہ دوسرا حملہ ہے؛ گذشتہ دنوں بھی اسی طرح کے حملے میں ان کے زرعی آلات چوری کیے گئے اور رات کے وقت پانی کے نیٹ ورک کو نقصان پہنچایا گیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ تمام اقدامات انہیں زبردستی گھر چھوڑنے پر مجبور کرنے کے لیے کیے جا رہے ہیں کیونکہ ان کا گھر صہیونی بستی کے قریب واقع ہے۔

واضح رہے کہ قلقیلیہ کے مشرق میں واقع فرعتا گاؤں کی آبادی تقریباً 1200 نفوس پر مشتمل ہے، جو "حفات جلعاد" بستی کی قربت کے باعث مسلسل آبادکاروں کی درندگی کا نشانہ بن رہے ہیں۔

شمالی اغوار میں بھی آبادکاروں نے مالح سکول کے تعلیمی عملے کے کام میں رکاوٹ ڈالی اور انہیں تدریسی عمل شروع کرنے سے روکنے کی کوشش کی۔ طوباس میں ڈائریکٹر تعلیم عزمی بلاونہ کے مطابق یہ حملہ اس سکول پر کیا گیا جو الحدیدیہ، مکحول، سمرہ، المالح اور عین الحلوہ جیسی متعدد بدو بستیوں کے بچوں کو تعلیم فراہم کرتا ہے، جس سے طلبہ کا حقِ تعلیم خطرے میں پڑ گیا ہے۔

اسی تناظر میں انسانی حقوق کے کارکن عارف دراغمہ نے بتایا کہ آبادکاروں نے ایک تاجر کو حمامات المالح کے علاقے میں چارے سے بھرا ٹرک لے جانے سے روک دیا، جبکہ گذشتہ چند روز کے دوران شہریوں کے مویشی چوری کرنے کی کئی کوششیں بھی کی گئیں۔

دوسری جانب گذشتہ رات آبادکاروں نے شمالی اغوار کے علاقے خربہ سمرہ میں فلسطینیوں کے خیموں کے قریب ایک نیا خیمہ نصب کر لیا۔ اس اقدام کا مقصد مزید زرعی اور چراگاہی زمینوں پر قبضہ کرنا اور علاقے میں صہیونی وجود کو مستحکم کرنا ہے۔

المالح کے علاقے میں گذشتہ ایک ہفتے سے ایک نئی بستی بسانے کی کوششیں جاری ہیں جو اب روزانہ کے حملوں کا مرکز بن چکی ہے۔ آبادکار قابض اسرائیل کی فوج کی براہ راست حمایت کے ساتھ فلسطینیوں کے خیموں کے درمیان دندناتے پھر رہے ہیں۔

شمالی اغوار اور مشرقی قلقیلیہ※ کے دیہات کے باسی آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے حملوں اور قابض اسرائیلی فوج کی عسکری پابندیوں کے سبب شدید مشکلات کا شکار ہیں، جن کا واحد مقصد فلسطینیوں پر عرصہ حیات تنگ کر کے انہیں ان کے گھر بار اور زمینوں سے بیدخل کرنا ہے۔

شیخ رضوان پولیس ہیڈ کوارٹر پر حملہ سیز فائر کے ثالثوں کی توہین ہے: وزارت داخلہ غزہ

غزہ (ایجنسیاں): غزہ میں وزارتِ داخلہ اور قومی سکیورٹی نے کہا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے ہفتے کی صبح غزہ شہر کے مغرب میں واقع شیخ رضوان پولیس ہیڈ کوارٹر کو نشانہ بنانا سیز فائر معاہدے کی کھلی اور بار بار کی جانے والی خلاف ورزیوں کا تسلسل ہے جو ثالثوں اور عالمی برادری کے ساتھ کھلے استخفاف کی عکاسی کرتا ہے۔

وزارت نے ایک بیان میں وضاحت کی کہ قابض اسرائیل کے اس فضائی حملے کے نتیجے میں پولیس کے متعدد افسران اور اہلکار شہید اور زخمی ہوئے جبکہ ہیڈ کوارٹر کے اطراف موجود کئی شہری اور بے گھر افراد بھی زد میں آئے۔ وزارت نے اس حملے کو ایک ایسی سنگین اور قابلِ مذمت جرم قرار دیا جو ایک سول ادارے کے خلاف کیا گیا جو عوام کو بنیادی خدمات فراہم کر رہا تھا۔

وزارتِ داخلہ نے پولیس کے ان افسران کی شہادت کا اعلان کیا جو اس بمباری میں جام شہادت نوش کر گئے۔ ان میں لیفٹیننٹ کرنل رامی ریاض المبید، میجر محمد مصطفیٰ کلوب، میجر نجود یوسف المدھون، لیفٹیننٹ محمود محمد شار اور لیفٹیننٹ ریاض نافذ الدلو شامل ہیں۔ وزارت کے مطابق 15 پولیس اہلکار زخمی ہوئے جبکہ متعدد شہری بھی زخمی ہوئے ہیں۔

بیان میں کہا گیا کہ یہ بمباری قابض اسرائیل کی جانب سے مسلسل جارحیت کے ایک طویل سلسلے کا حصہ ہے جس کے دوران گذشتہ ہفتوں میں متعدد سول اور خدماتی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا حالانکہ سیز فائر معاہدہ نافذ العمل ہے۔ اس تناظر میں موجودہ مفاہمت کے ٹوٹنے کے خدشات مسلسل بڑھتے جا رہے ہیں۔

وزارت نے زور دے کر کہا کہ شہریوں اور خدماتی اور انسانی شعبوں میں کام کرنے والے افراد کو نشانہ بنانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ قابض اسرائیل عالمی سطح پر جنگ روکنے کی کوششوں کو ناکام بنانا چاہتا ہے اور آبادی کے خلاف دباؤ اور تھکا دینے والی پالیسی کو جاری رکھنا اس کا مقصد ہے۔

مزید کہا گیا کہ یہ حملے ثالثوں اور معاہدے کی ضمانت دینے والی ریاستوں کے لیے براہ راست چیلنج ہیں اور ایک سیاسی پیغام ہیں جن کے ذریعے طاقت کے زور پر نئی زمینی حقیقتیں مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

وزارتِ داخلہ نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ تمام تر رکاوٹوں اور حملوں کے باوجود امن و امان کے قیام اور شہریوں کی خدمت کا فریضہ جاری رکھے گی اور سول اداروں کے کردار کو مفلوج کرنے کی ہر کوشش کو ناکام بنائے گی۔ بیان میں علاقائی اور عالمی ثالثوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور قابض اسرائیل پر حقیقی دباؤ ڈالیں تاکہ اس کی جارحیت کا سلسلہ روکا جا سکے اور شہریوں اور سول تنصیبات کو بار بار کے حملوں سے تحفظ فراہم کیا جا سکے۔

یہ کشیدگی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ہفتے کے روز غزہ میں مختلف علاقوں پر قابض اسرائیل کے فضائی حملوں کا سلسلہ جاری رہا جن میں رہائشی اور خدماتی مقامات کو نشانہ بنایا گیا اور ان حملوں کے نتیجے میں خواتین اور بچوں سمیت 31 فلسطینی شہید ہو گئے۔

فلسطینی مزاحمتی دھڑوں نے قابض اسرائیل پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ دانستہ طور پر مفاہمتی عمل کو سبوتاژ کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور سول ڈھانچے اور سرکاری اداروں کو نشانہ بنا کر اس وقت فائدہ اٹھا رہا ہے جب عالمی سطح پر نگرانی اور احتساب کے مؤثر نظام موجود نہیں۔

منیسوٹا میں وفاقی جج کا فیصلہ عوام کو پسند نہیں آیا، جم غفیر پھر سڑکوں پر نکل آیا

منیسوٹا (یو این آئی) امریکہ میں وفاقی جج کیتھرین مینینڈیز کے فیصلے پر ناراض ہو کر ریاست منیسوٹا کے عوام کا جم غفیر ایک بار پھر سڑکوں پر اُمڈ آیا ہے۔ ایک امریکی جج نے منیسوٹا میں تارکین وطن کے خلاف جاری آپریشن میٹرو سرج کو فوری طور پر روکنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا سینٹ پال اور منیاپولس میں تارکین وطن کی گرفتاریوں، 2 افراد کے قتل کے خلاف وفاقی انتظامیہ پر مقدمہ چل رہا ہے، اس لیے آپریشن میٹرو سرج کو فوری بند نہیں کیا جا سکتا۔ رواں ماہ اسٹیٹ اٹارنی جنرل کیتھ ایلسن اور منیاپولس و سینٹ پال کے میئرز نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ آپریشن کو روکا جائے، تاہم منیسوٹا کی امریکی ڈسٹرکٹ جج کیٹ مینینڈیز نے ہفتے کو یہ درخواست مسترد کر دی۔ جج نے تسلیم کیا کہ ریاستی حکام نے مضبوط دلائل پیش کیے ہیں کہ امیگریشن ایجنٹس کی حکمت عملی، بشمول فائرنگ اور نسلی بنیاد پر ٹارگٹ کرنے کے شواہد، منیسوٹا، ٹوئن سٹیز اور یہاں کے لوگوں پر گہرے اور دل نوچنے والے اثرات مرتب کر رہی ہے، لیکن مینینڈیز نے اپنے فیصلے میں لکھا "آخرکار عدالت کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ نقصانات کا توازن کسی عارضی حکم کے حق میں واضح طور پر نہیں ہے۔" یہ مقدمہ ڈپارٹمنٹ آف ہوم لینڈ سکیورٹی کے اُس آپریشن کو روکنے یا محدود کرنے کی کوشش کے لیے دائر کیا گیا ہے، جس نے ہزاروں امیگریشن ایجنٹس کو منیاپولس-سینٹ پال کے علاقے میں بھیجا تھا، جس کے نتیجے میں بڑے مظاہرے ہوئے اور وفاقی ایجنٹس نے دو امریکی شہریوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ اس فیصلے کے بعد ریاست کے مختلف شہروں میں عوام نے احتجاجی ریلی نکالی، ٹرمپ انتظامیہ اور آئس آؤٹ کے نعرے لگائے، ٹرمپ کی امیگریشن پالیسی اور وفاقی اہلکاروں کے چھاپوں کے خلاف امریکا بھر میں مظاہرے کیے جا رہے ہیں۔

مزاحمت سیز فائر کے معاہدے پر عملدرآمد قابض اسرائیل کی پاسداری سے مشروط ہے: خلیل الحیہ

غزہ: غزہ کی پٹی میں اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سربراہ خلیل الحیہ نے واضح کیا ہے کہ مزاحمت کی جانب سے سیز فائر کے معاہدے کی پابندی قابض اسرائیل کی جانب سے اس کی شقوں پر عملدرآمد اور غزہ میں نہتے شہریوں کے خلاف جاری جرائم و مسلسل خلاف ورزیوں کے خاتمے سے جڑی ہوئی ہے۔

خلیل الحیہ نے ثالثوں اور متعدد بین الاقوامی فریقوں کے ساتھ تحریک کی قیادت کے ہونے والے وسیع رابطوں کے تناظر میں وضاحت کی کہ حماس نے غزہ پر قابض اسرائیل کی مسلسل جارحیت اور اس کے لیے تراشے گئے من گھڑت ولغو بہانوں کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے رفح کے علاقے میں، جو کہ دشمن کے زیر قبضہ ہے، مزاحمت کاروں کے معاملے کو حل کرنے کی کوششوں میں رکاوٹ ڈالنے کی تمام تر ذمہ داری قابض دشمن پر عائد کی۔

ان رابطوں کے دوران خلیل الحیہ نے قابض فوج کی جانب سے تقریباً روزانہ کی بنیاد پر کیے جانے والے قتل عام اور سیز فائر معاہدے کی بار بار خلاف ورزیوں کے نتائج سے خبردار کیا۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ ان خلاف ورزیوں کا جاری رہنا تہدئ※ (پرسکون حالات) کے استحکام کے مواقع اور ثالثوں کی کوششوں کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ طے شدہ معاہدوں کا احترام مقاومت کی جانب سے اسی صورت میں ممکن ہے جب قابض اسرائیل کو اس کے وعدوں پر عملدرآمد کا پابند بنایا جائے، اس کے حملے رکوائے جائیں اور شہریوں کے تحفظ کے لیے کم از کم ضمانتیں فراہم کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ان خلاف ورزیوں کو نظر انداز کرنا کسی بھی ایسے سیاسی یا سکیورٹی راستے کو کمزور کر دے گا جس کا مقصد جارحیت کا خاتمہ اور استحکام کا حصول ہے۔

واضح رہے کہ گذشتہ روز ہفتے کو قطاع غزہ کے مختلف علاقوں پر قابض اسرائیل کی فضائی غارات کے نتیجے میں 30 سے زائد افراد شہید ہو گئے، جبکہ سنہ 2025 میں 11 اکتوبر سے جاری سیز فائر معاہدے کی دشمن کی جانب سے روزانہ کی بنیاد پر خلاف ورزیاں جاری ہیں۔

غزہ میں سول ڈیفنس نے اطلاع دی ہے کہ شہداء کی اکثریت بچوں اور خواتین پر مشتمل ہے، جبکہ وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ غزہ شہر میں شیخ رضوان پولیس اسٹیشن پر قابض دشمن کی بمباری کے نتیجے میں 5 افسران شہید اور 15 پولیس اہلکار زخمی ہوئے ہیں۔

دوسری جانب قابض فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے حملے گذشتہ روز رفح کے علاقے میں سرنگوں سے 8 مسلح افراد کے نکلنے کے بعد سیز فائر کی مبینہ خلاف ورزی کا جواب تھے۔ دشمن نے دعویٰ کیا کہ اس نے پورے قطاع میں حماس اور جہاد اسلامی کے 4 رہنماؤں اور ارکان کو نشانہ بنایا، اس کے علاوہ وسطی غزہ میں حماس کے اسلحہ گودام، اسلحہ سازی کی جگہ اور راکٹ لانچنگ کے دو ڈھانچوں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ بھی کیا گیا۔

ادھر حماس نے قابض اسرائیل کے ان دعووں کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیز فائر کی خلاف ورزی کے الزامات جھوٹے ہیں جو ہماری قوم کے خلاف سفاکیت اور قتل عام کا جواز فراہم کرنے کے لیے گھڑے گئے ہیں۔ حماس نے اسے ثالثوں، ضامن ممالک اور نام نہاد مجلسِ امن میں شامل تمام فریقوں کی توہین قرار دیا ہے۔

یہودی آبادکاروں کی دہشت گردی اور حکومتی نظریہ نازی ازم کی یاد دلاتا ہے: موشے یعالون

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیل کے سابق وزیر دفاع موشے یعالون نے اعتراف کیا ہے کہ قابض ریاست کے سکیورٹی ادارے مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں پر حملے کرنے والے آبادکاروں کو دانستہ طور پر گرفتار نہیں کرتے۔ انہوں نے ان آبادکاروں کو کھلے لفظوں میں دہشت گرد قرار دیا اور کہا کہ بنجمن نیتن یاہو کی سربراہی میں قائم حکومت اس صورت حال کی براہ راست ذمہ دار ہے کیونکہ اس پر یہودی برتری کے نظریے کی بالادستی قائم ہے۔

یعالون نے جمعہ کی شام سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شائع کی گئی اپنی ایک تحریر میں گذشتہ منگل کو جنوبی مغربی کنارے میں فلسطینیوں پر آبادکاروں کے حملے کا حوالہ دیتے ہوئے حملہ آوروں کی گرفتاری نہ ہونے پر شدید تنقید کی حالانکہ ان کے بقول حملے نہایت سنگین نوعیت کے تھے۔

انہوں نے بتایا کہ اسی دن وہ عالمی یوم ہولوکاسٹ کی یاد میں منعقدہ ایک تقریب میں شریک تھے کہ بعد ازاں انہیں ایک پیغام موصول ہوا جس میں بتایا گیا کہ یہودی غنڈوں نے جنوبی جبل الخلیل میں فلسطینیوں پر حملہ کیا، ان کا مویشی لوٹ لیا اور ان کی املاک کو آگ لگا دی۔

یعالون کے مطابق آبادکاروں نے جائے وقوعہ تک ایمبولینسوں کی رسائی میں بھی رکاوٹ ڈالی جس کے نتیجے میں تین فلسطینیوں کو ہسپتال منتقل کرنا پڑا جن میں سے ایک کے سر کی ہڈیوں میں فریکچر تھا۔ اس موقع پر انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ گویا ہماری تاریخ میں پیش آنے والی ہولوکاسٹ سے بڑھ کر کوئی واقعہ ہی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ فوری طور پر متعلقہ سکیورٹی حکام سے رجوع ہوئے اور انہیں واقعے سے نمٹنے کی یقین دہانیاں بھی کرائی گئیں لیکن ان کے بقول تاحال کسی ایک بھی یہودی دہشت گرد کو گرفتار نہیں کیا گیا اور یہ سلسلہ متعدد واقعات میں بار بار دہرایا جا رہا ہے۔ یعالون نے احتساب کے فقدان کی وجہ یہ بتائی کہ قابض اسرائیل کی پولیس وزیرِ قومی سلامتی

اِیتمار بن گویر کے زیرِ اثر ہے جنہیں انہوں نے نسل پرست اور فاشسٹ قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جنرل سکیورٹی سروس شاباک بھی یہودی برتری کے نظریے کے نمائندوں کے تابع ہے۔ انہوں نے قابض اسرائیل کے وزیرِ جنگ یسرائیل کاٹز پر بھی الزام عائد کیا کہ وہ آبادکاروں کے خلاف انتظامی حراست کے احکامات پر عمل درآمد سے روکتے ہیں جبکہ وزیر خزانہ بزلئیل سموٹریچ غیر قانونی استیطانی چوکیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور انہیں گاڑیاں فراہم کر کے فلسطینیوں پر دباؤ ڈالنے اور انہیں اپنی زمینیں چھوڑنے پر مجبور کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ یعالون نے کہا پھر آپ سوال کرتے ہیں کہ میں نے حکومت پر نسلی تطہیر کا الزام کیوں لگایا۔ ان کے مطابق موجودہ پالیسیاں مغربی کنارے میں آبادیاتی حقیقت کو تبدیل کرنے کے مقصد سے ترتیب دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل کی حکومت پر حاوی یہودی برتری کا نظریہ نازی نسل پرستانہ نظریے کی یاد دلاتا ہے اگرچہ اس طرح کے تقابل کی حساسیت سے وہ آگاہ ہیں۔ یعالون نے مرکزی کمان اور قابض اسرائیل کی فوج کی قیادت کے دوران اپنے تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ اسرائیلی مفکر یشعیاہو لیبوویچ کی ان تنبیہات سے واقف تھے جن میں انہوں نے ایک اور قوم پر تسلط کے نتیجے میں اسرائیل کے یہود نازیوں میں تبدیل ہونے کا خدشہ ظاہر کیا تھا۔

انہوں نے اعتراف کیا کہ یہودی غلبے کے تصور کے اسرائیل کے مستقبل پر پڑنے والے سنگین اثرات کو وہ دیر سے سمجھ پائے اور کہا کہ لیبوویچ درست تھے اور میں غلط ثابت ہوا۔

قابض اسرائیل کا ڈاکٹروں کی عالمی تنظیم کو غزہ سے بے دخل کرنے کا فیصلہ، صحت کا نظام مزید تباہی کے دہانے پر

غزہ: قابض اسرائیلی انتظامیہ نے غزہ کی پٹی میں انسانی خدمات انجام دینے والی عالمی تنظیم 'ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز' کی سرگرمیاں ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور تنظیم کو ہدایت دی ہے کہ وہ 28 فروری تک اپنی تمام امدادی کارروائیاں بند کر کے غزہ چھوڑ دے۔ اس فیصلے سے ایسے وقت میں دسیوں ہزار فلسطینی بنیادی طبی سہولتوں سے محروم ہو جائیں گے جب غزہ کا صحت کا نظام پہلے ہی تقریباً مکمل طور پر زمین بوس ہو چکا ہے۔

یہ فیصلہ قابض اسرائیل کی نام نہاد وزارت برائے سمندر پار امور کی جانب سے جاری کیا گیا ہے جس کا جواز یہ پیش کیا گیا کہ تنظیم نے اپنے فلسطینی ملازمین کے ناموں کی فہرست فراہم نہیں کی۔ یہ شرط قابض اسرائیل نے گذشتہ مہینوں کے دوران غزہ میں کام کرنے والی تمام امدادی تنظیموں پر عائد کی تھی۔ وزارت نے ایک بیان میں کہا کہ تنظیم کی سرگرمیاں تنظیمی تقاضوں پر عدم عمل کے باعث ختم کی جا رہی ہیں اور خبردار کیا کہ اگر موجودہ صورتحال برقرار رہی تو اطباء بلا حدود کا کام مکمل طور پر بند کر دیا جائے گا اور اس کے طبی عملے کو غزہ سے نکال دیا جائے گا۔ دوسری جانب 'ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز' (ایم ایس ایف) نے اس فیصلے کو غزہ اور مغربی کنارے میں کام کرنے والی انسانی تنظیموں کے خلاف دباؤ، دھمکی اور بدنامی کی وسیع مہم کا حصہ قرار دیا ہے جس کا مقصد ان کی نقل و حرکت محدود کرنا اور زندگی بچانے والی خدمات کی فراہمی کو کمزور کرنا ہے۔

تنظیم نے واضح کیا کہ قابض اسرائیل کے ہاں اس کی قانونی رجسٹریشن جنوری سنہ 2026ء کے آغاز سے غیر مؤثر ہو چکی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر فیصلے پر نظرثانی نہ کی گئی تو اسے مارچ کے آغاز میں اپنی تمام سرگرمیاں روکنا پڑیں گی۔ تنظیم نے خبردار کیا کہ اگر اسے کام جاری رکھنے سے روکا گیا تو تقریباً پانچ لاکھ فلسطینی صحت کی سہولتوں اور صاف پانی سے محروم ہو جائیں گے جبکہ غزہ پہلے ہی ادویات، طبی آلات اور ماہر طبی عملے کی شدید قلت کا شکار ہے۔ تنظیم نے قابض اسرائیل کی جانب سے عدم تعاون کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس نے کئی مہینوں تک رجسٹریشن کی تجدید کے لیے رابطے کی کوششیں کیں اور محدود معلومات فراہم کرنے پر آمادگی ظاہر کی بشرطیکہ واضح ضمانتیں دی جائیں جو اس کے عملے کو کسی بھی سکیورٹی خطرے سے محفوظ رکھ سکیں۔ تنظیم کے مطابق اس نے 23 جنوری کو قابض اسرائیلی حکام کو جزوی فہرستیں فراہم کرنے پر اصولی آمادگی ظاہر کی تھی تاہم شرط یہ رکھی گئی تھی کہ معلومات کو انتظامی دائرے سے باہر استعمال نہ کیا جائے۔ تاہم تنظیم نے کہا کہ اسے نہ تو عملے کی سلامتی سے متعلق کوئی عملی ضمانت دی گئی اور نہ ہی اشتعال انگیزی اور بدنامی کی مہمات روکنے کی یقین دہانی کرائی گئی جس کے باعث اس نے کسی بھی قسم کا ڈیٹا فراہم کرنے سے گریز کیا۔

قابض اسرائیلی حکام کا ریاستی جبر، بیت المقدس میں خاندان اپنا مکان اپنے مسمار کرنے پر مجبور

غزہ: قابض اسرائیلی انتظامیہ نے آج اتوار کے روز القدس گورنری کے جنوب مشرق میں واقع بلدہ جبل المکبر※ میں ایک شہری کو زبردستی اپنا گھر خود گرانے پر مجبور کر دیا جبکہ اسی کے ساتھ بلدہ سلوان میں ایک رہائشی کمرہ مسمار کرنے کا نیا حکم بھی جاری کیا گیا۔ یہ اقدامات شہر سے فلسطینیوں کو دباؤ کے ذریعے بے دخل کرنے اور جبری ہجرت پر مجبور کرنے کی منظم پالیسی کا تسلسل ہیں۔ القدس گورنری نے بتایا کہ قابض اسرائیلی حکام نے شہری یاسر ماہر دعنا کو جبل المکبر※ کے محلہ الصلعہ میں واقع اپنا گھر گرانے پر مجبور کیا۔ قابض اسرائیل نے حسب روایت بغیر اجازت تعمیر کا جواز پیش کیا حالانکہ یہ گھر چار افراد پر مشتمل خاندان کی رہائش تھا اور اس کا رقبہ تقریباً 100 مربع میٹر تھا۔ یہ اقدام قابض اسرائیل کی اس مسلسل پالیسی کے تحت کیا گیا ہے جس میں فلسطینیوں کو بھاری مالی جرمانوں کی دھمکی دے کر اپنے گھروں کو خود مسمار کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور اگر وہ انکار کریں تو قابض اسرائیلی بلڈوزروں کے ذریعے مسماری کر کے اس کی لاگت بھی انہی متاثرہ خاندانوں پر ڈال دی جاتی ہے۔

قابض اسرائیل کی بلدیہ فلسطینیوں کو تعمیراتی اجازت نامے دینے سے مسلسل انکار کر رہی ہے جبکہ اس کے برعکس غیر قانونی یہودی بستیوں کی توسیع کو کھلی سہولت دی جا رہی ہے۔ اس امتیازی پالیسی کے باعث فلسطینی مجبوراً بغیر

اجازت تعمیر کرتے ہیں جس کے بعد انہیں مسماری کے احکامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ طرز عمل بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے جو رہائش اور باعزت زندگی کے حق کی ضمانت دیتے ہیں۔

اسی تناظر میں قابض اسرائیلی حکام نے بلدہ سلوان میں واقع ایک رہائشی کمرہ مسمار کرنے کا حکم بھی جاری کیا جو عائلہ الطویل کی ملکیت ہے۔ اس کمرے کا محل وقوع مسجد اقصیٰ المبارک کے جنوب میں ہے اور خاندان کو دس دن کے اندر حکم پر عمل درآمد کی مہلت دی گئی ہے۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیلی افواج نے چند روز قبل سلوان کے محلہ وادِ قدوم میں دو بھائیوں کے گھروں کو مسمار کرنے کے نوٹس بھی جاری کیے تھے۔ یہ اقدامات علاقے میں جاری مسماری کے احکامات اور دھمکیوں کے طویل سلسلے کا حصہ ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ قابض اسرائیلی حکام نے جنوری کے آغاز میں بلدہ سلوان میں 26 فلسطینی خاندانوں کو جبری بے دخلی کا حکم دیا تھا جن میں تقریباً 130 افراد شامل ہیں۔ یہ فیصلہ اس وقت نافذ کیا گیا جب قابض اسرائیل کی اعلیٰ عدالت نے ان خاندانوں کی اپیلیں مسترد کر دیں جو انہوں نے استعماری تنظیموں کے حق میں جاری انخلا کے احکامات روکنے کے لیے دائر کی تھیں۔ بلدہ سلوان کو القدس میں استعماری سرگرمیوں کا سب سے بڑا ہدف سمجھا جاتا ہے جہاں فلسطینی گھروں اور زمینوں پر قبضے کی کوششیں تیز کر دی گئی ہیں۔ یہ سب ایک وسیع یہودیانے کے منصوبے کا حصہ ہے جس کا مقصد شہر کی آبادیاتی اور تاریخی شناخت کو تبدیل کرنا ہے۔ فلسطینی، قابض اسرائیلی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ قابض اسرائیل مشرقی القدس میں فلسطینیوں کو دانستہ طور پر تعمیراتی اجازت نامے جاری نہیں کرتا جبکہ یہودی آبادکاروں کو بڑے پیمانے پر اجازتیں دے کر شہر میں ان کی تعداد بڑھائی جا رہی ہے۔

ادھر مغربی کنارے میں بھی قابض اسرائیلی فوج اور آبادکاروں کے حملوں میں غیر معمولی اضافہ دیکھا جا رہا ہے جہاں فلسطینیوں کی جان و مال اور ذریعہ معاش کو مسلسل نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ غزہ پر جارحیت کے آغاز یعنی اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک ایک ہزار سے زائد فلسطینی شہید، تقریباً 11 ہزار زخمی اور 21 ہزار سے زیادہ گرفتار کیے جا چکے ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔